شبِ چراغ

تمدُنی۔ثقافتی تہ تہذیبی مضمون

از

محمد یوسف ٹینگ

میزان پبلشرز

ISBN-978-93-19234-13-4

عنوان:۔ شبِ چراغ

نامِ مصنف:۔ محمد یوسف ٹینگ

سن طباعت:۔ ۲۰۲۳ء

کمپوزنگ:۔ نذہت خان

قیمت:۔ شھ ہتھ روپیہ

مطبع:۔ میزان سروسز

ناشر

میزان پبلشرز

Published by

Meezan Publishers

Opp. Fire & Emergency Services Hqrs,

Batamaloo, Srinagr Kmr.

Ph: 0194-2457215 Cell : 9419002212

E-mail: meezanpublishers@gmail.com

انتساب

علمدارِ کشمیرؒ سندس پاک ناؤس

کانہہ نہ حض بوزان سأنی بارو
أسس تھوپ دِتھ أسی خاموش
کن تھو حض سانئین فریادن
وبتہ حض گومت سوئے جوش
ژأنی پڑھ، چأنی حض لادن
ہے ریشہٗ لاگے پادن پوش

دراوڑتہ کاشُر ماجہ نیار

خرخشس یُس وس کھێپہ سُے گوژاٹھ (جو شخص خشخاش کے ایک دانے کا گودا (Bone Marrow) کھا سکے وہی شاگردرشید ہے)

علمدار کشمیرؒ

تواریخ چھ تیوٗت اہم تہ اصل موضوع زیہ ھیکہ ہون نہ صرف تواریخ دانئے یوت حوالہ کرتھ یا پُشرتھ۔

راٹ ہرلیس۔انگریز ناول نگارِ

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگار ما ایں را نہایتے نہ آں را نہایئتے (ہمارے گناہ اور پروردگار کی رحمت نہ ان کی کوئی حد نہ اُس کی کوئی انتہا)

مولانا گرامی

سنگیت تہ سائنس چھ پانہ وأنی سیٹھے سوٚن تہ گوٚن رِشتہ۔

سدھارتھ اولو کارگو(اکھ Giologist)

کانگڑی در کنار، لیلیٰ در بغل کأشرِ بن ھُند فارسی دوٚپ۔

- ہندستانس منز فرقہ دارانہ ہم آہنگی (Plurality) چھنہ سأنی مرضی بلکہ سأنی مجبوری۔

(جواہرلال نہرو(1948ء)

- دولت تہ جنس (sex) چھہِ انسانی زندگی ہنز ہ ژادرہ ہندی ییٚسنز تہ ؤونن۔

(ارا سمس)

- دنیاہس منز چھنہ کانٛہہ تیٚوتھ عظیم انسانی Mind-تھ دیوانگی ھنز ملہٕ مِش آسہ نہٕ۔

(ارسطو)

- آدم زاژ چھ بس اکوئے اصل ہتھیار۔ سو گے تہنز ماجہ زبو۔ (مارک ٹوین)

- عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما
  این را نہایئسیت نہ آں را نہایئ ستے
  (مولانا گرامی)

- سنگیست تہ سائنس چھ پانہ وأنی سبٹھاہ سۆن تہ گۆن واٹھ۔

(سدھاراوکارلو(Geologist)

- کانگڑی در بغل۔ لیلیٰ در کنار
  کأشر یوک فارسی دوٚپ)

- ہندوستانس منز فرقہ دارانہ ہم آہنگی
  ہماری مرضی نہیں۔ ہماری مجبوری ہے
  جواہرلال نہرو۔1948

- کسی بھی انسان کا حافظہ اتنا تیز نہیں ہوتا کہ وہ ایک کامیاب جھوٹا بن سکے۔

- ہر ایک کے لئے اُسکا گھر کشمیر ہے گویا

پُشتو کہاوت۔

- میرے شہر میں مستانے بہت ہیں
مدرسے کم مگر تھانے بہت ہیں

- شیخ محمد عبداللہ کی زندگی شعور کی رو stream of conciousness کی طرح ترکیب پذیر ہوئی۔ پہلا نصف آتش فشاں سے نکلا ہوراوا اور دوسرا محبت اور مودت کی شکل میں۔

ایم جے اکبر

- جیتے جی تو کچھ نہ دِکھلائی بہار مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

محمد علی جوہر

- العلم وحجاب الاکبر

(علم سب سے بڑا حجاب ہے)

- یوں تو محفل میں تھی واہ واہ میرے شعر پر
اک حسینہ تھی کہ جس کی تالیاں اچھی لگیں

- بھارت انسانی تہذیب کا گہوارہ ہے انسانی بول چال کی جنم بھومی ہے تواریخ کی ماں۔اور legend کی دادی روایات کی پردادی بھی۔

مارک ٹوین۔

- خاموشی کے بعد وہ چیز جو نا قابلِ اظہار کو سمجھانے کے

نزدیک آجاتی ہے۔وہ موسیقی ہے۔

(الڈس نکسلے)

آتش عشق وہ جہنم ہے۔جسمیں فردوس کا منظراورمزا ہے۔

(ایمرسن)

اکیس میں سے اُنیس بڑی تہذیبیں کسی یلغار سے ختم نہیں ہوئیں بلکہ اپنے اندرونی زوال کے باعث۔

(ٹوین بی)

قہقہے میں سرکاری ظلم کی شدت کو ماند کرنے یا حکومتوں کا تختہ اُلٹ دینے کی طاقت ہے۔

افلاطون

پنجابی پٹھوں اور رگوں۔امریکی ہتھیاروں اور کشمیری دماغوں نے بنگلہ دیش کا مُلک بنایا۔

(پی این۔۔۔۔)

نہیں۔نہیں۔میں اپنے شوہر کے نظریہ اضافیت نہیں Theory of relativity کو بالکل نہیں سمجھتی۔لیکن میں اپنے شوہر کو خوب جانتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اُسپر پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

السا آئینسٹائین (آئینسٹاین کی بیوی)

✤ تہذیبیں قتل کرنے سے نہیں مرتیں بلکہ خودکشی کرنے سے ___ آرنالڈ ٹوین بی

○ جب بنارس ہندو یونیورسٹی میں کوئی طالبِ علم گریجویشن پاس کرلیتا ہے تو اُسے کشمیر کی جانب آٹھ قدم چلنے پڑتے ہیں، تبھی اُس کو یہ ڈگری بخشی جاتی ہے۔

عارف محمد خان (گورنر کرالہ)
بہ حوالہ ''گریٹر کشمیر'' سرینگر
۳۱ر دسمبر ۲۰۲۲ صفحہ ۵

دوری کنڑ ___ (دیوری پتھر) اُسکو کشمیر کے قدیم ہند و مہاراج دِور سنگھ نے پہلی بار استعمال کیا اس لئے اُن کے نام سے مشہور ہوئی مہاراجہ دیور سنگھ کی کچھ عمارتوں کی باقیات اب بھی دِور پٹن میں پائی جاتی ہیں۔

○ اگر آپ کسی بات کی وضاحت آسانی سے نہیں کر سکتے تو اسکا مطلب ہے کہ آپ نے اُسے ٹھیک طور سمجھا نہیں۔

''البرٹ آئینسٹاین)

پیش کلام

میری چند حالیہ کتابوں میں کشمیری اور اُردو کے مشترکہ مضامین شامل ہیں جس پر اگر اہل نظر حرف زنی کریں تو وہ بجا اور جائز ہے۔۔۔لیکن اسکی وجہ جو مجھے ایسا کرنے پر اُکساتی ہے۔ یہ ہے کہ اُردو ہمارے یہاں ایک ایسے مہمان کی طرح رہ گئی ہے۔ جو صدیوں ہماری راج دُلاری رہی۔ لیکن اب سرکاری طور اُسکی پُشت پناہی ختم ہوگئی ہے۔لیکن میری عمر کے لوگ اور کچھ تازہ کار ادیب بھی ابھی اس کے طلسم سے باہر آنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔اس لئے ہمارے ادبی دسترخوان پر ہماری مادری زبان کشمیری کے ساتھ یہ بھی اب تشریف فرما ہے اور اسکے پلّو کو تھامے نظر آتی ہے کہ اپنے جلاوطن کرنے کی کوششوں کا کچھ دیر مقابلہ کرسکے۔ اب یہ ہماری سرکاری زبان نہیں ہے اور ہمارے سرکاری عمائدین کو اسکی کوئی رغبت بھی نہیں ہے۔ بلکہ اب ہمارے سرکاری بلکہ نجی نشرگاہوں نے اسے ترک کردیا ہے اور عادت سے مجبور اگر کوئی اُردو اِصطلاح اُن کے منہ سے ادا بھی ہو تو وہ گھبراہٹ میں فوراً سرکار کی پیاری زبان میں اُسکا مُترادف بھی نشر کرتے ہیں۔لیکن کشمیری زبان کے رسمِ خط سے اس کے بیانئے تک میں اسکا جو رس جھمکتا اور جھلکتا ہے اسے شاید بہت مُدت تک روکا نہیں جاسکے گا۔ کشمیری

ہماری مادری زبان کی حیثیت سے اس کا زرہ بکتر بن گئی ہے اور یہ اُسکی آڑیں دیر تک ہمارے ساتھ رہے گی اور میرے لئے یہی اِس کتاب کے دورنگ ہونے کا جواز بنتا ہے۔



یہ کتاب میں اپنی بزرگ سالی کے خاصے بڑے برسوں میں لکھ رہا ہوں کیونکہ اس کے موضوعات پر میرے من میں ایک بڑا تموُج موجود ہے۔ یا تو اِن موضوعات کو Touch ہی نہیں کیا گیا ہے یا اگر لکھا بھی گیا ہے تو اُسمیں مزید اگر مگر کی گنجائش موجود ہے۔ مثال کے لئے اس کتاب کا حضرت امیر خسرو پر مضمون دیکھئے۔ کشمیری میں اُن کے متعلق حال ہی لکھا گیا ہے ور اِس سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے بڑے دیش میں اُنکے واقعی انوکھے عوامی اور سچے سیکولر رول کو ان دیکھا کیا جا رہا ہے۔ میرے مضمون سے یہ صورت بدلے گی نہیں کیونکہ اس کے پیچھے ایک جانی بوجھی سوچ کام کر رہی ہے۔ لیکن کم از کم میرا اپنا جی تو ہلکا ہو گیا کہ میں نے اس سلسلے میں اپنا جتن کرنے میں درلگی نہیں کی۔ کتاب میں کچھ اور نئی باتوں کی جھلک ملے گی۔ لیکن بہر حال پسند و ناپسند اور حق و ناحق کا فیصلہ میرے مُعزّ قارئین ہی کرینگے۔

بہ گیر گر اینجا بود سُخندانے
غریب شہر سُخنہائے گُفتنی دارد

راولپورہ سرینگر

۳۱ر مئی ۲۰۲۳ء

سنز گول ـ کشمیر اور دراوڑ رشتے کا تازہ اِنکشاف

ہندوستانی پارلیمنٹ کے افتتاح اور اُس میں رکھے جانے والے نو دریافت شدہ عصا specter سنز گول Sengol نے کشمیر اور اُس کے قدیم دراوڑی رشتے پر ایک حیرت ناک اگرچہ کُلیتاً نامعلوم رشتے کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لایا ہے۔

اس عصا کی دریافت نے اسقدر دھوم مچادی ہے کہ ۱۲ ہزار کروڑ سے تعمیر تکونی پارلیمنٹ کا ذکر اِسکے سامنے کچھ پھیکا پڑ گیا ہے۔ اس عصا کو اگرچہ ایک کشمیری پنڈت موتی لال نہرو کے پریاگ راج (اصل الہ آباد) میں شاندار محل نُما کوٹھی آنند بھون[1] سے لایا گیا ہے۔ لیکن اُس کے لئے تامل ناڈو سے لایے گئے بیسیوں پجاری پاٹھکوں کو نئی دلی لایا گیا جنہوں نے ویدک رسموں اور تامل منتروں کے جاپ کے ساتھ وزیرِ اعظم نریندر مودی کو سُپرد کردیا اور اسکو صداقت، اور خیر (Righeouness & goodness) کی علامت کے طور پر نئے پارلیمنٹ میں سپیکر کی نشست کے نزدیک بڑے تام جھام کے ساتھ کھڑا کردیا گیا اور وزیر اعظم موصوف نے مُنہ کے بل لیٹ کر اس کی پاکیزگی اور صداقت کو سجدہ کیا۔ اس کے علاوہ تمام پُجاریوں نے بھی اس کی شان میں اشلوک پڑھ کر سماں باندھ دیا۔ جنہیں بعد میں وزیر اعظم نے انعام واکرام سے بھی مالا مال کردیا یہ اطلاع قارئین کے لئے بڑے تعجب کا باعث بنے گی کہ کشمیر کے شوپیان قصبے میں۔ جہاں یہ سطریں لکھنے والے کی جنم بھومی ہے۔ بالکل اسی نام کی ایک شے جس کے ہجے اور تلفظ بھی عین غین سنز گول sengol بھی یہی ہے شور

مچاتی ہوئی موجود ہے لیکن یہ کوئی عصا نہیں ہے بلکہ پہاڑی ندی نالہ ہے۔ 'سنی گول' نل سے جل آنے تک شوپیان کے باسیوں کا ہی نہیں۔ بلکہ اس سارے علاقے کے لئے پینے کے پانی کا مخزن و معدن تھا۔ اور اب بھی لہروں کا ساز بجاتا ہوا شوپیان کے جنوبی کونے میں بہہ رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک عصا اور پانی کے نالے کا یہ ایک ہی نام کس حقیقت اور کس ماضی کی طرف اِشارہ کرتا ہے چونکہ یہ معاملہ بالکل نئے لباس میں ہمارے سامنے اُبھر کر آیا ہے۔ لہٰذا فی الحال یہ ایک سربستہ راز ہی رہے گا۔ جب تک کہ اس کی اصل کا اِنکشاف کرنے والا کوئی صاحبِ نظر، دیدہ ور اور بصیرت رکھنے والا محقق یا تواریخ دان ہمارے سامنے نہیں آتا۔ جو راقم کی بساط سے بالکل باہر ہے لیکن اب جبکہ یہ ایک ہی تلفظ رکھنے والی دوہری حقیقت ہمارے سامنے ایک بڑا سوالیہ نشان بن کر کھڑا ہوئی ہے۔ اس کی بعض سرسری مماثلتوں پر بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کشمیری زبان پر دراوڑی زبان کے اثرات پر راقم نے مضامین کا قسط وار سلسلہ آج سے درجنوں سال پہلے قلم بند کر کے شائع کیا ہے جن سے اِسبات کا سُراغ ملتا ہے کہ کبھی کشمیر میں بھی دراوڑوں کا رہن سہن تھا۔ ابھی حال ہی میں راقم کو ملیالم زبان کا لڑکے کے لئے Kutty لفظ ملا ہے جو شمالی ہندوستان میں صرف کشمیری میں موجود ہے۔ کوٹ (لڑکا) اور کُٹ (لڑکی) میرے علاوہ کشمیر یونیورسٹی میں ڈاکٹر آفاق عزیز نے بھی کشمیری اور دراوڑ کے اس پارینہ تعلق پر بہت کچھ لکھا ہے بلکہ وہ ملہ کھاہ کو بھی دراوڑی کی بازگشت سمجھتے ہیں۔

بہر کیف جب تک سنی گول (عصا) اور سُنز گول (نالہ) کے اندرونی تعلق کی اصل دریافت کریں ایک دو باتیں جو اِس ذکر سے اُبھرتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ شوپیان ایک نہایت قدیم بستی ہے۔ جس کا مہادیو یعنی بھگوان شیو سے کوئی علاقہ ہے کہ یہ لفظ اُس کے پہلے نام میں ہی گونجتا ہے۔ دوسرے یہ کہ شوپیان کا سُنز گول شوپیان میں بسنے والا قدرتی نالہ نہیں ہے بلکہ یہ رنبی آرہ سے مصنوعی انداز سے اُبھار کر بنایا گیا ہے۔ (یاد رہے کہ آرہ دراوڑی لفظ آرو کا کشمیری version ہے، اسکو رنبی آرہ سے نکال کر شوپیان قصبے میں بہایا گیا۔ اور یہ قصبے کا

واحد ذریعہ آب ہے۔ اگر یہ شوپیان سے نہ بہتا تو صرف یہ قصبہ ہی نہیں بلکہ اِس کے نیچے کے سینکڑوں گاؤں بھی پانی سے محروم رہتے کہ اُنکا بھی صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس طرح سے Rigtousness یعنی عدل وانصاف اور نیکی کا پرتیک بن جاتا ہے۔ اور یہی نہیں پارلیمنٹ میں رکھے گئے sengol کے معنی بھی یہی بتائے گئے ہیں۔ جس طرح بدی اور بُرائی کی مختلف بدعتیں اور صورتیں ہوتی ہیں۔ اس طرح نیکی کی بھی الگ الگ شکل وصورت اور روپ سروپ ہوتے ہیں۔ Sengol کے دراوڑی مفہوم سے اس طرح شوپیان کا یہ نالہ بھی ہم آہنگ اور مترادف بن جاتا ہے۔ اور میری نظر میں یہ سینگول پارلیمنٹ کے sengol کے مفہوم کی کثرت مگر اصلیت کے برابر آتا ہے۔ اس کے بہاؤ کی صورت کو پارلیمنٹ کے sengol کے جماؤ اور ہمارے نالے کے بہاؤ کی وضاحت اور تفسیر کرنا اہل نظر کی ذمہ داری ہے۔ جسکی گہرائیوں کو دریافت کرنا راقم کے ذہنِ نارسا کی کاروائی سے بہت دور کا معاملہ ہے۔



ل آنند بھون۔ الہ آباد کا آنند بھون دراصل ایک اُردو لفظ کا ترجمہ ہے۔ مشہور اُردو مزاحیہ شاعر اکبر الہ آبادی نے اپنے بیٹے کے نام پر اپنے نئے گھر کا نام عشرت منزل رکھتا تھا۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ہے۔

عشرتی گھر کی محبت کا مزا بھول گئے　　　کھا کے لندن کی ہوا عہدِ وفا بھول گئے

پنڈت موتی لال نہرو جو الہ آبادی کے ہم عصر تھے اور اُردو فارسی کے بڑے سکالر کو یہ نام اتنا پسند آیا کہ اُنہوں نے اپنی نو تعمیر شدہ کوٹھی کا نام اسکا ہندی ترجمہ کر کے رکھ دیا۔ یعنی آنند بھون۔ جہاں گذشتہ پچھتر سال سے

sengol کا عصا نمائش کے لئے رکھا گیا تھا۔

فہرست

علمدار کشمیرؒ کا عالمی نور اور ظہور

عالم پناہ اور عالی جاہ کے کلام کے تازہ انگریزی تراجم

حضرت شیخ نور الدین ولیؒ کشمیری اولیاء کے سرخیل ہیں اور اسی لئے اُنکی حیات مبارکہ میں ہی اُنہیں علمدار کشمیرؒ جیسے عظیم الشان خطاب سے سرافراز کر کے تواریخ کشمیر کی شاید سب سے بڑی عوامی، مذہبی اور تمدّنی شخصیت کے طور پر اُستوار کیا گیا۔ اُنکے اس بڑے پن میں اُن کے وِصال کے تقریباً سات سو سال کے بعد بھی روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور اُن کی خیال انگیزی کے نِت نئے گوشے سامنے آ رہے ہیں۔ چرار شریف میں اُن کا بُقعہ مبارک اتنی صدیوں کے بعد آج بھی کشمیری عوام کی سب سے محبوب اور مرغوب زیارتوں میں بالا قامت ہے۔ وہ اپنے مذہبی تقدّس کے علاوہ اپنے عوامی کردار اور تہذیبی اور ثقافتی ترجمان کی حیثیت سے ممتاز ہیں۔ لیکن جیسا حقیر راقم نے کئی سال پہلے لکھا تھا کہ ہم اُن کی عظمت کے مینار کو وادی کی بلند و بالا کوہستانی چوٹیوں سے باہر اپنے پورے اقتدار وقار اور اعتبار کے ساتھ سر بلند نہیں کر سکے ہیں۔ وہ ہندوستانی بھگتی تحریک سے بہت پہلے انسان دوستی اور انسان نوازی کے مقامات کی نشاندہی اور علمبرداری فرما چکے تھے۔ کشمیر کے اندر اُنہوں نے اسکی عظمت و حشمت کا احساس اور اعتراف

کر کے اُس کے عملی نشانات لوحِ زمانہ پر ثبت کر کے چھوڑے ہیں۔ لیکن ہم اپنی کوتاہیوں کے سبب اِس علم و فضل۔ جمال و کمال اور شہ زوری اور شاہ سواری سے بیروں کشمیر بہت عرصے تک اُن کے شایان شان طور طریقے سے اُبھار اور نکھار نہ سکے۔ حالانکہ ہماری تہذیبی ماں اور قومی مادر نشاں للِ دید کے کلام کا ساری دُنیا میں ڈنکہ بج رہا ہے۔ اسمیں شاید اسباب کا بھی دخل ہوسکتا ہے کہ اُن کو بہت پہلے سر جارج گریرسن۔ ہنسٹن نولز۔ اِرنسٹ نیو۔ آنند کول بامزیی پروفیسر جیالال کول اور بہت سے دوسرے پنڈت صاحبان کی کتابوں تراجم اور تشریحات کا توشہ حاصل ہوسکا اور اسی لئے کشمیری ادب کی بلندی کا اندازہ دیش بدیش میں اُنہی کے کلامِ بلاغت نظام سے کیا جاتا ہے۔ بلکہ میری اطلاعات کے مطابق صرف کرناٹک کی کنڈ زبان میں اُن پر تقریباً دو درجن کتابیں شایع ہوچکی ہیں۔ اور نیلا کرام کرُک کے انگریزی ترجے The way of the swan نے امریکہ بلکہ سارے انگریزی دان دُنیا میں اُن کو مُتعارف کردیا ہے اور اس طرح ہم کشمیریوں کا سر فخر سے اونچا کردیا ہے۔

لیکن عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے۔ للِ عارفہ کا ہم نواء ہونے کے باوجود یہ امر ظاہر ہے حضرت شیخ کے کلام میں زیادہ وُسعت گہرائی اور ہمہ گیری ہے اور اپنے مذہبی تقدُس کے باعث اُن کا کلام زیادہ بہتر اور صاف صورت میں ہم تک پہنچا ہے اور ابھی کشمیر میں شاید ہی کوئی ایسا گھرانہ ہوگا۔ جہاں اُن کے کلام کا کچھ حصہ وہاں کی خواتین کو ازبر نہ ہوگا۔ جو نا خواندہ ہوں تو ہوں مگر اپنی زمین سے جڑی ہوتی ہیں۔ اُن کے کلام کا للِ دید سے زیادہ متن جو ہم تک پہنچا ہے۔ اسکی یہ ایک اور وجہ ہے۔ لیکن اچھی اور تازہ خبر یہ ہے کہ اُن پر حال ہی میں آسٹریلیا سے بڑے

سائز کی تین کتابیں شایع ہوئی ہیں ان کے بالترتیب عنوان یوں ہیں :-

1) Diwan of Nund Rishi___A great Sofi poet of Kashmir.

2) Nund Rishi __A great Kashmiri Sofi poet.

یہ دونوں کتابیں پال سُمتھ نے ترتیب دی ہیں۔ اُن کا سرورق یوں رقمطراز ہے۔

Selected poems of Sheikh Noor-ud-Din : Translation & Introdution by Paul Smith.

ان کے پبلشر کا نام یوں درج ہے:

New Humanity Books, Book Heaven, Book sellers and Publishers, Cambelles crack 47. Main Road, Victoria 3451, Australlia.

ان ہی پبلشر نے 4 بڑی تقطیع کی کتاب مندرجہ ذیل عنوان سے شایع کی ہے۔

Three great Sufi poets of Kashmir Lal De, Nund Reshi, Ghani Kashmiri.

ان کتابوں میں علمدارؒ کے چرارشریف کے آستان کی تصویریں شامل کی گئی ہیں اور ایک کے سرورق پر علمدارؒ کی وہ تصویر ہے جسمیں وہ حضرت بابا نصرالدینؒ کے ساتھ ہیں۔ اسکی اصل کشتواڑ میں سید اصغر علی صاحب کے یہاں موجود ہے۔ یہ کہنا ضروری ہے کہ کتابیں انتہائی دیدہ زیب سرورق اور بہت ہی اعلیٰ کاغذ پر چھپی ہوئی ہیں اور اُنکا متن اتنا صحیح اور شُستہ ہے کہ انگریزی تو انگریزی کچھ کشمیری الفاظ جسکا علمدارؒ نے استعمال کیا ہے اُن کے ہجے بھی چُست اور دُرست ہیں۔ مثلاً 'اِر کھوٗل' درخت کے۔

حضرت علمدارؒ کے شلوک کا ترجمہ منظوم ہے اور کئی صورتوں میں اُنہی مصرعوں اور اوزان میں جو حضرتُ کے کشمیری کلام کا خاصہ ہیں۔ اُن کی حیاتِ طیبہ کو پوری طرح سے بیان کیا گیا ہے اُن کے والد شیخ سالارالدین اور اُن کی ماں صدرہ ماجی کے حالات اور اُن کے مسلمان ہونے کا پورا ماجرا بھی بیان ہوا ہے۔ کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ سب سے پہلے صوفی تھے اور اُنہوں نے ہی سب سے پہلی غزل بھی کہی۔ جسکے ایک مصرعے کا مفہوم یوں ہے ___ تم جو ہستی ہو۔ اُسمیں وہ سب کچھ موجود ہے، جو کہیں اور نہیں سمو سکتا تھا اور جسے کبھی کسی طرح سمویا ہی نہیں جاسکتا۔ آگے لکھا گیا ہے کہ مشہور فارسی شاعر حافظ شیرازی بھی اپنے آپ کو درویش کہہ کر ہی یاد کرتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اُن کے وقت میں شیراز میں ایک نقلی شیخ بھی تھا جس نے ہمیشہ جابروں اور ظالموں کا ساتھ دیا اور جس نے شدید ترین بنیاد پرستی کو سر چڑھایا اور اپنے آپ کو صوفی بھی قرار دینے لگا۔ چنانچہ حافظ کو اِس اصطلاح سے چڑھ ہوگئی بلکہ اُس نے نام نہاد صوفیوں کی اپنے کلام میں خوب خبر لی ہے۔ کتاب میں یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ اگرچہ مشہور زمانہ منصور الحلاّج

عربی میں شعر کہتا تھا اور اُس نے اسی میں ''انا الحق'' کی تکبیر بھی بلند کی۔ لیکن دراصل وہ خود فارس کا باشندہ تھا اور وہ بھی شہرِ شیراز کا۔ جہاں حضرت شیخ سعدی۔ شمس الدین حافظ اور عُرفی جیسے شعرا نے جنم لیا۔ تصوّف سے مُتاثر شاعروں کے متعلق سُمتھ کا کہنا ہے کہ اُن کا سب سے پہلا اصول حُبِ اللہ تھا۔ وہ خدا کی تمام مخلوق کی تعظیم اور محبت اپنا بنیادی اصول سمجھتے تھے کسی کو آزار نہ پہنچانا۔ حسن اور خیر کو اپنا مسلک بنانا۔ اُنکا خاص مسلک تھا۔ سُمتھ لکھتا ہے'' ایران کے شاید سب سے بڑے حافظ شناس مسعود مرزا کے مطابق انگریزی یا یورپ کی کسی زبان میں غزل جیسی کوئی صنفِ نہیں ہے اگر انکی کوئی شعری صنفِ غزل کے اِرد گرد منڈلاتی ہے تو وہ Sonet ہے۔ بتایا گیا ہے کہ غزل اُن گیتوں سے پنپی جو اسلام کی وہاں آمد سے پہلے فارس کے شاہی درباروں میں گائے جاتے تھے۔ غزل کے اصل معنی یعنی Root عربی گرامر کے حساب سے دھاگے بنانا اور بُننا تھا۔ لیکن فارسی نے اِسے ایسے اپنا لیا کہ چودھویں صدی مسیحی تک اسمیں نظامی، عطّار، رومی اور سعدی جیسے پُختہ سخن گو سامنے آچکے تھے۔ لیکن حافظ نے اسے سچ مچ بامِ عروج تک پہنچایا کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ علمدارؒ کا اصل نام نُندہ رکھا گیا تھا۔ لیکن حضرت میر محمد ہمدانیؒ نے اُن کو شیخ نورالدین کا تشخص دیا۔

کتاب میں علمدارؒ کی پیدائش کے متعلق دو روایات نقل کی گئی ہیں۔ پہلی کہ ایک دِن شیخ سالار دین اپنی دُلہن صدرہ کو اپنے مُرشد یاسمن ریشی کے پاس لے گئے۔ وہاں کشمیری شاعرہ لل دید (1320-1390) بھی موجود تھیں۔ جس کے ہاتھ میں ایک مہک دار گل دستہ بھی موجود تھا۔ یاسمن ریشی نے لل دید سے لے کر اِسے صدرہ کو دیا اور کہا کہ اِسے سونگھو۔ صدرہ نے ارشاد کی تعمیل کی اور اُسی رات

اُس کے حمل ٹھہر گیا۔ جب مقررہ مُدت کے بعد اُس کے یہاں تولّد ہوا تو نومولود کا نام نُندہ ریشی رکھا گیا۔ دوسر یکھیچو گی پورہ کے چشمے پر یاسمن اور اِرنی کے دو پھولوں کی وہ روایت ہے۔ جو ہمارے تذکروں میں موجود ہے۔ لیکن یہاں کہا گیا ہے کہ یاسمن سونگنے والی صدرہ نے تو نندہ ریش کو جنم دیا۔ لیکن جس پنڈ تانی نے ارنی کا پھول سونگھا۔ اُس نے بُمہ سادھ کو جنم دیا جسے آج ہم بابا بام الدینؒ کے نام سے جانتے ہیں۔ اور جواب بُمہ زوگاؤں میں آسودہ ہیں۔ اُس کے بعد وہ روایت دُہرائی گئی ہے کہ جب نُندہ ریشیؒ پیدا ہوئے تو اُنہوں نے ماں کا دودھ نہیں پیا۔ چنانچہ لل دید وہاں نمودار ہوگئی اور اُس نے اپنی چھاتی اُن کے منہ میں ڈال کر زور سے کہا ''چیہ چیہ زینہ مند چھوک نہ چینہ کیازہ چھک مند چھان'' اور نوزائدہ غڑ غڑ دودھ پینے لگا۔ پھر لل دید نے صدرہ سے اُسکا نام دریافت کیا اور وہ سُن کو بولیں'' ہاں ہاں سمندر میں ہی ایسے موتی سما سکتے ہیں''۔ اُس کے بعد نُندہ ریشیؒ جوان ہونے کو آئے تو اُن کے والدین اُنہیں دنیاوی کاروبار سے وابستہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن نُندہ ریشیؒ ہرگز اسپر مائل نہیں ہوئے۔ اُنہوں نے کیموہ کی ایک گُپھا کا اِلتزام کیا اور وہیں بارہ سال تیاگ میں مشغول رہے۔ اُن کی ماں کئی بار اُن کے پاس گئی۔ کبھی اُن کو اپنی اہلیہ اور بچوں کا واسطہ دیا اور۔ کبھی اپنی نازک کاٹھی کو اذیتوں سے بچانے کی استدعا کی۔ لیکن وہ سب کچھ اَن سُنی کر کے اپنے مِشن میں مگن رہے۔ وہ برابر ہَند (endue) اور وو پل ہا کھ پر ہی گذارہ کرتے رہے۔

ایک دن نُندہ ریشی ویری ناگ جا رہے تھے کہ ھِہلر گاؤں میں دیکھا کہ وہاں ایک شخص نے ایک درخت کے تنے کی کاٹ چھانٹ کر کے وہاں ایک Hollow بنایا تھا اور اُسی میں بیٹھ کر ریاض رہا تھا۔ نُندہ ریشی اسپر بہت بگڑ گئے اور اُس شخص کو بتایا

''کیا تمہیں اس درخت کو خراب کرتے ہوئے شرم بھی نہیں آئی۔ عبادت کرنی تھی تو کسی گُپھا میں بیٹھتے''۔ اُس نے اُسکا نام پوچھا تو اُس نے جواب دیا۔'' سوزُون''(goodman) حضرت نے دہاڑتے ہوئے کہا کہ تم کیسے سُوزن ہو کر درخت کو خراب کر سکتے ہو۔ اِس لیے تم ''کوزون''(Badmam) ہوا ایسا ہی شخص اتنا خراب کام کر سکتا ہے۔ اُس کے بعد سُمتھ لکھتا ہے۔ کہ حضرتؒ 1438ء میں اکسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اُن کی وفات روپہ ون میں ہوئی لیکن اُنکا جنازہ چرار شریف سے مُتصل نفل ٹینگ میں ادا کیا گیا۔ جس میں ہزاروں لوگوں کے علاوہ بادشاہ وقت سلطان زین العابدینؒ بڈشاہ نے بھی شمولیت کی ____ اِس کے بعد ایک بہت ہی غلط بات لکھی گئی ہے وہ یہ کہ حضرت علمدارؒ کو نقل ٹینگ پر ہی آسودہ کیا گیا ہے ____ یہ سراسر غلط ہے اور سب کو معلوم ہے کہ نقل ٹینگ سے اُن کے جسد کو نیچے لا کر سنگرام ڈار کے باغ میں آسودہ کیا گیا۔ جہاں آج سات سو سال سے اُنکی زیارت مرجع خاص و عام ہے۔ جہاں مغلِ اعظم اکبر بادشاہ۔ مہاراجہ گلاب سنگھ۔ صد بیدار عطا محمد خان کے علاوہ شیخ محمد عبداللہ بخشی غلام محمد اور دوسرے وزرائے اعلیٰ بھی وقت وقت پر حاضری دیتے رہے ہیں ____ سُمتھ نے افغان صوبیدار عطا محمد خان کی طرف سے 1808ء میں حضرت کی یاد میں سکّے جاری کرنے کا بھی ذکر کیا ہے جس ''پر سکہ شُد جاری زِ شاہ نور الدین'' کی عبارت درج تھی۔ سُمتھ نے یہ بھی لکھا ہے کہ کشمیر یونیورسٹی نے اُن کے اعزاز میں اُن کے نام پر شیخ العالمؒ چیر یئی مرکز نور کے قیام کی سعی بھی کی ہے۔ سُمتھ نے اپریل 1995ء میں فوج اور ملی ٹنٹوں کے درمیان جھڑپ میں اُن کے آستانہ عالیہ کی آتشزدگی کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس واردات میں زیارت کے بیش بہا نو

ادرات اور کتابیات کا بھی نقصان ہوا۔ جن میں قرآن مُقدس کے کچھ قدیم اور خوش نُما نسخے بھی شامل تھے۔ سمتھ نے اِسبات کو تسلیم کیا ہے کہ شیخ نور الدینؒ نے ہی کشمیر کے ریشی مسلک کی شروعات کیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس سلسلے نے کشمیر کے ethinic نیشنل، سوشل، اور کلچرل سماج کو زبردست مُتاثر کیا ہے اور گلوبل اسلام کو بھی ایک امتیازی contribution عطا کیا ہے۔ وہ ستارہویں صدی کے مصنّف اور شاعر بابا نصیب الدین کے اِس ارشاد کو بھی نقل کرتا ہے کہ وادی کشمیر جسے فردوس بریں کہا جاتا ہے۔ کی کشش اور رعنائی کا فخر اُن روایات کو جاتا ہے۔ جنہیں ریشی سلسلے نے قائم کیا ہے۔ سُمتھ نے ''تزکِ جہانگیری'' سے بادشاہ کا یہ تاثُر بھی نقل کیا ہے کہ اگرچہ ریشی بلاغت کا دعویٰ نہیں کرتے۔ مگر اُنکی سادگی۔ انسان دوستی اور شرافت بے مثال ہے، وہ گوشت نہیں کھاتے عیال پروری نہیں کرتے۔ مگر جگہ جگہ میوے دار درخت بوتے اور پالتے ہیں۔ تاکہ عوام اُن سے مستفید ہوں۔ وہ اپنے لئے کسی بخشش کے روادار نہیں۔ اُن کی موجودہ تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔ اُنہوں نے اپنی شاعری کو خُدا آگہی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور وہ نام نہاد مُلاؤں اور غرض مند مذہبی ٹھیکے داروں سے نہ صرف کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اُن کو آڑے ہاتھوں لیا کرتے ہیں۔ خود حضرت شیخ العالمؒ کی ابیات کو شرک کہہ کر پُکارا جاتا ہے۔ اُنہوں نے اپنی پیش رو اور پیشوا للِ دید کی طرح عوام کے ساتھ زندگی گذاری اور اُن کے دُکھ سُکھ اور نجات کی بات کی۔ وہ اُن کے وژن کا سلسلہ حافظ شیرازی سے بھی ملاتا ہے۔ جو بقول اُس کے نند ریشیؒ کی پیدائش کے پندرہ سال بعد رحلت کر گیا۔

پال سُمتھ نے حضرت شیخ کے 172 واکھوں کا ترجمہ کیا ہے۔ نمونے کے طور

پر یہ واکھ ملاحظہ ہو۔

One empty brags and one full, is sober; parrot; is not talking, crow becomes eagle; rich cant leave ground because of wealth .....In forest is the falcon, in planes the eagle.

مختصر یہ کہ یہ امر ہم سب کشمیریوں کے لئے باعث مسرت اور اطمینان ہے کہ شیخ شناسی کا دائرہ ہر گذارتے دِن کے ساتھ وسیع تر اور بہتر ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پال سُمتھ کی ان کاوشوں سے انگریزی دان طبقے میں حضرت شیخؒ کا عرفان بڑی حد تک عام ہو جائیگا اور دنیا ہماری روحانی ماں لل دید کے ساتھ اُن کی کشمیری کشف و کرامات کے ساتھ کشمیری زبان کی فصاحت، بلاغت کی قائل ہو جائے گی اور نہ صرف کشمیری زبان بلکہ خود کشمیر کی روحانی عظمت اور ثقافتی اہمیت کی اصلیت بہتر طور آشکارا ہو گی۔



■ پیشِ ما تعظیم دانشوراں بہ از دانشوری است
نکتہ دانی سہل است وقدر دانی مُشکل است
مُلا طاہر غنی کشمیری

صاحبزاد حسن شاہ۔ سہ آتشہ اور دو آبہ

1962ء میں جب مجھے مرحوم علی جواد زیدی کے حُسنِ اخلاق سے کلچرل اکادمی میں نوکری ملی تو اکادمی ایک نوزایدہ بچے کی طرح اپنی جد و جہد زیست کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ زیدی کی بصیرت اور اُن کی مُلازم نوازی نے ہمیں بہت لاڈلا بنا دیا تھا کہ ایک دِن اچانک صاحبزادہ حسن شاہ اکادمی کے مُنتظم بنادیئے گئے۔ اُن کا آنا اکادمی کے لئے نہ سہی۔ اِس کے ملازمین کے لئے ایک بھونچال سا تھا۔ سخت گیر۔ غصہ آور۔ سنجیدہ چہرہ اور حرکیاتی نگہبانی کا ایک نیا کلچر پیدا ہو گیا۔ کوئی ملازم چند منٹ دیر سے پہنچا تو شامت میں گرفتار ہو گیا۔ کوئی ساتھی کسی دوسرے ساتھی سے ملنے کے لئے پاس والے کمرے میں گیا۔ تو آفت میں گرفتار ہو گیا۔ راقم الحروف تازہ تازہ وارِد ہوا تھا۔ اور ایک پیدائشی دیہاتی لڑکے کی طرح سلام وکلام اور تابعداری اور فرمانبرداری کے مصنوعی گُر نہیں جانتا تھا۔ اس لئے میں اُنکی تجربہ کار مگر شربار نظروں کا خصوصی شکار بن گیا۔ اور پھر ایک اور بدقسمتی کہ اُن کی محبوب زبان اُردو کے رسالے شیرازہ کا مدیر تھا۔ میرے رشحاتِ قلم میں وہ کوئی زیادہ کچرا وغیرہ نہ نکال سکتے تھے۔ لیکن میرے اُردو بولنے سے وہ بہت چڑھتے تھے۔ ہم کشمیریوں کی مادری زبان اُردو نہیں ہے اور ہم میں سے زیادہ لوگ

اِس کے پُر تکلف اور پُختہ تلفظ پر پورے نہیں اُترتے۔ ہماری تعلیم گاہوں اور تربیت گاہوں کے اُستادوں کی بھی کیفیت ہے۔ لہٰذا صاحبزادہ صاحب میری بول چال پر صرف ٹوکتے نہیں تھے۔ بلکہ ٹھوکتے بھی تھے۔ اُن کی نگاہیں خشمگین اور اُن کی آواز گرجدار ہوجاتی تھی۔ غنیمت یہ تھا کہ وہ کبھی ہاتھ اُٹھانے کی زحمت نہیں کرتے تھے۔ اِس لئے ہمارے جسم کے ساتھ ہمارے کپڑے بھی اپنی خیر مناتے تھے۔ میرا ماجرا یہ تھا کہ اُن کی آمد سے بہت پہلے میں دفتر پہنچ جاتا اور پھر اپنی میز پر نظریں نیچے کرکے دُبکا پڑا رہتا تھا کہ شہباز کی نظر مجھ پر نہ پڑے اور میں شدت اور سخت کلامی سے بچا رہوں۔ لیکن میں اُن کا من بھاتا نشانہ اور ٹھکانہ بن چکا تھا اور اُنہیں اپنی تُند مزاجی کی تسکین کے لئے میری خاص تلاش رہتی تھی تاکہ وہ اپنی خشونت کا بوجھ بار مجھ پر نکال کر پھر ہلکے پھلکے مزاج میں پھلیں پھولیں اور کارفرما ہوجائیں۔

میں آفت کا مارا کسی نہ کسی طرح اِس زبانی قہر سامانی سے کسی حد تک بچنے کی کامیاب کوشش کرتا رہتا تھا۔ مگر اُن کی زبانی نشتریت اور خنجر زنی سے بچنے کی کوئی بھی سبیل نہیں نکال سکتا تھا۔ جونہی رسالہ چھپ کر آجاتا وہ اس کو کھولنے کے لئے اپنی پلکوں کے تیز ہتھیار نکالتے اور رسالے کی ایک ایک سطر کو اِس باریک بینی سے پڑھتے۔ جس طرح کوئی فوجی، چور کے کپڑوں جیبوں اور تن بدن کے ایسے اعضا کی تلاشی لیتا ہے۔ جہاں کسی شے کے چھپائے جانے کا شُبہ ہو۔ ضخیم رسالے کے صفحات میں پُروف کی چھوٹی موٹی غلطیاں کبھی رہ جاتی ہیں۔ خاص طور اُس زمانے میں جب اُردو کے ٹائپ رائیٹر اور اِس کے پڑھنے والے ماہر نہیں آئے تھے۔ ایک عام کشمیری خوشنویس بھی اُردو کا ماہر نہیں ہوتا اور پُروف ریڈنگ کے باوجود کہیں کہیں کوئی غلطی اُن سے زیادہ تر نادانستہ طور چھوٹ جاتی ہے۔ وہ اِسی غلطی کو

اس طرح پکڑ لیتے تھے۔ جس طرح آج کل سیکورٹی فورسز کسی قسمت کے مارے نو آموز مجاہد سے کوئی اے۔ کے۔ 47 رائفل پکڑ کر اُس کے ساتھ اُسی طریقے کا سلوک کرتے ہیں۔ مجھے کئی بار ایسا لگتا کہ نہ صرف مجھے اپنی نوکری سے نکال دیا جاسکتا ہے بلکہ شاید اِس سے بھی شدید سزا دی جائے گی۔ صاحبزادہ صاحب جتنے عرصے اکادمی میں چابک زنی کے منصب پر رہے۔ وہاں کوئی تحقیقی یا تخلیقی کام نہ ہوسکا۔ اس لئے اس دورِ عقوبت کا کوئی قابل داد کام کہیں موجود نہیں ہے اور ویسے بھی سخت گیر ماحول میں کوئی اچھا تخلیقی کام نہیں ہوسکتا۔

خاکسار کو یہ علم نہیں ہے کہ اُن کو جلد ہی کس وجہ اس جگہ سے خارج کر کے یکسر فارغ کر دیا گیا۔ اور اکادمی کا اپنا مزاج اور میزان بحال ہوگیا۔ سچ ہے کہ بے جا سخت گیریوں میں تخلیق اور اُپج کے چشمے سوکھ جاتے ہیں۔ آزادہ روی اور سرمستی ہی ہر اچھی اختراع اور تہذیب کی توسیع کا میدان تیار کرتی ہے۔ قہر اور مہر میں بہر حال فتح مہر اور مہربانی کی ہوجاتی ہے۔ لیکن صاحبزادہ حسن شاہ ایک بہت قابل تاریخ دان اور مُستعد اُستاد بھی تھے۔ میں نے اُنکا نام پہلے ایس۔ پی۔ کالج میں تواریخ کے اُستاد سے سُنا۔ جہاں اُن کی سکالرشپ کی بڑی دھاک تھی اگر میرا حافظ غلطی نہیں کرتا تو وہ کچھ عرصہ اِس کالج کے پرنسپل بھی رہے۔

اُن دِنوں شمیم صاحب مرحوم کے ساتھ میں جموں و کشمیر کے سرکاری رسالے 'تعمیر' کی ادارت میں شامل تھا۔ وہاں ہم نے کشمیر کی تاریخ کے متعلق اُن کے کچھ مختصر مضمون شایع کئے۔ جنہیں عام طور پسند کیا گیا۔ خاص طور شمیم صاحب اِن کے بڑے مُعترف تھے۔ بہر حال۔ صاحبزادہ صاحب ادبی حساب سے بڑے عالی نسب تھے۔ اور اُن کے حوالے سے ایک مقامی مکتبِ اُردو کے فروغ و فراغ تک

رسائی ہوتی ہے اور یہی بات اِس مضمون کو لکھنے کی وجہ بھی بنی۔

اُردو میں ڈراما یعنی ناٹک کی آج بھی کوئی بہت مضبوط وجودیت نہیں ہے۔ بیسویں صدی میں تو یہ بالکل بچوں کی طرح پاؤں سمانے کے لئے کوشش کر رہی تھی۔ مرحوم آغا حشر نے کچھ اچھے ناٹک سٹیج کیے تھے۔ لیکن وہ اُن کے مادرِ وطن جموں اور کشمیر سے دور بمبئی وغیرہ میں دھوم مچا رہے تھے۔ اِسی دوران جموں میں محمد عمر اور نور الٰہی دو ڈراما نگاروں نے ایک تاریخ ساز کارنامہ کر ڈالا۔ جسکی وجہ سے ہماری ریاست کا نام اُردو ڈرامہ نگاری کے میدان میں ہمیشہ ایک بڑے گُنبد کی طرح سایہ فگن رہے گا۔ اُنہوں نے 'ناٹک ساگر'، نامی بڑی پُر حجم کتاب لکھ ڈالی۔ اِس کتاب نے اُردو ناٹک نگاری میں انقلاب پیدا کیا کچھ اہل نظر نے یہاں تک مبالغہ کر کے لکھا کہ سارے ہندوستانی ادب میں ایسی کوئی اور کتاب موجود نہیں۔ یہاں صرف دو بڑے اُردو نقادوں کی آراء مختصراً درج کی جا رہی ہیں۔ بابائے اُردو مولوی عبدالحق نے لکھا "کتاب کیا ہے۔ درحقیقت ایک ساگر ہے۔ اِس سے پہلے کبھی اِس تفصیل اور جامعیت کے ہاتھ کسی نے اِس موضوع پر بحث نہیں کی تھی۔"

علامہ دتاتریہ برجموہن کیفی نے "ناٹک ساگر" کی تمہید میں تحریر کیا۔

"آج تک ہندوستان میں کسی زبان میں ایسی بسیط اور ہمہ گیر کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ جہاں تک ناٹک ساگر کی علمی حیثیت اور ادبی منزلت کا تعلق ہے علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی اس کو سراہا ہے اور اِسے اُس وقت پنجاب یونیورسٹی کا انعام بھی حاصل ہوا تھا۔"

اسی کتاب کے ایک مصنّف محمد عمر صاحب پیرزادہ حسن شاہ کے والدِ تھے۔ صاحبزادہ عمر 1888ء کو جموں میں پیدا ہوئے اُن کو اپنی خالہ نے گود لیا۔ جن کی

اپنی کوئی اولاد نہ تھی بتایا گیا ہے کہ اُن کو اس شفقت و محبت سے پالا گیا کہ آپ ماما کے لاڈ پیار سے مالا مال ہوتے رہے۔صاحبزادہ کے نانا میاں لعل دین مہاراجہ کشمیر پرتاپ سنگھ کے حواری اور درباری تھے۔ جموں میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد اُنہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور بھیج دیا گیا۔ جو اُن دِنوں جموں کا بس ایک دساور جیسا تھا۔اُن کی شادی نور الٰہی کے برادرِ اکبر میاں فضل الٰہی بار ایٹ لاء کی بیٹی سے ہوگئی۔محمد عمر ریاست میں ملازمت کے دوران بڑے بڑے عہدوں پر رہے اور اِس دوران اُردو زبان کی ترقی و ترویج میں بھی لگے رہے۔ اُنکا انتقال ۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جموں میں ہوا اور اپنی جنم بھومی میں پھر خاک نشین ہوگئے۔

صاحبزادہ عمر نے ناٹک ساگر کے علاوہ اور کئی کتابیں لکھیں۔مگر ۱۹۴۷ء میں جموں کے مسلم کُش فسادات میں اُن کی بہت سی غیر مطبوعہ کتابیں اور تحریریں اور مواد ضایع ہوگئے۔لیکن اُن کے بیٹے ساجبزادہ حسن شاہ صاحب کی کوششوں سے اُن کا بہت سا ادبی کلام بچالیا گیا۔

صاحبزادہ حسن شاہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ کے بہت قریب تھے۔ اور جب وہ پاکستان چلے گئے تو اگرچہ شیخ صاحب اُس وقت اِقتدار میں نہ تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنے والد کے بہت سے مسودات اپنے ساتھ لے لئے ، وہاں اُنہوں نے انہیں محفوظ کرنے کی غرض سے پشاور یونیورسٹی کے وائیس چانسلر چودھری محمد عباس کے سپُرد کر دیا اور گمان ہے کہ اُنکو شایع بھی کر دیا گیا ہے۔ صاحبزادہ حسن شاہ اُردو ادب کے بڑے اچھے پارکھ تھے۔اُنہوں نے راقم سے کہا کہ برٹش حکومت نے دلی میں اُردو کے مشہور ناول نویس منشی نذیر احمد کو Indian Penal Code کے ترجمے کا کام دیا۔اور منشی نذیر نے نہ صرف اسکا عمدہ ترجمہ

کیا بلکہ اِس کے عنوان کے تین الفاظ کو اُردو میں صرف دو الفاظ میں محدود کر دیا۔ یعنی لعین ''تعزیراتِ ہند'' اور یہ اب بھی اس نام سے جانی جاتی ہے۔

صاحبزادہ کے بڑے برادر صاحبزادہ محمود احمد بھی کشمیر نشین تھے اور وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے جن میں ڈایریکٹر آرکائیوز آرکیالوجی اور میوزیم بھی شامل ہے۔ وہ ایک عرصہ تک امر سنگھ کالج کے بھی پرنسپل رہے۔ اُن کے دور میں اس کالج نے خاص ناٹک اور ادبی میدان میں بہت سے کارنامے کئے۔ راقم الحروف کو اُن سے ذاتی قُربت کا شرف بھی رہا ہے۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی حسن شاہ صاحب سے مزاج میں بالکل مختلف تھے۔ آزاد خیال آزاررو، ہنس مُکھ، قہقہہ باز اور دوست نواز۔ وہ کلب بھی جاتے تھے اور دوستوں کے ساتھ محفل سازی بھی کرتے۔ آخر میں مجھے کشمیر میں مُتعین رہے مشہور سرجن، جو اپنے وقت کے سب سے قابل ڈاکٹر مانے جاتے تھے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن مرحوم کی بات یاد آتی ہے۔ جواہر نگر میں اُنکا اپنا مکان تھا اور یہ خاکسار بھی اُسی کے قریب رہتا تھا۔ اس لئے اُن سے بھینٹ ہوتی رہتی تھی۔ وہ شاید صاحبزادہ صاحب کے دور کے رشتے دار بھی تھے۔ مگر وہ اُن کی قابلیت اور دیانتداری کا ذکر بار بار اِس برجستگی سے کرتے تھے کہ سُننے والے کی باچھیں کِھل جاتی تھیں۔ وہ کہتے تھے کہ اُردو لفظ لائق، اُن کے لئے بنا دیا گیا ہے۔ حسن شاہ صاحب نے آخر میں پاکستان ہجرت کرنا مناسب سمجھا۔ مرحوم شیخ محمد عبداللہ صاحب نے مجھ سے کہا کہ جب وہ مجھ سے رُخصت لینے کے لئے آئے۔ تو اُنہوں نے اپنے ساتھ اپنی فیملی کے سونے کے بہت سے بیش قیمت زیورات بھی لائے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ شاید کسٹم والے یہ زیورات مجھے پاکستان لانے کی اِجازت نہ دیں لہٰذا میں انہیں آپ کے سپُرد کرتا ہوں کہ یہ

اوقاف کی نذر کئے جائیں۔ حسن شاہ صاحب نے وہاں راولپنڈی میں قیام کیا اور پروفیسر آف ہسٹری رہے۔ لیکن چند سال کے بعد وہیں وفات پا گئے۔ اُن کی سخت گیری کے ساتھ اُن کی دیانت اُن کا سرمایہ تھا اور آدمی ہر رنگ میں اپنی شان منواتا ہے۔ اُن کے دونوں رنگ انسان کی ہمہ رنگی کی یادگار رہیں گے صاحب زادہ نے اپنے گھر کے سونے چاندی کے زیورات شیخ صاحب کے حوالے کئے اور کہا کہ شاید ہندوستانی کسٹمز کا محکمہ اُنہیں یہ پاکستان نہ لے جانے دے۔ اُنہوں نے شیخ صاحب کو کہا کہ یہ اوقافِ اسلامیہ کے حوالے کئے جائے۔ جس کے شیخ صاحب اُس وقت صدر تھے۔



■ ژھوگ ــــ میانس لوکچارس منز ییٔلہ لوکٹس لڑکس (ستہ پٹھ باہ وہرس) مس اُس کاسان تس اوس سارے نیتھنس کلس منز باگ مس والن ھُند اکھ لوکٹ لوداہ ھیوا کا سنے تھوان تتھ اُس ژھوگ ونان یہ اوس زیادہ پھن بٹن ھُند ریٔواج مگر مسلمانو منز تہ آس واریاہ اُسی ژھوگ تھاوان۔ اکھتے چھ راقمن تہ لوکہ چارس منز یہ تھوٗمت۔ مہجور صاٮ۪بن لیچھ بُلبُلس پٹھ اکھ نظم یتھ منز امیٚوک ذِکر چھُ۔

بلبلو آ کھا صورت بدلا وِتھ
ژہ کتیو ژھوگ راوہ راۓ وِتھا آ کھ

اتھ پھُٹراوِنۍ

ازکل Covid-19 رِکس وۄبہس منز چھُ سۄرے دنیاولنہ آمُت۔ شاید انسانی توارێخس منز چھُ یتھہ کنۍ گوڈنچہ لٹہِ سورے عالم امیُک شکار بنیومت تہٕ پرٛتھ طرفہ چھ ہاہا کار۔ ازکل چھ دوہہ راتھ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن بیترِ منزٕ شفاخانن منزٕ ڈاکٹر صاۓب بارودِوان آسان ھیوبێنیو بایو اتھ اٗسی تووزہ وزہ تہ گرِہ گرِہ چھلان۔ اکوے نہ بلکہ دۄ شوے تہ بییہ أندرمہ طرفہ تہ نیبرمہِ اندِتہِ۔ مگر سانہ کاٗشر زبانۍ چھ اتھ خبر کتہٕ پێٹھ پارے دِژمژ۔ عام طور چھ اسی اتھ چھلُن یا صاف کرن ونان۔ یۄدوے دشوے اتھ چھلنۍ آسن۔ تتھ چھ کاٗشر پاٗٹھہ اتھ پھُٹرن ونان تہ یہ چھ سون عام محاورہ۔ پێٹھ چھ کاشر پاٗٹھۍ ھیر مس یا بونہ طرفس ونان۔ پھُٹران گوسورے اتھ تلی تہ پێٹھ رکنۍ دوشوے طرفہو چھلُن۔ اتھ ہبکہ اِنسان اکہ اتھ چھلتھ۔ مگر دوشوے اتھ چھلنہ خاطرِ چھ یم یکہ وٹہ اننۍ پیوان تہ دونوے دِشایٔن صابن لاٗرِگتھ پھُٹرنۍ پیوان۔ کاٗشر زبانۍ ہنرزان کارۍ چھ خالے بییہ کنہ زبانۍ منزتہٕ پانہٕ کاٗشرێن منزتہٕ۔

☆☆☆

کینہہ کاٗشری لفظ

لول۔ عبرانی ٹِکا۔ ترٛکی

رحمان راہی ــــــ کشمیری شاعری کا وستورون ؒ

چند یادیں۔ کچھ تاثرات اور قدرے تفہیم

مجنوں نہ دِشت میں ہے۔ نہ فرہاد کوہ میں
تھا جن سے لطفِ زندگی دے یار مر گئے

پروفیسر رحمان راہی کشمیر میں ادب وثقافت کے میدان میں سب سے زیادہ اعزازات اور انعامات سے پیراستہ بالا قامت ادیب ہیں۔ اور یہ صرف عصری زمانے تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ کشمیر کی طویل تواریخ کے متعلق بھی دُرست ہے۔ ساہتیہ اکاڈمی اوارڈ تو اُنہیں بہت پہلے 1959 میں ملا تھا اور اگر میرا حافظ غلطی نہیں کرتا تو یہ کشمیری ادب کی کسی کتاب کے لئے ماسٹر زندہ کول اور اختر محی الدین کے بعد ایسا تیسرا اوارڈ تھا جو اُن کے ایک ابتدائی مجموعہ کلام 'نوروز صبا'' کو ملا تھا۔ اُنکی قریب قریب ہر شایع ہونے والی کتاب کے لئے مقامی کلچرل اکادمی نے اُنہیں مُتعدد انعامات سے نوازا۔ اُنہیں کشمیر سرکار نے اپنے سٹیٹ اوارڈ سے بھی نوازا۔ بعد میں اُنہیں ہندوستان کا سب سے گرانقدر اور بڑا ادبی انعام گیان پیٹھ

بھی عطا کیا گیا۔ جسکو دیسی نوبل پرائز قرار دیا جاتا ہے اور وہ نہ صرف اب تک اس اوارڈ سے سرفراز ہونے والے واحد کشمیری ادیب ہیں بلکہ موجودہ ادبی صورتِ حال کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ کشمیری ادب کو ایسے دوسرے اوارڈ کی تحصیل کے لئے مُدتِ مدید تک مُنتظر رہنا پڑیگا۔ حالانکہ کنڈ زبان کو اب تک ایسے ۹ سے زاید اوارڈ کی متاع حاصل ہوئی ہے اور ملیالم کو ۵۔ راہی صاحب کی وجاہت کشمیری زبان تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ وہ بہت عرصے تک ہندوستان کے واحد مرکزی سرکار کے رسالے "آج کل" کے بھی اعزازی مدیر نامزد کیئے گئے اور اِس پر اُنکا نام اس حیثیت سے چھپتا رہا۔ اس کے علاوہ وہ اب تک کے واحد کشمیری ادیب ہیں۔ جنہیں مرکزی ساھتیہ اکادمی کی فیلوشپ کا تمغہٴ امتیاز حاصل ہوا۔ اُنہیں پنجاب کی ادبی انجمنوں کے بھی اعزاز حاصل ہوئے مدھیہ پردیش کے ادب نواز دارالخلافہ بھوپال میں بھی اُن کی قدر افزایی کی گئی اور وہاں اُن کو جن اعزازات سے سنوارا گیا۔ اُنکی آگہی بہت کم کو ہے مگر وہ اُنکی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی نوشین کی تحویل میں ہیں اُمید ہے کہ جب کبھی وہ انکی نمائش کرینگی تو اُن کے قدردانوں کی آنکھیں اس سے خیرہ ہو جائینگی۔ کشمیر میں ایسی قابلِ ذکر ادبی تنظیم نہیں ہے جس نے اُن کی تعظیم میں اُنہیں اوارڈ نہیں دیئے۔ اعزازات کی بات پہلی آئی کہ ان کی اپنی عطا کے لئے اُن کی کتابیں ہمارے پاس پاس موجود ہیں۔ جن پر اب تک تھوڑا بہت لکھا گیا ہے لیکن میرے خیال میں برسوں آگے تک اِن پر بہت کچھ اور لکھا جائیگا۔ اعزازات تو ٹھیک ہیں لیکن اُنکا اصل امتیاز اور حاصل اُن کا تخلیقی اور تحقیقی سرمایہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ اُنہوں نے کشمیری شاعری کو بلاشُبہ ایک نئی حسیت اور ہئیت عطا کی۔ لیکن اُنہوں نے تنقید و تحقیق کو بھی ہمہ رنگ جامعیت بخشی۔ جس کی تفصیل

کا یہ موقع نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے زمانے میں 1950ء کے ارگرد کشمیر کلچرل کانگریس سے وابستہ ہونے کے بعد کشمیری شعر گوئی کرنے لگے۔ وہ اس ادارے کے رسالے "کونگ پوش" کی ادارت سے بھی مُنسلک رہے۔ ترقی پسند تحریک کا اُن پر گہرا اثر رہا۔ جسکی گواہی اُن کی ابتدائی نظموں سے ملتی ہے۔ اُنہوں نے بعد میں راقم کو، جس نے کبھی مارکسی خیالات کے فنون میں اطلاق کو تسلیم نہیں کیا۔ بتایا کہ اب بھی جب کچھ لکھتا ہوں تو دیکھتا ہوں۔ اس سے مارکسی افکار پر کوئی حرف نہ آئے۔ اُنکا شاہ کار مجموعہ کلام "سیاہ رود جرین منز" جسکا انگریزی عنوان اُنہوں نے خود کتاب میں under the Dark Down porus رکھا ہے۔ اور جسپر اُنہیں گیان پیٹھ اوارڈ ملا۔ 1997ء میں شایع ہوئی۔ اسکو اُسی سال ۲۲ ستمبر کو اُس وقت کے گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج جو گورنمنٹ زنانہ کالج امیرا کدل کے نواح میں واقع ہے میں ریلیز کیا گیا۔ اُس وقت کے وزیر تعلیم خواجہ عبدالقیوم آف چرار شریف اور کشمیر یونیورسٹی کے اُس زمانے کے وائیس چانسلر پروفیسر محمد یلیین قادری محفل کے مہمانان خصوصی تھے۔ پروفیسر نسیم شفائی (جو شاید اُس وقت ابھی زیرِ تعلیم تھیں) اس کی پیش کار Anchor تھیں۔ راہی صاحب اس سے قبل لگ بھگ نصف ماہ پہلے میرے غریب خانے پر تشریف لائے تھے۔ اُنہوں نے مجھے یہ کتاب دیتے ہوئے ارشاد کیا کہ کتاب ریلیز کرنے کی تقریب پر میں اس پر اپنے تحریری تاثرات پیش کروں۔ مجھ جیسا اُن کا شیدائی اس احساس کے باوجود کہ میں اس اعزاز کے لائق نہیں تھا۔ اُن کی فرمائیش کو کیسے ٹال سکتا تھا۔ میں نے مقالہ پڑھا جو چھپ تو چکا ہے مگر اس وقت میری دسترس سے باہر ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ یہ کتاب ایسی ہے جو کشمیری زبان کو نوبل

پرائیز کے قریب لاسکتی ہے۔ میں نے یہاں تک لکھا تھا کہ نوبل پرائیز دینے والے چونکہ کشمیری زبان نہیں سمجھ سکتے لہٰذا اسکو دنیا کا یہ بہت بڑا اوارڈ نہیں ملے گا لیکن میں نے نوبل پرائیز حاصل کرنے والی جتنی کتابوں کو پڑھا ہے۔ اُس کے پیش نظر میں اسے اُسی سطح کی دستاویز سمجھتا ہوں۔ ایسا ہوا نہیں۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد جب اسکو گیان پیٹھ اوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ تو مجھے اطمینان ہوا کہ میرا تجزیہ نہ تو غلط تھا اور نہ ہی مبالغہ بہرحال میرے بعد پروفیسر غلام رسول صاحب اور پروفیسر شفیع شوق نے کتاب پر اپنے تاثرات پیش کئے جن میں مجموعے کے مختلف گوشے روشن کے گئے تھے اور اسکو خوب سراہا گیا تھا۔

راہی صاحب کے زمانے میں کشمیری شاعری کو کم از کم تین اور بڑے صدائیں مہکا اور لہکا رہی تھیں۔ پنڈت دینا ناتھ نادم پروفیسر غلا نبی فراق اور محمد امین کامل۔ جن کے اپنے الگ رنگ خاص اُسلوب اور اچھی خوبیاں تھیں اور ظاہر ہے کہ شاعروں کی فطرت میں باہمی چشمک کا ہونا قدرتی ہوتا ہے۔ نادم صاحب نے کشمیر شعر گوئی پہلے شروع کی تھی اور اُن کے زبان پر عبور، اظہار کی روانی اور تخیل کی جولانی نے بہت جلد اپنا لوہا منوالیا یہاں تک کہ مہجور کشمیری نے اُنمیں اپنی جانشینی کے آثار پانے مجھے یاد ہے 1972 میں، میں جب کلچرل اکادمی اک ڈپٹی سکریٹری تھا جسکا دفتر شہید گنج میں واقع تھا۔ ہم نے رسالہ شیرازہ، کا نادم نمبر شایع کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہم نادم سے ابتداء کر کے بعد میں فراق اور راہی وغیرہ پر بھی ایسے نمبر شایع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے نادم کا پہلے اس لئے کہ وہ ان میں سب سے زیادہ سینئر تھے۔ عمر میں بھی شاعر کی حیثیت سے بھی۔ ہم نے اسکا اعلان کیا تو کچھ دنوں بعد راہی صاحب میرے پاس تشریف لائے۔ اُنکا دوسرے قلمکاروں کی

طرح اس دفتر میں آنا جانا رہتا تھا۔ لیکن آج وہ بڑے خشم کی حالت میں تھے اور اُنھوں نے نادم نمبر نکالنے کی ہماری مساعی پر زبردست احتجاج کرنا شروع کیا وہ اپنی رائے پر اس طرح ڈٹے رہے کہ میری اُنکو قائل کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم نے اس منصوبے کو ترک نہ کیا تو میں اس کے خلاف دستخطی مُہم چلاؤں گا۔ مجھے راہی صاحب کی طرح اُن کی خاطر بھی عزیز تھی۔ اس لئے میں شش و پنج میں پڑ گیا۔ اُدھر میرے خلاف مخالفوں کا لشکرِ جرار بھی گرم تھا۔ اس لئے میرا ارادہ کمزور بھی پڑنے لگا کیونکہ میں ایک اور فتنے کے برپا ہونے سے گھبراتا تھا میں نے اپنے ساتھیوں موتی لال ساقی۔ چمن لال چمن اور بشیر اختر سے مُشاورت کی اور یہطے پایا کہ منصوبے کو فی الحال ٹال دیا جائے۔ یہ پھر 1990 میں ہی رتھے چڑھ سکا جب میں اُس وقت حالات کی مجبوریوں میں کچھ مُستقل طور جموں ہجرت کر گیا۔ اور وہاں اِس قسم کے احتجاج کا اثر نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن اس سے بڑی عجیب بات یہ ہے راہی صاحب نے خود اپنے بارے میں نمبر نکالنے کی ہامی نہیں بھری اور نہ اسکے لئے کوئی آمادگی دِکھائی۔ حالانکہ اس کے لئے انکی اِجازت بار بار طلب کی جاتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کلچرل اکادمی نے بہت سے صغیر و کبیر کے بارے میں شیرازہ کے خاص نمبر شایع کئے ہیں۔ اکادمی کے مخزن میں ابھی تک کسی راہی نمبر کا توشہ نہیں ہے اور یہ کمی کھٹکتی ہے۔ راہی صاحب کے کلام کا تنقیدی جائزہ اس وقت مقصود نہیں ہے کہ یہ عرق ریزی اور طوالت دونوں کا تقاضا کرتا ہے لیکن ایک بات جو اندھیارے میں جگنو کی طرح چمکتی ہے۔ یہ ہے کہ راہی نے کشمیری شاعری کو رسول میر سے آگے لے کر دُنیا بھر کی سیر کرائی۔ رسول میر نے کشمیری شاعری کو عجم یعنی (orient) کی فضاؤں، صداؤں،

تشبیہات، استعارات اور مناظر سے سجایا۔ لیکن راہی نے کشمیری شاعری کا مغربی اور occident کی تقریباً جھوٹی بڑی زبانوں سے مصافحہ کرادیا۔ اُن کے یہاں پہلی بار ہمارا شمس فقیر اینگلو امریکن ایزرا پاونڈ سے ہاتھ ملاتا ہے اور ہماری ہی مال یونان کی ھیلن (آف ٹرائے) سے گلے ملتی ہے۔ راہی نے اپنے بڑے ہم عصر نادم کی طرح بہت سی اور تازہ اصناف میں طبع آزمائی نہیں کی لیکن اُس کے یہاں نئی ترکیبات اور سحر کاریوں اور معنی خیزیوں کے پرندے چہچہاتے ہیں۔ نادم نے ہماری شاعری میں سچی اور ادبی کشمیریت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ اسکی مقامیت اور ٹھیٹھ زبان کو اُبھارا میرے خیال میں راہی اور نادم کے درمیان یہ فرق ہے کہ راہی کا تخیل عمودی vertical سمت میں ہوتا ہے اور نادم کا اُفقی Horizontal اور نادم اپنی زمین سے جُڑا رہتا ہے اور اُس کے اشعار میں کشمیر کی مٹی کی سوندھی سوندھی مہک موجود ہے اُس نے شاعری زبان کو کشمیر کی رعنائیوں سے شرابور کر دیا۔ اسی لئے راقم اُن کو دوسرے ہم عصروں سے زیادہ کشمیر نواز کشمیری پسند اور خالص کشمیری سمجھتا ہے۔ اُس نے کشمیری زبان کے پہلی بار آپیرا opera لکھے اس کے ساینٹ لکھے۔ اور دوسری اصناف کے طاؤس رقص آمادہ کیے۔ لیکن وہ بھی راہی کی سلیقہ مندی اور اسلوب نوازی کا قدر شناس تھا۔ وہ خود اپنی ایک نظم میں کہتا ہے۔ میہ چھم راہین شار ٹاٹھی (مجھے راہی کے اشعار دل کو لگتے ہیں۔) لیکن افسوس وہ راہی کی سب سے زیادہ بلیغ شعری کتاب 'سیاہ رودہ جرین، کو دیکھ نہ سکا کہ وہ اس کی اشاعت سے سات آٹھ سال قبل ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کر چکا تھا۔ جو کچھ بھی ہو وہ اپنی گونا گوں خوبیوں کی وجہ سے راہی، کامل اور فراق کے ساتھ کشمیری زبان کے اگر سر کردہ نہیں تو بھی سب سے قد آور سخنوروں میں شمار کئے

جاتے رہیں گے۔

راہی صاحب کی نقادانہ بصیرت کے مجھے چند واقعات یاد آرہے ہیں۔ کشمیری سامعین ہمارے شاندار سخن گو رحمان ڈار کا شش رنگ صدی بھر سے سُنتے آئے ہیں اور جب تک کشمیری زبان رہیگی اسکو سُنتے رہیں گے۔ اسکو عام طور کچھ دوسرے کشمیری گیتوں کی طرح ایک میٹھا نغمہ سمجھا جاتا تھا۔ جب بیسویں صدی کے نصف آخر میں مشہور کشمیری گلوکار غلام احمد صوفی نے۔۔۔ اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک خاص طرز میں گایا۔ تو سب سے پہلے راہی صاحب نے اس پر ایک پُر مغز مقالہ لکھ کر شائع کرایا۔ جسمیں اسکی نغمگی اور رسیلے پن کے ساتھ اس کی فنی پختگی، اس کی معنوی تہہ داری، اس کے جنسی Erotic تلازموں اور اس کی خاص لفظی فصاحت کو دریافت کیا تو اُس کے نتیجے میں اسکو کشمیری ادب کے چند سب سے اچھے بے مثال شاہکاروں میں لگ بھگ سرفہرست قرار دیا گیا یہ ایک ایسی مثال بن گیا۔ جیسے انگریزی ادب میں کولرج کی کچھ نظمیں قرار دی جاتی ہیں۔ اس کا ایسا اثر ہوا کہ بہت سے ادیبوں نے جن میں یہ فقیرِ حقیر بھی شامل ہے۔ اسپر مضامین لکھے اور اپنے اپنے انداز سے اس کے رنگا رنگ پہلوؤں کو آشکار کیا اور اس طرح راہی صاحب کا نورِ بصیرت عام ہوگیا۔ اسی طرح اُنہوں نے کشمیری ادب کی چاسر یعنی لل دید کیبعض واکھوں کی عام روش سے ہٹ کر تشریح و تفسیر کی۔ اور اس کے بعض انوکھے اور نرالے مفاہیم اور طرزِ ادا کی کھوج کی راہی کو علم وعروض کا بھی گہرا عرفان تھا۔ میرے خیال میں میر غلام رسول نازکی کے علاوہ کوئی دوسرا کشمیری سخن ور اس کمال میں اُن کے پاس نہیں بھٹک سکتا۔ وہ نادم اور کامل جیسے بڑے شعراء کے کچھ چیدہ اشعار کی اس طرح تقطیع کرتے کہ واقعی اُن کے وزن کا سُقم اور بحر کی

لاپروائی سامنے آجاتی۔اس سلسلے میں اُن کی ایک کتاب بھی اُن کی اس نکتہ شناسی کا ماجرا بیان کرتی ہے۔ جو کشمیری شاعری کے خاص عروض کے منظر کو بھی اُبھارتی ہے۔راہی نے کشمیری میں نظم کی پرداخت کی اور اسکو عالمی سطح پر لانے کی سعی کی۔ یہ کشمیری مزاج کو کتنا راس آیا اور کس قدر غیریت کے انداز رکھتا ہے اسپر بڑی طویل بحث کی جاسکتی ہے۔اگرچہ کسی قدر مُبہم شاعری کے نمونے یہاں دوسرے شاعروں کے علاوہ سوچھ کرال کے دوپیٚومے بالہ یارس یٲرِ لاگو' کے یہاں بھی ملتے ہیں۔لیکن ابہام کوشعری جذبے کا ذریعہ اظہار بنانے کا کام راہی نے ہی مکمل کیا۔اُسکی اکثر نظمیں عام قاری اور کچھ سُلجھے ہوئے پڑھنے والوں کے لئے اب بھی مُبہم ہیں اور شائد بہت مُدت تک اُسی زمرے میں رہیں گی۔ان میں مشرقی اور مغربی طرز کلام کو اس طرح گوندھا گیا ہے کہ قاری بڑی حد تک confuse ہوجاتا ہے۔یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ راہی اپنے وقت سے ذرا پہلے کا شاعر تھا اور شاید ہمارے آنے والے قاری اُس سے زیادہ محظوظ ہونگے۔

راہی کی ایک اور خصوصیت مُتعدد اصنافِ سخن پر اُن کی گرفت تھی۔اُنہوں نے کشمیر یونیوسٹی کا ترانہ لکھا۔وہ ایک ایسا جمالیاتی اور تواریخی بیانیہ ہے کہ اُس کو سُن کر کشمیر کے قدرتی رُوپ سروپ کے علاوہ اس کے مشاہیر کا ذکر کچھ اس برجستہ انداز سے کرلیا گیا ہے کہ سُننے والے کا سر فخر سے تن جاتا ہے۔علی گڈھ یونیورسٹی جیسی قدیم اور عظیم یونیورسٹی کا ترانہ لکھنو کے شاعر اسرارالحق مجاز نے لکھا ہے اور خوب لکھا ہے اور اس کی اہلِ نظر نے توصیف بھی کی ہے۔لیکن میں اپنی کم مائیگی کا احساس کرنے کے باوجود وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ راہی کا ترانہ مجاز کے ترانے پر بازی لے جاتا ہے۔کہ میں نے دونوں ترانے بار بار سُنے ہیں۔اسی طرح راہی صاحب

نے کشمیری زبان کا بھی ایک پیارا سا نغمہ لکھا ہے۔ جسمیں ہمارے عظیم شہنشاہ للتادت اور رسول میر کی کونگی کا بھی برجستگی سے ذکر موجود ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایسے ترانے لکھنے کی استعداد کسی دوسرے کشمیری شاعر میں نہیں تھی۔ انمیں نغمگی بھی ہے رعنائی بھی اور حبِ وطن کی گہرائی بھی۔

جیسا کہ راقم پہلے لکھ چکا ہے کہ راہی اپنے وقت سے بہت آگے تھا اسکی کچھ غزلیں عوام پسندی کی سند بھی حاصل کرچکی ہیں۔ لیکن مجموعی طور وہ اُردو کے مرزا غالب کی طرح طبقہ خواص میں رہتا ہے اور اُس کے متعلق اُردو کے میر تقی میر کا یہ شعر اعتماد و اعتبار کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شعر میرے ہیں گو خواص پسند　　　پر مجھے گفتگو عوام سے ہے



حواشی

۱) وستوروَن۔ ترال کے راستے میں کشمیر کا ایک ایسا بلند پہاڑی ٹیلہ ہے جو کسی پہاڑی سلسلے کا حصہ نہیں ہے۔ یہ ایک الگ تھلگ پہاڑ ہے۔ جسمیں جنگل بھی ہے۔ نادر و نایاب جڑی بوٹیاں بھی ہیں اور خاص قسم کے چرند و پرند بھی۔ اسکی انفرادیت اس کا الگاؤ ہے۔ اور کشمیری شاعری میں راہی کی شاعری کا کچھ ایسا ہی ماجرا ہے۔ سب سے الگ اور اپنی خاص شناخت ظاہر کرتے ہوئے جس کا اپنا الگ وجود ہے۔

شاعرٲنہ کسب وکمالُک جٹھادھاری

یمین الدین امیر خسروؒ
گنگا جمنی تہذیبک أہرہ بل

کشیر نیبر یمو عظمتہ والیو ادیبو تہ شاعرو کاشرین اخصتے تہنزہ زبانہ ہندہ وجوڈک نشان کھُلہ ڈلہ پأٹھی رژھرود تہ خطأوتھ تھو تمن منز چھ حضرت امیر خسرو (1353-1425) سرِس۔ از قریبن نوشیتھ وری برونہہ چھ تمو ہندوستان چین بجن زبانن گریند کران کأشریُک ذِکرتہِ کوٚرمُت تہ سوتہِ تہندِس ڈیکس پیٹھ یہ مشہور گنڈتی چھ ییمہ آیہٕ

سندھی و لاہوری و کشمیری و کبر
دھور سمندری ، تلنگی و گُجر
معبری و گوری و تلنگی و بنگال و اودھ
دہلی و پیرامنش اندر ہمہ حد
این ھمہ ہند ویست زِ ایامِ کہُن
کاہمہ بہ کارست و بہ ہر گونہ سُخن

یہ اوس سُہ زمانہ یُیلہ کشیر اکھ الگ تہ خودمختار ملک أس۔ مگر توتہ پییہ خسروس

اتھ پتھ نظر۔ یہ چھ پانے ہاوان زکشیرِ ہنزِ روایتی خوبصورتی سیت ستی اوس امکہ لِسانی تھزرک تہ بجُرک تہ شوہرہ ہندوستانس منز تتہ تہ اوس امیوک پوت آلووزان تہٕ گریزان۔ کمال چھ زخسرو چھ پنجابی ہشہ سانہ کھوتہ بجہِ اگرچہ کانٛسہ زبانٛی لاہوری ونان۔ تہ کیازہ لفظِ پنجاب آورامہ پتہ واریاہ کالہٕ بارسس۔ اتھ جایہ چھ خسرو سُند اکھ بیاکھ اعجاز تہ ووتلان تم چھ ہندوی کس سایانس تل ہندوستان چنن سارنے زبانن انان۔ تمن دوہن ہرگاہ اتہ پتھ کانہہ سیلانی بیترہ یورٕیٔہ ہے۔ سُہ تہ اوس یمن ہندوی، چہ ترکیبہ ستی زانان تہ پرزناوان۔ ہندویک، دویم مفہوم چھ بقول عبدالستار رودلوی خسرونہِ اتھ گنڈتی منز تہ باونہ آمُت۔ پننہ کتابہِ "نہ سپہر" س منز چھ خسرو بیاکھا اکھ عجیب دعویٰ کران "سنسکرت چھ فارسی کھوتہ بڈ مگر عربی کھوتہ واریاہ لوٚکٹ زبان۔ تہند پنن قول چھُ تسند سے شارس یمہ انمانہ۔

آں است زبانے دردری

ازعربی کمتر و برتر از دری

خبر خسروس اوسا یہ عرفان زفارسی تہ سنسکرت چھ اکے تھرہ ہینزن دون لنجن ہند پوش یمن تلہ کنہ کُنے مول چھُ۔

خسرو چھ سُہ سرودآگر یمہ منزِ لِسانی جویہ یکہ وٹہ روان سپزہ یمن پتہ اُردو تہ ہندی ناوٗ پیہ۔ یمن اگرچہ مُرمایہ سیٹھاہ حدس تام کُنے چھ مگر یمن بھتین ہندی مکھوٹہ یعنی Mask بیون بیون لاگتھ وو پرازی ہیوندروپ آپراونہ آمت چھُ۔ تہ زن گو یمن گے زِہ الگ الگ رسمِ خط اگادہ کرنہ خیرزبانن ہندس اتھ وند منزس آیہ راقم سنز اصل کتھ لتھِ ناونہ، یمہ مضمونک اصل مقصد چھُ کاشرس پرن وأرلس یہ ونن زِہندوستان کین عظیم ترین ثقافتی وتہ ہاو کین منز کُس رُتبہ چھ حضرت امیر خسروس۔

ریشی وال میکین لیچھ رامائن تہ ریشی ویاسن مہابھارت۔ یمن ہُند دھارمک تھزرتالہ پیٹھہ مگر یم چھہ زِ بڈ ادبی شاہکار تہ شاندارکاویہ (Epic) تہِ یمن ہندیم زِ پاس چھہ واریاہ انز رتہ گنز رنہ آمتی۔ تامل زبانی ہند ہُند کاویہ ''تھیروکورل'' تہ چھُ ہندوستان ادبہ کہ کلاسیک ردیک اکھ پزٕ زول وُن تارُکھ۔

یتھے کنٕز اوڈیہ زبانی ہُند ''گیت وندا'' تہ چھُ یتھے ھیتو نیہ کرُون تارُکھ تھی ہیوٚک بیہ شہکار چھہ سنسکرت۔ ملیالم تہ تلنگی بیترہ زبانن منز تہ تم چھہ تتے حسابہ گنز رنہ آمتی۔ امیر خسرو تہ چھہ برابر امے آکاش گنگایہ ہیوند اکھ گاشہ تارُکھ مگر امس چھنہ امہ عنوانہ تہ وُچھنہ داپھنہ یوان تہ نہ مُجراد نہ یوان۔ از کل کس ہندوستانس منز چھُ فارسیس ژُوٚ پینڈل کرنہ آمُت اتھ منز چھ تھف ٹُلناونہ خاطرِ بس اکھ زہ صدارتی اوارڈ یوان دِنہ مگر امیر خسرو سندہ زمانہ ییمہ آیہ امہ کم از کم سورے شُمالی ہندوستان پانہ نوومُت تہ آورومُت اوس۔ سُہ دور چھ لوسمُت تہ اکھ یادگار بنیومُت توے چھ أزکس ہندوستانس یہ سونہ سُند گہنہ مشتھ گومت یا چھ اتھ لہنون کل دنہ یوان شاید زأنتھ مأنتھ توے چھ زن تہ اتھ زن کھے لجمٕژ یہ زن سونہ وسں لگن چھنہ۔ مگر تمہ سمیت ماگژھہ امیر خسرو سُند تھدہ تھود قد و قامت ژھوٚٹ تہٕ کوتاہ کالیداسس براہِ راست پرن وألی کأتیاہ چھہ دوٚنی۔ مگر تسنٕز ادبی تاجداری ماگژھیہ امہ ہت تھامہ۔ یہے باش چھ خسروسٕنز تہ۔ تمی لیوکھ تمہ وقتہ چہ دربأری تہ کلاسیکی زبأنی فارسیس منز۔ مگر سُہ اوس اکھ پوختہ تہ ڈاڈہ ہندوستانی مُحب الوطن تہ وطن نوازی أس تس رگہ رگہ منز دوران دَوان عظمت چھہِ سبٹھاہ کم زنمس یوان تہ پتہ پرِ یتھان تہ پوٚٹھان۔ مگر یُس اکہ لٹہ اتھ تھزرس ووت تس ہیکہ نہ کانہہ پتہ پتھر وألتھ۔ از چھ یونانی زبانہ شمارہ تہ مقدارہ کنٕز واریاہ تیٚز گومُت مگر ہومر تہ تسنٕز oddesi ہیکہ نہ کانہہ پننہ تھزرِ پٹھ وألتھ۔ سُہ

روزِ ہمیشہ اکس عاد سند پاٹھی تھودتہ تسنز اوڈیلی روزِہر ہمیشہ شاداب تہ سرسبز۔

میٔہ چھ پڑھ زاٗسی ہیکہ ہون خسرو عظمت چہ تھی تندلہ منز تھوتھ۔ یتھ منز ریشی والیکی۔ ریشی ویدویاس۔ ریشی تُلسی داس تھیرو کورل تہٕ گیت گووندکی شاعر تھاٗوتھ ہیکہ ہوک۔ کشیرہ ہُند کلھن تہ بلھن تہ سوم دیو تہٕ کھمند اختے کیرالہ ہُک وشنوگپت چانکیہ بیترِ تام شامل کرِتھ اسہ کاٗشرِ ن چھہ خسرو سُند ناوٗ ہینہٕ ستی پنہ نیو عظیم ترین فرزندو منزا کھ نُند ریوشؒ تہٕ یاد پیوان۔ نند ریوشؒ اوس پیرن ہیوند پیر۔ مگر امیر خسرو اوس اکس پایہ بڈس پیرہ سُند ژاٹھ۔ مگر نندریوشؒ اوس اکھ بوڈ سوخنورتہٕ شاعِر تہ۔ تمی گرکاٗشرِس منز کاٗتھن نوی صنفِ سخن تہ شارہ زاٗ ژن ھیونہ دسلاب۔ امیر خسرو ن تہ کور تہ بلکہِ دون نوبن زبانن ھنز تھل تہ رُون۔ یم از ہندوستانس تہ پاکستانس منز پنہ تھزرہ تہٕ کھجرہٕ ستی دُھم تہ طلاطم چھ تُلان۔ اسی چھ از تہ دِلہ گژھت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سنز درگاہِ منز حاضری دِنہ برونہہ امیر خسرو سنزہ قبرِ پیٹھ فاتحہ پران تہ پتہ اندرہ اولیا سندس دربارس منز قوالی بوزان۔ یمیوک اختراعی دس پانے امیر خسرو ن تُلمت اوس تہ تس اوس اتھ منز پنہ نس مُعزز پیر سُند آشیر واد تہ اتھ واس تہ شامل۔ امیر خسرو چھ فارسی کیو عظیم ترین شاعرن لرہ لوٗر۔ تس چھ فارسکی ادب نواز تہ ادب شناس لولہ متہ لائے کران۔ تس پتہ ینہ واٗلی عظیم شاعر مرزا اسد اللہ خان غالبؔ اوس تھیکہ ناوان تعلّی کران۔

فارسی بین تا کہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ
بگذر از مجموعہ اُردو کہ بیرنگِ من است

مگر تس پڑھنہ ایرانہ واٗلی مُجر ہے دوان۔ پانہ فارسیک عظیم شاعر علامہ اِقبال چھ یتھ اندازس منز خسرو سنز لامثالی تہ لازوالی ھیوند نغمہ تُلان۔

رہے نہ ایبک وغوری کے معرکے باقی
مگر ہے تازہ وشاداب نغمۂ خسرو

پزرتہ چھ یی۔ خسرون گرشئین ستن بادشاہن ھنز حاشیہ برادری مگراز چھُ خالے کانسہ تمن بادشاہن ھیوند ناؤ تہ یاد مگر خسرو چھک مدرلے تراوِتھ پننہ ناز برادری پیٹھ مجبور کرناوان۔

قیمت خود ہردو عالم گفتہ ای
نرخ بالا کن کہ ارزانی ھنوز

سُہ اوس اکس تُرک امیر سُند اولاد مگر موج اُسیس ھندوستانی۔ پانہ اوس سُہ پاسہ تہ گنٹل ہندوستانی۔ بلکہ فارسی زبانی تام کوٗرتمی ہندوستانی مُل مایہ۔ پانس متعلق کتھ پاٹھ چھ ھکہ سان تھیکہ ناوان تہ پننہ اصل قومیتگ پے پتہ دِوان۔

سخن بشنو مگر از بندہ خسرو
جہاں چوں او سُخن گویی نہ دارد
چو من طوطیٔ ہندم از راست پُرسی
زمن ہندوی پُرس تا نغز گویم

(بہ چھُس اصلی ہندوستانک طوطہ پوزے بوز یو میہ گرٹھ یہ پر۔ تھ وزہ ہندوی سے منز فرمایش کرُنی۔ یُتھ بہ طوطہ ہیوٗ تہ رُتے رُت بولہ۔)

خسرو پسندی تہ خسروی نوازی ہند یہ اعتراف چھُس بہ خاکسا پننہ عاجزی ہُند اکھ بوڈ ناز مانان زیٔلہ 1980 منز حکومتِ ہندوستانن امیر خسروسنز شش صد سالہ برسی مناونہ خاطرہ اکھ یادگاری کمیٹی بناوٕ۔ تتھ منز آوٗ شوٗ ٹھس تہ مرکزی کمیٹی ھیوند اکھ رُکن بناونک دستارِ فضیلت گنڈنہ۔ اتھ کمیٹی اُس مشہور اُردو ادیب، شُعلہ بار اُردو

مُقررتہ رسالہ آئینہ، ھکِہ مدیہ ظ۔انصاری صدر۔تمن دوہن آسہ ملکہ کین مختلف شہرن منزامہ چہ تقریبہ تہ عُرس مناونہ یوان۔یمن منز باضے یہ حقیر بندہ تہ موجود اوس آسان۔تمن دوہن چھ میٔہ وُچھمت زیمن شہرن منز کأتیاہ عاشق تہ قدردان چھ خسروسندی موجود تہ یلہِ تہند کلام قوألی یا بیہ کُنہ اندازس منز گیونہ اوس یوان۔بوزن وألی کتھ ءکنٕز أسس وولنس یوان تہ وجد کران تمنے دوہن آیہ مشہور فلمساز تہ ادب نواز تہ ''اُمراؤ جان ادا'' پکچرھندک پروڈیوسر مظفرعلی اتھ وجدس منزالنہ ولنہ تہ پتہ رودسہ واریاہس کالس اکس ٹیلی وژن چینلہ پٹھ۔''جہانِ خسروٗ'' ناوک مشہورومعروف پروگرام پیش کران۔اتھ پروگرامس منز ملککی بڈی بڈی خسروشناس انٹرویون منز خسروپسندی ہُند حال احوال بیان کران تہ پتہ مُلککی بڈبڈی گلوکار۔موسیقار۔یمن منزواریاہ خاتونہ تہ شامل آسان آسہ۔خسروسُند کلامہ الگ الگ اندازہ پیش کرتھ بوزن والین لے یہ انان تہ تمبلہ ٹلناوان اُسی۔یمن پروگرامن منز اُسی خاص پأٹھی خسروسنزے اختراع کرمژ قوالی تہ گیونہ یوان یوسہ بوزن والین سوزس انان تہ یہ دیزہ تہ ژناوان اُس۔خسروسند کلام چھُہ از تہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ سندہ درگاہ علاوہ حضرت خواجہ معین الدین چستیؒ سنزہ اجمیر درگاہ منز تہ سارووے کھوتہ اعلیٰ سیتھرس پٹھ پیش کرہ نہ یوان۔ہندوستانک کانہہ قوال طایفہ چھُنہ سُہ یُس نہ خسرو سندس کلامس ژھاران گاران تہ پتہ وایان گایان چھُ۔خسرو چھ ہندوستانکین ادب نوازن ہنزن رگن تام سیتار بناوان۔یُس تسندے اختراع کورمُت ساز چھہ۔ حأرانی چھ زِ خسروس ہیوٚس بسیار پاسل ہمہ رنگ عظیم شخصیتس چھُنہ ونہ ہندوستانی Pantheon کس بڈس مارکس منز سُہ درجہ عطا کرنہ کرمُت۔عیسیوک سُہ حقدارے یوت چھُنہ بلکہ پیدایشی حصہ دار چھ از کہ ہندوستانکین ہندوتا پیش کارن

ہُند ورتاوٗ چھ قابل فہم زتم چھ کاٗنسہ ہندِ Contribution چہ بجرہ برونہہ گوڈہ تسند ناوٗ تہ وچھان مگر یم صاحب خسروسُندی قبیلہ کرانکو تہ چھُ تمن تہِ چھامہ گاش بینار کہ گاشُک ،راشک تھزرتہ بجرُک پیمانہ سر کرنہ وزہ اتھن تہ اونجن وائے یوان۔اتھ ہیکہ کینژھاہ تہنزہ پننی کمی کوتاہی وجہ اُستھ مگر بیا کھ کتھ چھ زیادہ ٹاکارہ۔سُہ گے تہُند پنُن احساسِ کمتری۔نتہ ونی تو خسروسُند مال متاع کوتاہ ڈیکبل تہ شُہ کونجل چھ۔خسرو چھ اکھ شاندار شاعر۔اکھ باوقار مورّخ۔اکھ بے مثال عوامی یعنی folk آرٹسٹ یا Oralist ۔سُہ چھُ اکھ موسیقی دان بلکہ موسیقار تہ۔یم واریاہ راگ تہ چھہ آدنے وزناوٕمتی۔سُہ چھُ اکھ گلوکار یسنزن میچھ لین ھندی قدروان صرف پادشاہے یوت اُسنہ بلکہ یمن ہند عاشق درویش۔قلندرو فقیر ولی تہِ۔خسرو ون چھہ موسیقی ہند کینہہ نووِ مقام تہ راگ اختراع کرمتی۔یمن منز کینہہ کشیر ہنز شاندار کلاسیکی موسیقی منز تہ موجود چھ۔(اتھ چھ عام خام صوفیانہ موسیقی تہِ ونان)۔خسرون چھ موسیقی ہند واریاہہ اوزار (Instruments) تہ وضع کرمت۔ستار گواٗستے۔یموکور طبلہ تہ ایجاد۔یُس از تہ ہندوستانی موسیقی تہ ڈُم ڈُم وایان چھُ تہ سوز وزہ ناوان چھُ۔امہ برونہہ اوس ہندوسانی موسیقی منز اکوے آلہ یعنی پکھاوج اتھ ژیٹھ رچھان۔مگر خسرون بنوودون اوزارن ہیوند طبلہ (طبلہ چھ دراصل عربی لفظ 'طبل' لُک اولاد)۔ تہ یمن دوٗن پیٹھ چھ وائن وول راگن ہُند پورہ زیروبم تہ نزاکت تہ نفاست ھیکان وُزہناوٕتھ تہ ادہ گیوٚناوٕتھ ____ بہرحال۔تسند دیوت چھ ہندوستانی ادبیاتس یوت ز تتھ شُمار کرن گواسمان چہ گنہ تارکھ مالہ ہنز گریند گنزراونی۔سارو ے کھوتہ بڈ کتھ چھ یہ تمی تراوٕ تتھ مُشترکہ تہذیبس بنیاد یُس از ساس وری برونہہ ہیوٚ وجودس منز آوٕ تہ یُس از صرف ہندوستانچین دوٚسن دیوارن منزے یوت ژونبتھ چھُنہ ،بلکہ یُس سارے

برصغیرس منز گرایہ ماران تہ جٔہ جوش پأداہ کران چھُ۔

اسہ کأشرِ ہندن خاطرہ چھ خسروز یادے ویٚد تہ پیوٚد باسان مثلأیہ چھہ تو اِکس گُجرانہ، یوسہ یتھ وقتس منزِ تہ سانین کنجہ گامن منز نظرہ گژھان چھ ہیوٚند یہ لفظی تصویر تہ تسندی خاص آلو نچھ ناوان۔ ع

گُجری کہ تو در لطافت چُو مہی   آں دیگِ دہی برسرِ تو چترِ شہی
از ہر دولبت قند شکری ریزد   ہرگاہ کہ بہ گویی و دہی لیہو دہی

یہ فارسی عبارت چھ تیتھ سہل تہ سرل زکانہ تہ پورٕمُت لیو کھمُت کأشر ہیکہ اتھ ترجمہ بوزنہ ورائی معنہ بوزِتھ تہ اُخری زلفظ چھ اُردو ر ہندیس منز۔ بیاکھ یژھے ہش گنڈتی چھ کأشرِ ہن امہ کھوتہ زیادہ ویہ ونی تہ شاید تمے یوت چھ امکی کینہہ حصہ از تہ ونا ن ڈنان۔

رفتم بہ تماشایی لبِ جوے   دیدم بہ لبِ آب زن ہنودیے
گفتم صنما بہایی زُلفت چہ بود   فریاد برآورد کہ دُر دُر موے

(بہ گوس اکس کولہ بٹھس پیٹھ تماشہ وُچھنہ   تہ وُچھم اکھ ہنز یاینز آب بران
منیہ پُز وژھس ہتہ بی چانہ زلفک مول کوت چھ   اور وونن گراڈ کرتھ کہ اکس اکس
مس والس اکھا اکھ موختہ پھول)

خسروسند کمالِ سخن چھ زاتھ مصرعس چھ اتھ بالکل ژٕہ متضاد معنی یعنی دُر دُر مدیئے گو ہندیس منزِ ہتا ہیا۔ تہ دُور دُر چھ اُسی کأنسہ ہونس ونان یعنی گژھ دفع۔ دور

گژھ کولہ خرہ شیطانہ یہ چھ امیوک لفظی ترجمہ۔ مگر اتھ چھ زہ ژٕ سیتھری۔ تہ بیہ دوٚیمس حصس منز فریاد لفظ چھ اتھ منز بدلے بارو دِوان۔ یعنی یٔیلہ میتہ زُلفک قمت پروژھ پر۔ تھ باحیا زنانہ ھندی پاٹھی وِدن تمہ میہ ''ھتا دفع گژھ تہ دٕرٕ درٕ کورنم''۔ اسہ سارنے چھ پتاہ زدرٕ درٕ چھ اسی ہونس کران (یعنی دور گژھ دفع گژھ) میانہ خیالہ چھا زیہ صرف کاشرس منزے یوت ونان تہ توے چھ خسرو اسہ ازتہ نکھ تہ لرِ لور۔

خسرو اوس پزی اکھ Genius تسنز اصل شاعری چھ فارسی زبانی منز یوسہ تتھ وقتس تہ تمہ پتہ تہ ستھ اُٹھ شتھ وری تام برصغیرچ سرکاری زبان اُس۔ تسند کلامچ اصل گوج ژھوا اسی پتہ پہن۔ فی الحال کرہ بہ یتھ جایہ تسند صرف اکوے مصرع پیش۔ یمہ ستی اکھ سرسری اندازہ گژھ زتسند شاعرانہ حِس کوتاہ تیز تہ بیدار اوس۔

شبانِ ہجران دراز چو زلف وروزِ وصلش چو عمر کوتاہ

(چانہ جدایی ہندی شب چھ چانہ زُلفہِ کھوتہ زیادہ زیٹھی مگر چانہ

وصلک دوہ چھُ انسانی وأنسہ ہندہ کھوتہ ژھوٚٹ تہ کم)

نوکتہ دان زانن زٕ زیچھرکی تہ ژھوچرکی یم پرمانہ چھ عام مگر ستی چھ واریاہ فصیح تہ بلیغ۔

یہ عام زیچھر تہ ژھوچر۔ تہ چھِ اکھ نفسیاتی کیفیت۔ اگر معشوقس ستی وریہ وادن تہ ہموسہ باسہ بس کینہ ژھیہ تہ انسانی عمر چھا مے پرمانہ کنہ ژھوٚٹ تہ کوتاہ خسرو رود تروستہ ستن (73) وری ین۔ تھ بتلہ پتھ بولان چان تہ پکان ٹکان مگر حیرت چھ زہ اتھ عمرہ منز کتھ کنہ رودسہ پانژن شین بادشہن رنژناوان تہ خوش تھاوان۔ پننی ذاتی کھری کاسان تہ برونہہ پکان تہ یوتاہ قلم چلاوان۔ یم چھا سہ لوکٹین لوکن خبر گژھتین ہتن

ورٕ ین ھیوندادٕ ذوقہٕ باسان تہٕ خبر گٔژھن قلمن ھیوند چھونٔی۔ یو ہے گواکس عہد ساز انسان سُند تھزر تہٕ زیچھر۔ تٔمؠ لیکھہٕ بڈٕ ژٹھی غزل۔ تمہٕ کھوتہٕ زیچھہٕ مثنوی یہٕ تہٕ قصیدے یوت۔ تٔمؠ لیچھ انسانی کسہٕ ہنزہ کھوتہٕ لوکچہٕ پریشہٕ بیترہ تہٕ۔ مگر یمن منز تہٕ چھ تسندہ ادبی ایجاز ک تہٕ اختصارٕ ک کمال چمکہٕ تراوان۔

جل کر بنے جل میں رہے آنکھوں دیکھا خسرو کہے

تہٕ گوکرٕزل ____ یعنہ زٲلتھ آسہٕ مگر توتہٕ روزہ آبس منزے۔ خسرو چھ یہ پانہ وُچھت ونان۔ تہٕ اتھی وچھنس منز چھ یہ پزر تہٕ ڈنب زیہ یعنی کرٕزل (کاجل) چھ اچھ نے منز روزنہ خاطرہ بناونہ یوان یوس آبے آب آسان چھ تھے، کٔنہ وچھتو سائنس تاپس، یتھ اُس ہردس تہٕ سونتس توشان توشان بیہان چھُ۔ کتھہٕ کٔنہ چھ خسرو تژراوان تہٕ نپہٕ ناوان۔

نر سے پیدا ہوئے نار ہرکوئی اس سے رکھے پیار

سارا زمانہ اُسکو کھاوے خسرو پیٹ میں وہ نہ جاے

مصرعن ہندٕ ن دوٕن معنین منز چھ کتھ بیون۔ مگر یہ ذکر یمہٕ آیہٕ خسرو ون چھ کورمت۔ تمہٕ تلہٕ چھ باسن زن تہٕ چھ کشیرہ ہنزے کتھ کران ''ہرکوئی رکھے اس سے پیار'' تہٕ چھ کأشرے یوت کران۔ ''ہورٕ چھیو کنہ تہٕ کترہ یہٕ پأرٕک وولو تاپلیو''۔ دلہٕ منز چھ تاپس منز کٔ دزان تہٕ گوڈن منز اژان تہٕ کس کرہ تتھ۔ یتھ ھیو پیار دویمس مصرعس منز چھُ خسروسنٛد کسبک بیاکھ کمال۔ یعنی تسنزہ کتھ ہرکوئی اُس کو کھائے۔ مگر کھینہ باوجود چھنہ سہٕ یڈ منز لبنہ یوان۔ فارسی زبأنی منز چھ غزلک سند تھاون وول بأنی سعدی شیرازی مانہ یوان مگر امیر خسرون تہٕ جُرٕ اتھ گژھہ کھٹس تتھ نقش نگار تہٕ طلسمات زسہ چھ واریاہ ن ایران کین غزل گوین ہندٕہ کھوتہٕ بوڈنے تہٕ مگر تمن

ہندین نکھس ستۍ نکھہ رلاوِتھ ھیکان سُہ چھ پانہ ونان۔

غزل راچناں جلوہ دادم بکام کہ بستم غزالانِ صحرا اتمام

(غزلس دژمیٚہ سوشکل زِ جنگلکی سأرے ہانگل آیہ میانہ آلو چہ رزہ منزولنہ)

اتھ مصرعس منز چھُ 'غزل' تہ ''غزال'' سُند لفظی ہشر تہٕ محسوس کرنک چیز خسرو سندس سارے غزلہ سمسار پھیرُن چھ واریاہ زیوٹھ اگرچہ میوٗٹھ سفر۔ چھنا صلح زاسی کرو۔ یتھ جایہ کینژ نے کونگہ تیٚہن ہندا کھاسبند سوز تیار۔

بیاو بندِ قبا باز کُن دمے بہ نشین | کہ عشق بر دلِ من چوں قبائی تو تنگ است

وڈ لو دماہ کر پنہ نس پوشاکس ڈیجر | میانس دلس چھنا عشق چانہ پوشاکو پاتھ ژھوٹھ گومت



روز شد کہ دِلم رفت ودراں زلف بہ ماند | یارب آں یوسف گُم گشتہ بزنداں چوں است

دوہا گوز میون دل ووٗتھ تہ بیوٹھ تسند ین زُلفن منز | خدایہ میانیا ایہ رودمت یوسف کیاز چھ زنداتس اندر



ہر دو عالم قیمت خود گُفتہ ای | نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز

دپان چھُک زمیون قیمت چھِ دوشوے عالم | ہے۔ زرا کردریہ چھک واریاہ سروگ بکنان



دور دور از آفتابِ روے اومی سوختم | گشت جاں آسودہ، چوں درسایہ گیسو شُدم

تسندس آفتاب رویس دورے وچھان گوس بہ ڈزتھ | مگر یتھے تسند ین زلفن ہندس سایس تل آس بہ گوس ٹھیک



ایں منم یارب کہ بادلدار زانو شُدم | پہلوے اور فتم اندر خواب وہم پہلو شُدم

بتہ سہ میانہ خودایہ۔ یہ چھسا پزی پاٹھی بے   یُس یارس ہِت تنہ تن رلاوِتھ چھُ تہ تس
ہِت درخواب چھُہ؟ میہ چھنہٕ پزٕھے یوان



جاناں اگر دہنت بردہن نہم   خود را بہ خواب ساز مگوکیں دہانِ کیست
اگر بہ (کنہ راژ) پننٕ ؤٹھہ چانین   ٹاتھ یارہ! ژلاگی زہ ہندرِ تہ
ؤٹھن ہِت لاگہ   میانین ؤٹھن ہنز کتھے کرزنہٕ



کافر عشقم مُسلمانی مرا درکار نیست   ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زُنّار نیست
بہ چھس عشقُک کأفر۔ میہ کیا مسلمانی سیت کأم   میانی پرٕتھ رگ چھ پنہ داوٕ بنے مژ بہ کیاز لاگہ یونہ؟



حدیثِ جنت و دوزخ مگو خسرو   وِصال یار طلب کن وگذر ازیں وسواس
ہتا خسروا! جنت تہ دوزخ کتھہ مَنساوٕ با   اصل کتھ چھ یارس ہِت نالہ موٗت
باقی سُورے چھُ وسواس



اے گُل چو آمدی ز زمین، گونہ چگونہ اند   آں روئے ہا کہ درتہہ گردفنا شُدہ
ہتہ سا پوشا! ژ چھک نا میشرہ منز کھوٗتمت؟   میہ ونتہ تتہ کتیاہ بُتھی چھ ژے ہیو روٗدٕ گامتی



وچھتو عین تہ غین چھہ یو ہے خیال   مرزا اسداللہ غالبن اُردوس منز پھیورمت
پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے   حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بِن کھلے مُرجھا گئے
یہ چھ بس اکھ مثال نتہ یمو بڈیو شأعروامہ پوشہ انبرہ نشہ استفادہ کورمت تمن منز

چھ میر تقی میر۔ مرزا رُسوا۔ علامہ اقبال۔ فیض احمد فیض۔ تہ پروین شاکر ہیو شاعرتہ ہیوند ذکر کرُن چھ بیہ کہ تفصیلی مضمونک روادار۔

برتنِ شیرین نظر ہم باراست از نازکی　　بر دِل فرہاد وکوہ بے ستون ہم بار نیست
(لیس تنِ پیٹھ نظرتہٕ چھ باسان مگر فرہاد سندس دِلس چھنہ بے
ستون کوہ تہ بار تراوان۔)



بادہ بہ سفالِ ما کہ مادرُد کشیم　　کس از پیے ما ساغرو پیمانہ نہ سازد
(بہ چھس میژہ بانس منز تلہٕ کینژوک ژھیۆٹ چیوان۔ میانہ
خاطرٕ بنوونہ کانسہ ساغرتہ مینا۔)
وچھتو مرزا غالبن کتھ پاٹھی چھ یہ پنہ ناوکورمُت ۔
اور بازار سے آئیں گے اگر ٹوٹ گیا
جامِ جم سے میرا جام سفال اچھا ہے
وَنی وچھتو خسرو سُند یہ ارمان تہ انمان۔
جاناں اگر شبے دہنم بر دین نہم
خود را بہ خواب ساز بگوایں دہانِ کسیت
(میانہ جانانہ! اگر رات کیوت بہ پنُن اُس چانس اُسس پیٹھ
تھاوہ ژہ لاگ زمژ نندر زن تہ کانسے آسنہ یہ کورمت)
شوٹھ تھوک۔ امیر خسرو چھ اکھ بے اُنتھ سمندر۔ اتھ کتہ ھیکہ کانہہ میہ ہیو ضحکہ تہ نوتوان ناؤ تراُوِتھ۔ تس گژھ ویرہ وَنی ناؤ تہ چیرُون دول۔ غنیمت چھ

اسحاق نیوٹن سندی پاٹھی کروائی تہ امیوک اکھ ژلہ ؤن ژلہ ؤن نظر کولہ ٹھس پیٹھے۔ خسرو چھ میانہ خیالہ ونہ پنہ نس عالم خیالس منز تھی سمندر زوی تہ سونہ لانکہ ہیتھ پاران زگر ییہ کانہہ شاہسوار ایمن ھند نیب نشانہ ژھارنہ۔ یمن تیوتھ انسانی ورتاو کرنہ آمت زشاعری ھند رنگ پچہ پیٹھ پورہ پاٹھی سجاونہ باوجود چھ اتھ انسانی مجبوری ہیوند اُنے ہاونہ آمت۔ ماشوقہ سندہ زلف درازی ھیوند محاورہ چھ مشرقی شاعری آپرآئوتھ۔ چاہے سُہ حافظ شیرازی آستن یا اسہ پنُن رسول میر۔ مگر تمہ پتہ وصالس چھُ ''عُمر کوتاہ'' کوتاہ عاشق سندہ حسین طلبگ پے دِوان تی چھہ ''چوعمر کوتاہ'' ونتھ امہ ناپاییداری تہ لیٖزِ رُک حال تہ باوان۔

میہ ہوس کم طالع تہ کوتاہ مطالعہ سُند خیال چھہ خسروس پتہ ھندوستانس منزیم تہ فارسی۔ اُردو۔ اختے ھندوی تہ پنجابی بلکہ کاشُر تام ؤتھی تمن پیٹھ چھُ گُنہ نتہ گُنہ رنگہ خسروسُند اثر۔ کانسہ تسند خیالک، کانسہ تسنزہ کتھِ کلامُک۔ کانسہ تسنزن تپشن تہِ اِشارن ھُند تہ کانسہ تسند طرزِ کلامُک۔ یمن سام ھبنہ گژھ کانہہ با کمال سخن دان آسُن۔ یُس یہ راقم حاشاوکلا یقینی طور چھنہ تہ بییہ تِس چھنہ امہ کامہ خاطرہ تیوتاہ صبر تہ تیژاہ فرصت تہِ۔ توتہ ھیکو اُس تسند بن کینژن حصن سرسری نظراہ دِتھ تسند کلامُک اکھ انگازہ ھیوٚ کرِتھ۔ ڈیلو کرو دسلاب۔

از کفِ خود نہ دہ پیش دیدہ رُخ خود بکفِ دستِ خویش

(تسنزن وژھن موچھن گُن وچھتو زن تہ چھن پانس برونہہ کنہ اُنہ تھومت

(تہ پانے چھہ یمن اتھن ھندین اُنن پننہِ حُسنک جمال کانچھان)

نظم را حاصل عروسے داں ولغمہ زیورش نیست پرواہ گر عروس خوب بے زیور شدہ

(شاعری مأنٛز تون مہرنہٕ ہش ۔ تہٕ نغمہ تسند گہنہ۔ خوبصورت مہرنہ
نے زیور تہٕ لاگوتوتہٕ روزِ سوتڑ ھے رہزن دِل)

وچھتو شاید چھاے منز اُردو مصرع درآمت   نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

آفاق را گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام   بسیار خوباں دیدہ ام اما تو چیزے دیگری

(بہ اُس سارسے دُنیاھس پھیرِتھ۔ واریاھن حسینن ھُند کمال و
جمال ڈیوٹھم مگر کجا ژتہٕ چون حُسن! یہ چھ تیوٚتھ زاتھ سیت کرنہ
کانہہ مان مان)



■ یہودیوں کے پاس دُنیا میں چٹکلوں اور لطیفوں (jokes) کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے کہ وہ ایک بہت طویل عرصے تک بے وطن اور دربدر رہے۔ اوراس پریشانی سے وہ ان سے دل بہلاتے اور خوش رہنے کی کوشش کرتے تھے۔

(مارک ٹوین)

■ زندگی اگر ژینٛز تہٕ مینٛز آسہ تیلہ چھ آدم زادن ماضی یعنی پتھ کُن وُچھن پیوان مگر ہر گاہ یہ مزہ سان گنذارٕنہٕ آسہٕ تہٕ آرام سان ٲسن بسن آسہ تیلہ چھ برونہہ کُن وُچھن ضروری۔

(کے کی گارڈ)

کأشرِ زبأنؠ ہُنٛد کارِوٲگُن ادیب: دینا ناتھ نادم

پنڈت دینا ناتھ کول نادمؔ سُنٛز صدی تقریباتن ہٕنٛز کرٛانٛچھ یہ بٔڈ تقریب مناونہٕ وِزِ اگر ہے تِمن نٔوِ بن شعرِ زاژن ہٕنٛزِ ے یوت گرہند ہموگرٕ نی یِم تِمو سانہ کأشرِ زبأنؠ ہنٛزِ پانڈ ولرِ منز آگرے تہٕ آدنے وٕزٕ ناوِتہٕ وٕتشاوِو۔ تِسند پنن شأعرانہٕ قدتھدِ نہٕ علاوٕ چھِ سانہِ زبأنؠ ہُنٛد سرِوٕ گل تہِ وردن کاڈکران۔ زیٹھان تہٕ پوٗٹھان۔ جدید نظم، مُعریٰ نظم، آزاد نظم سانیٹ، بیلے، اوپیرا، حأرک ثاتھ بیترِ۔ شاید لیوٚکھ تِموے سانہِ زبأنؠ منز گوڈنیک ہائیکو۔ اَمہِ علاوٕ گوڈنیک افسانہ، سأدروار نثری نمونہٕ تہِ۔ اَمہِ اپور کٔر تِمو تِمن ززرے ہٕژن تہٕ بسہٕ آمژ روایتی صنفن نوتازگی عطا۔ یِمن پرانین جندن تام چنٛدٕژ ھینٛمتٕ اسی۔ یِمن برٕ گامٕژن تہٕ ہوچھمٕژن تھرِ بن پٔنٛن بہار قلم ڈالتھ بخشن یِمن نوِ سونتہٕ کالگ نِپہ نِپہ کرہ دٕن ووپزن پائےللِ ماجہِ ہُن واکھ ماترٕ دٕن نٔوِسرِ تہٕ تتھ کھے تہِ زِے کأستھہ تھوٗدن تِمن ہُنٛد قالب رٔژھراوِتھ تہٕ سأمتھ۔ مگر تِمن ووتلاوِن نوبن خیالن، موضوعن، معنین ہُند اَنہٕ ہوٚر رسازتہٕ انداز، تِمہٕ لیکھی نٔوِ زمانکی وژن تہٕ غزل یِمن پزٕرکُ نورانہٕ پریزلان چھُ تہ، نوٚوآئے لگان چھُ تِہنٛدی منظوٗم تخلیقہٕ ''تٔرے نظمہٕ'' چھِ پأرِم مس پیالن برِتھ مگراتھ تٔ وچہِ منز پزٕ ہتھ باگنے یہ چھُ نادم للہِ ہٕنٛدِ گُنہ مصرعُک اچھِ پوٗش خرچاوِتھ کأشراوان تہٕ اتھ نٔو راش بران۔ اچ گوڈنچ لنٛڈ چھِ

ٹوکہ چارٕ عنوانچ۔ ساٗرٕے نظم گژھن نہٕ وئلن نقل کرٕ [illegible]
sensibility ہُند بجلی بلب اویزازن ترٲوتھ کتھہٕ کٔز چھ [illegible]
تہٕ شوبان۔

ٹکہٕ ٹِک ووٹہٕ ووٹھ من زن پارن
ہانگلی جنگل تیرٕن تہٕ اژرن
ٹیوٹھ آژ ناوُن، مودر روشُن
پرٕبتھ کُنہٕ کتھہِ پیٹھ کھلہٕ من پشُن

تہٕ چھیکرس اَتھ للہِ ہُند مصرعُک سنجاف لٲگتھ امیک گاترٕ پوٹ۔ شیہٕ رٕوٲن۔

سُے مے للہِ گوٚو واکھ تہٕ وژُن
توٚے ہیوٚتُم ننگے نژُن

دوٚیمہِ نظمہ یاوُن چھ بس کینہہ تیچھہ

سائلس دزالیس ئمہِ حیسہٕ ہاوسہٕ
چھوٚت تہٕ کرٕہن ہتھ مائنٕ کرائے
تن ہے ناوم۔ من سینٕدٕ وانے
چھوٕنکی دوہہ آم سوران سوران

تہٕ پتہٕ للہِ دیدٕ ہندٕ بن أشی ٹاربن ہندی یم أشی پھیری۔

بچو ہارنجہِ پیژبو کان گوم
ابگھ چھان پیۆم یتھ رازدانے

ترٚ یم تصویرلانچ چھنہٕ فرصت۔ لہٰذا پکوبزٕ وَنہٕ ژٕ تٔم لیٚکھی کاشرِ کی گوڈنکی آ پیراتہٕ بیلے۔ یم چھِ ازتہِ سأنی گُن تہٕ کیول۔ یمن منز شارک سروش سانہٕ خود مختار، خودکفیل، ہۆنزِ زیوٚٹھ تہٕ رادٕ کھۆل تہذیب تہٕ توأرِیخ ہُری ٹلان چھُ تہٕ تمگھ نأروایان تہٕ میوٚٹھ لحن تراوان تہٕ مُشکاوان چھُ۔

زأژل ڈبکہٕ بڈی
أسی ناگن ہند پرأنی گبر
پشاچن چھا اَسہِ ءتی مان مان

نادم ہندی تِتھی ہیوٚی بنیہ اوپیرابوٗ مُبر یمبرزل۔ نور محمد روشن ہندِس قلمس پیۆت شیرتھ ہی مال نأگرائے بیترِ چھِ تسندِ گزرنہ پتہٕ ازقریبن ژتجیہِ وُہری تہِ سربلند تہٕ اکھتٕے جورِ ورأے تہٕ بے مثال تہٕ ہندوستانچن واریہن زبانن منز کاشرِ یک بیوٚن تہٕ نوٚن بجرتہٕ تھزرنیشہٕ ناوان تہٕ تھیکان۔ اوپیرا بیلے چھِ بجن زبانن ہنز مُہرِ آسان۔ گویٹے سُند faust چھُ اَتھ نکھہِ نکھے تہٕ تیتۆک واگنر Wagnor اوس جرمن اوپیراہن تیوٚتھ متن بران زِ ایڈولف ہِٹلر ہنز جرمنی بنوٚوٕ پیٚن Icon۔ جرمنی

ہٕنٛدِس اَتھ وَقس چھِ دوٚنی زیٛبن والو ڈٔشندِ ساٗنٛ

بوٚ رمُت زِیم چھِ وٲنا کھتہٕ وٕرِ یہ باسان۔ مگر

تہٕ برتری ہٕنٛدی آلوتہٕ انداز۔ نادم ہٕنٛدی یم اوٚ یی اِیم

کرنٕکۍ ژھٹہٕ ژھرٹ کران۔

یہ باوُن گرشہِ زِرہنا پوٗٹھے پہٕن مگر چھُ

بڑ وٚنہہ کریائے مے اکادمی ہِنٛدِ تمہِ وَتتھ نوکر آسنہٕ

یمن منزا کھ سٕنجھِ بُزرگ تہٕ بوٚ نہ ہیوٚ بڈِ قدٕک شاعرا زتہٕ

کران تہٕ تھُر کھاران چھُ، شاٗمل اوس، اوپیرا لیکھنچ دست گیری

گلہٕ نو وکلہٕ تہٕ کیاز وزنہ آسکھ تژھ شعود بعود تہٕ، تہٕ تیوٗتھ حوتر تہٕ تمس۔

یتھ جایہ چھُ مے باسان زِ نادم سُند شاعرانہٕ گونگل کرنچ

آسۍ تیٚسندِ شخصیتُک بیاکھ باون ہار پہلوٗ ن سہٕ ۱۹۴۷ ہس پتہٕ یتمہِ تخلیقی

گز یز تل تہٕ امیُک نیمرم کروٗ ژھے یوت بدلوٗ ن نہ بلکہ

طلاطم۔ تیوٗتھ یتھ نہ محمود گاٗمی صاٗبس پتہٕ بیٚیہ کاٗنسہِ تلمُت اوس

پتھ اوس ناٗدم ایستادٕ۔ بہ اوٚسس نہ پانہٕ امیُک بوج لہاذا

معلوم۔ مگر سُہ اوس جسماٗنی کاذ علاو امہِ وزنہ سٕتھاہ سرگرم

اَتھ یُند راز نس دربارس وٚ چھتو کتھی دیوی رتن دیپ آسۍ

عارف، رحمان راہی، غلام نبی فراق، سومناتھ زُتشی، ارجن دیو مجبور

پروفیسر پُشپ، پران کشور، غلام نبی خیال، امین کامل

ساز۔ دیان احیائے علوم تہٕ ریناٗیی ساٗیس

اجتماعی ذہنن گز کیہ یوان تہٕ فنون

ناوان۔ ۱۲ اہمہ صدی منز گو وانگلستان چہ ملک الزبتھ ہنٛدِ وقتہٕ تہٕ یِی ہندوستان کِس موغل اعظم ہنٛدِس زمانس منز تہٕ امہِ آیہ تژ ایہ۔ سانہِ کٲشرِ منز گوولتادتیہ ہنٛدِ وقتہٕ تہٕ بڈ شاہ ہنٛدِ کالہٕ تہٕ یِی ۱۹۴۷ ہس منز تہٕ اَمے انمانہٕ صرف شاعری یوت نہٕ سون نثر ہیوٚتُن کھوٚتھ کرُن، سانہِ ادبی صحافتہٕ ژاوزو۔ سانٛین سازن آیہ تارٕ چارنہٕ تہٕ اَسی واَتی وژن کالہٕ پتھہٕ ہیندی تہٕ اُردوٗکین تازٕ آلون پلون نشہ۔ نادم اوس اتھ ووٚتہٕ ژھانٛٹہِ منز زیوٗٹھ نے مگر بروٚنہہ بروٚنہہ ضرۆر۔ تس اوس کاشرِ روایژ ہُند سوٗن ووٚگن سنز تھ تہٕ سُنتھ مگر سُہ اوس ہندی تہٕ کنہِ حدس تام سنسکرت جمالیاتُک سونٛگت بلکہِ وژن تھاوان۔ امہِ کنِی چھُ تسند بن شارن منز آنند وردھنی ہنٛدی پوٚت صداتہِ گُنہ گُنہِ کنن گرٛھان تہٕ مہادیوی ورماہنز گانگراے تہٕ منزی منزی ووتلان۔ سانہِ جدید شاعری منز چھُ تہٕ تسندِ بیوٚن تاَژرُک اکھ رُح رکانہٕ ییٚتہ تہٕ اتھ چھ بیٚیہ ہن ووٗن دِچھٕ تہٕ وکھنے کرنچ ضرۆرت۔ سُہ اوس سانٛین واریاہن شاعرن برعکس کٲشرِ ہندِ تواَریخگ تہٕ سون ظون تھاوان۔ تسنز زبان اَسی شہری تہٕ گامی پھورن تہٕ زورن ہنز ملہ مِش۔ سُہ اوس منز شہرُک مگر ماَج اَ ہِس پُلوامکہِ مُرن گامچ۔ اوے چھ تسنز تخلیقی زیو گامی تہٕ شہری لُجن تہٕ مفہومن ہنز تارکھ مال ہِش۔ ہرگاہ تسندِس کلامس وارٕ سام ہموتہ منز چھِ شُدھ کاشری لفظ تہٕ محاورٕ تِھی زِمے چھُ باسان شاید للہٕ دیدِ پتہٕ نہٕ کُنہِ بیٚیس گونماتس نشہ۔ بیٚیہ چھ بیان statement یا اُپدیش بدلہٕ علامژن اندر وستہٕ راوان تہٕ چھاوٕ انان۔ اوے چھُ تسند اظہار علامتن تہٕ images ھُند اکھ جلوس ہیوٗ باسان۔ کینٛہہ نمونہٕ موٗٹھاہ۔

یِم چھوکھ چھنہٕ چھوکھ یہ چھُ سونتھ اسان

امریتہٕ سدرس کھتی پوشہٕ بُر

انگ دیوٚت کونگہٕ جامن آرِ ولو
رنگ پھیوٚر گِلہِ ٹوریو سُنٛد جہِ ڈلن
موصوم نالن سیند نالن پٔٹھ آمژ مسول ونہٕ ناونے



راتچہ ژھوپہ دوپہ تھنہٕ پیوٚو شبنم
ؤتھرس ؤتھرس گیہ گُمہٕ سرٛان
صبحچ زٕژ گیہ پوٚت وژٕھ پھیرتھ
بیٚلہ تٔمی سُرِ دگہِ نشہِ دیوٚت پران



دوھ اکہِ کوہ پتہٕ زٔون کھٔژ ژوٚٹ ہش
نالس ژھینہِ ہژ تنہِ وَژھہٕ ترأوِتھ
پَنہٕ پنہٕ گأمژ پوٚنبرٕ پوٚٹ ہش



مولوی رۄمیٚن چھی باون بارتہٕ ہاوُن گارسوخن ورن چھُ دَلیس موٚنگمُت زِ مے دِتہٕ تیوتھ کمالاہ زِ لفظو روأے گوٚ ژھ کلام سمُن تہٕ باشہٕ کرُن۔

اے خدا بنمائے مارا آں مقام
کاندراں بے حرف مے روید کلام

نادٕم سٕنزن کینٛژھن نظمن منز چھُ بلکُل امی آیہِ تژ ایہِ واریاہ کینٛہہ برونٛہہ کُن

یوان۔ لفظک پیالہٕ چھُ آدم زاد ہنز باون بأری ہُند ہوٚل کوٚل آلوٗ پھِتھ ہیکان گُنہ حدٕ سےٚ تام تکیاز خیالس اظہارُک پوشاک لاگن وِزِ چھ واریاہ وٗسی پیوان تہٕ گرٕپسی مجاوِ مطأبق ووڈرومنز پرتھ ژلان۔ توے چھ نادس نشہِ بعضے زبان سوتان تہٕ اتھ چھ پرزیو یوان۔ امہِ پتہٕ چھ صرف صداتہٕ ندا، آلو تہٕ آواز موژان۔ تہٕ کھُلہٕ اظہارس ستی ژھیپہٕ ژھأرِس گندان۔ اچ اکھ ٹاکارٕ مگر واریاہ صدا کار نظم چھ "پاں ژادر"۔ نظمہِ ہنٛد ہرٚ گوٚ چھتو۔

گرگرگرار گرگراز گرار

دزٕ سہٕ دِتھ وسہٕ وِنی آبہٕ لر

جر جر جرار، جرار جرر

شرشرشرار شرار شرر

رسہٕ رسہٕ چھُ کران آرٕ مژر

ترترترار تر ترار ترر

کولہِ منز وو تلے رٕؤ دِ بُر

سرسرسرار سرسرار سرر

وو پھہٕ ڈنجہ منز شرپ پاں ژادر

یا "موت" نظمہِ ہنٛدی یم مصرعہ

وتہِ چھم واٗلنجہ تھر تھر، تھرٕ تھرٕ

سرگم پوٗش گےٚ برٕ، گم، برٕ برٕ

پرُنم اُچھ لجہ درٕ نم درٕ در

پریک بأٹن پرُ، یم پرٕ پر

لتہٕ کرٕم موت میٚتہٕ کرِ کرٕم گرٕ گرٕہ
سنٛز گول اۆش ووتھ جرٕ جرٕ جرٕ جرٕ
زرٕدک زامن زرٕ، زم زرٕ زرٕ



غزل چھُ اُردوٕ کی پاٹھی پہہ اونمت تہٕ وو پرشارٕ ذات۔ اتھ کوٚر روزِ وزِ سانو بڈو شاعرو لہجہٕ علاوہ باوٕ ژہنٛز تبدیلی تہِ۔ تہٕ سارو ے پنٕنہ پنٕنہٕ آیہ تہٕ زبر زبر ے۔ رسول میر، مہجور، امین کامل تہٕ رحمان راہی چھ خاص طور تنٛز تہٕ ٹاکارٕ۔ ناۆدس اوس نہٕ اتھ رائج ضرب کس کھاتس گُن زیادٕ ٹور ووتھان۔ تمہٕ اُسی تتے غزل ہُنٛز متیٚ یمن اتھن ہنٛزن اوٚنجن پیٹھ شُمار کرِتھ ہکو مگر یتھہٕ رِندہ پوشہٕ مالہِ ہنٛزا کے رِگندن ژھالہِ ہتیٚ چھُ وُچھن واٚلس دِل زالہِ لگان۔ تتھے کنٛز چھ نادم نہِ غزٕلکی کینٛہہ شار بوٚز تھےٕ تِسنٛدِ آلوٗک گُنہِ حدس تام ہے بنگہٕ کرٕون تاثیر ژینہ تس چھوپنہ دِوان۔ لطف چھُ یہ زِنہٕ چھُ اتھ کلامس کانٛسہِ فارسی گوسُند اثر تہٕ نہ کانٛسہِ اُردو شاعرٕ سُند پوٚت گرٕیز۔ یہ چھُ خالص کاشرِ لیہٕ ہُنٛد نادلایان۔

کتہِ میون آلو دِگرُک تاپھ
کتہِ چون منٛدٕ چھُن بونہِ شہُل
نیترن منٛز یا پٹرن پیٹھ
اۆش گو شبنمہٕ کھوتہٕ اۆویٚل



ئز وُنہِ پڑاران گے انوارے
تم تھپہِ تھوسہِ گُل چھاوِتھ گئے



کھسہِ وُن ہر یہ تہِ رامن راج
وسہِ وُن ہریہ تہِ راوُن دوٗد
نیتھہِ ننہِ انہِ گٹہِ گے گُمہِ سڑان
ضُچہِ دَمدرِ نشہِ اوس گوٗد



نادمن کرِ ہیت تہِ فارمن ہِنٛدی نٔوی نٔوی تجربہ۔ تِتھی زِ کینٛہہ چھِ ازٕ ری ہتھ کھنڈ گرِ ھتھ تہِ کاشُرِ شارچہ ڈیڈ نبر تہِ وو پر مگر تٔمسند کانٛہہ بٲتھ چھُنہٕ۔ تھ نہٕ کانٛہہ عام خام کاشُر دریٔنٹھ یا کٔتھیوک مانہِ۔ تٔمسند کوشر باش چھُ سارِنے ویژان ہر گاہ کینٛژھن ویان تہِ شرٔ پان آسنہٕ۔ تٔمسند باون انہارُ وُچھِتھ چھُ مے اسہِ سارِنے ہِنٛدِس علمدار ننده ریشی سٕند یہ مصرعہ زیوِ پیٹھ کھسان۔

ووپزان چھس لال رتن

سُہ اوس یورِ تہِ علمدارس ہلم دارِتھ منگنہِ گژھان تہِ اَس چھُلِتھ تٔمسندِ دربارِ کتھ کران۔ پرِ بتھ بڈس کاشرِ ہنٛدی پاٹھی چھُ سُہ تہِ اتھ براندس تل کلہِ نومراوِتھ باوتھ کران۔

گاشرِ منہِ کاشُر پاراوس
ہا ریشہ لاگے ناوس پوش
کاشر زیو کاشر ھض ہاوس

تُہندے ناوُک دوشوٗنی بوش
نتہٕ شرٕ پہٕ ہن کرتام صحراوس
ہا ریشہ لاگے ناوس پوش

ریشی ہٕندِ دوٚدِ ماجہِ ہُنٛد ناوہینہٕ ورأے کتھ معنہٕ ساٗوی اندازس منٛز چھُ سَہ تندٕ رس ووٚتھ لاین واجنہٕ لاجوتی ہُنٛد کارنامہٕ روشن کران۔

تمہِ دوٗپ ٹاٹھس من مُشکاوس
گلہِ گلہِ چووُن حبس تے ہوش
سوے خوشبو وتہِ ییٚتہٕ داوس
ہا ریشہ لاگے ناوس پوش

نادم ہٕندِس کلامس منٛز چھ ہمکال ٹِھرن تہٕ فندبازین ہُنٛد تہٕ زہر ٹیٹھ ویٚن رلاوِتھ۔ تہٕندِ زبان زدِ عام نظمہِ ہٕندی صرف کینٛہہ پٔد۔

زندٕ باد مے ھض بس چونٔے سریہہ
زندٕ باد پیوکھا اِدِ ھض پیٚیہ
اسہِ گوو ایل کے رمبال لگے
یہ چھُ سوٗرے مایازال لگے

☆☆☆

■ میرے شہر میں مستانے بہت ہیں
مدرسے کم، تھانے بہت ہیں

پروفیسر (میر) نصر اللہ

قد، قسمت _ قدر اور قرینے کا قشنگ

کشمیری نازنینوں کی غزالی آنکھوں نے فارس کے لسان الغیب حافظ شیرازی کو اپنی مست سیاہ نگاہی سے مدہوش کر دیا تھا۔ لیکن کشمیر نے وجاہت اور جلال و جمال کے ایسے پیکر دُنیا کے سامنے لائے ہیں کہ اُن کی نظیر کسی بھی ملک کے ایسے صاحبان جمال و کمال سے کی جا سکتی ہے۔ میرے مرحوم اُستاد میر نصر اللہ صاحب، جو پچھلے ہی سال پچانوے سال کی قابلِ رشک عمر میں اس سرائے فانی سے کوچ کر گئے کو اسکی ایک مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے زمانے کے کشمیر کے خوبصورت ترین مردوں میں شُمار کئے جاتے تھے۔ اور اُنکا یہ امتیاز اس سے بڑی اور وسیع سطح پر قائم رہ سکتا تھا۔ سوا چھ فٹ کے قریب عمودی قد، بڑی ساخت توانا اور جُست وار اعضا اور اُستخواں، سنہری رنگ کے زرق برق کرتے ہوئے بال۔ خوشنما سیڈول چہرہ، سُتواں ناک، بھوری مگر بڑی آنکھیں۔ اُجلے اور اُبھرے ہوئے کان، کلین سیشو احمرین صورت۔ مضبوط اور مربوط دانت اور پھر لال چہرے پر ہمیشہ مُسکراہٹ کی شفق۔ دور سے دیکھنے والی کوئی با صفا افرنگی مورتی جیسے لگتے۔ لیکن اس عطائے حق کو حسن خُلق، اُنکی بے لوث مُروّت، اُنکا زبردست حافظہ۔ پہلی نظر میں

مُتاثر کرتے تھے اور دوسری صنفِ پراُن کا جادو شاید زیادہ چلتا ہوا جسکا ہم مرد صرف قیاس کر سکتے ہیں لیکن جس کی تاثیر کی داستانیں موجود ہیں۔ہم سب نے رانجھے۔ وامق۔نأ گرائے۔عجب ملک کے سراپے تذکرے تو سُنے ہیں۔لیکن اُنپر کہانیوں کا مُلمّع ہے۔میرے خیال میں اگر وہ نصر صاحب کے ساتھ صف بستہ ہوتے تو شاید اُن کی مات ہو جاتی۔یوسف کنعان تو پیمبری کی قبا زیبتن کیئے ہوئے ہیں۔لیکن اُنہیں اور ریناٹلد نیا کا سب سے جمیل مرد قرار دیا گیا ہے۔اور ہم کسی حسین مرد سے اُنکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

نصر صاحب سے میرا رسمی تعارُف اگر چہ میرے بالپن کے یار شمیم احمد شمیم نے کرایا تھا۔لیکن میں بھی نصر صاحب کا شاگرد رہ چکا ہوں۔شمیم مجھ سے عمر میں ایک سال بڑے تھے تو ایس پی کالج میں بھی مجھ سے ایک کلاس آگے تھے اُن دنوں بھی امیر و غریب کو ڈاکٹر انجینئر بننے کا چسکا لگا ہوا تھا (جو آج کے کشمیر میں بہت سی اچھی چیزوں کے مُرجھانے کے باوجود بھی تر و تازہ ہے) شمیم صاحب نے جب اسی معشوق کو حاصل کرنے کے لئے سائنس کا سکوٹر استعمال میں لایا تو بھلا وہ اپنے چھوٹے یار کو اس راستے پر چلنے سے کہاں چھوڑ سکتے۔مجھ مسکین کے والدین کو قایل کرنے کے بعد میں بھی اسی بائیسکل پر سوار ہونے کی ناکام کوشش کرتا تھا۔نتیجہ معلوم تھا وہ اگر آہستہ سے نیچے گر گئے تو میں اُوندھے مُنہ زمین پر آرہا۔خیر۔نصر صاحب اُن دنوں علم کیمیا یعنی کمیٹری کے Demonstrator تھے اور جب میں اُن کے کلاس میں ہوتا تو اُن کے لیکچر کے علاوہ اُن کی خوبصورت شخصیت میں ڈوبا رہتا۔بھلا علم کیمیا رمجھ پر اثر کرتی تو کس طرح۔بہر حال نصر صاحب اور شمیم کی آپس میں خوب بنتی تھی۔دونوں ایک دوسرے کے شیفتہ اور فریفتہ تھے جس میں نصر

صاحب کی دوستانہ شفقت مقناطیس کی حیثیت رکھتی تھی وہ شمیم کے تکلم۔ اُن کی ذہانت اور پھر اُن کی دلاویز بذلہ سنجی یعنی (Wit) کے بہت قائل اور قدردان تھے۔ اُن دِنوں ایس۔ پی کالج باکمال اُستادوں کی ایک اکیڈیمی بنا ہوا تھا۔ جموں کے پنّا لال تو خیر نام کے پرنسپل تھے۔ لیکن پروفیسر ایس ایلپنڈٹ، پروفیسر محمد سلطان وانٹ، پروفیسر ایس کے کول، پروفیسر جے لال کول۔ پروفیسر طیب شاہ صدیقی ضیغم، پروفیسر محمد یوسف المعروف جندِ گرو۔ پروفیسر محی الدین حاجنی، پروفیسر شیھن کشن اور پروفیسر محمد اسلم بھی اس پکھراج مالا میں شامل تھے۔ اُن دنوں ایک بہت بڑا بھونچال آیا کہ اسکی باقیات آج کوئی ستر کے بعد بھی کھسر پُسر کرتی نظر آتی ہیں۔ جموں وکشمیر کے پہلے عوامی اور مُسلم وزیر اعظم اور اُس سے زیادہ اُن کے محبوب ترین لیڈر شیخ محمد عبداللہ المعروف شیر کشمیر کو اُن کے لنگوٹیے یار نئی دہلی میں چانکیہ نیتی کے سمراٹ وزیر اعظم ہند نے نہ صرف حکومت سے برخواست کروا دیا بلکہ اُن کی لمبی حراست اور جلا وطنی کے کواڑ کھول دیئے۔ یہ اتنا غیر آئینی اور شرمناک قدم تھا کہ نہرو جی کو اُس کو اپنانے میں لاج آتی تھی اور برسوں تک وہ یہ دعویٰ کرتے رہے کہ ایسا سب کچھ اُن کی بے خبری میں کیا گیا ہے۔ اور میں نے کبھی ایسا کرنے کو نہیں کہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی شیخ صاحب کے نائب وزیر اعظم کو اُنکی تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے بعد وزیر اعظم نامزد کر دیا گیا۔ اور کشمیر کے ایک بہت ہی عجیب دور کا آغاز ہو گیا۔ مہینے بھر تک کشمیر میں خونریزیوں کے بعد یہاں سستے پن اور رِجھانے لُبھانے کا ایک سُہانا سماں پیدا کیا گیا۔ دہلی میں تجوریوں کے ڈھکن کھول کر اُن کے توشے کو وادی کی طرف بہایا جاتا رہا۔ خزانوں کے خزانوں لُٹائے گئے۔ کشمیر میں سستے چاول۔ ارزاں تیل۔ چھوٹی موٹی ملازمتوں کے انبار اور

دوسرے ملکے تحفے تحائف بھیجے جاتے رہے۔ نئے وزیر اعظم ایک مُغل بادشاہ کا سامزاج رکھتے رکھتے تھے۔ اُنہوں نے صدیوں کے بھوکے ننگے کشمیریوں کو پکارا'' جوایک پاؤ کا بھتہ کھاتا تھا۔ وہ آج سے سیر بھر کا اناج کھانے کا مجاز ہے''۔ اور اپنی جیب میں چند سکوں کی مانوس جھنکار سُن کر کشمیری شاعر پُکار اُٹھا'' بخشین کردراگہ دیوس لارلار'' بخشی صاحب نے بھوک کے بھوت کو مار بھگایا ہے''۔ ان باتوں کے پیچھے صدیوں کی نامرادی تھی۔ کشمیری بیچارہ کمانے اور کام کرنے کے باوجود پورے سال اپنا پیٹ پوری طرح سے نہ بھر سکتا تھا۔ اُسے روزگار کے لئے پہاڑ اور پنجاب کی اونچ نیچ میں اپنا خون پسینہ بہا کر اپنا رزق تلاش کرنا پڑتا اور اُس پر طُرّہ یہ کہ اُنہیں وہاں حقارت سے ''ہاتو'' کہہ کر پُکارا جاتا تھا اور وہ اپنے عیال کی کسمپرسی کا خیال کر کے یہ سب ہضم کر جانے پر مجبور ہوتا۔ بہر حال بخشی صاحب کے دور میں جہاں قید و بند کا سلسلہ جاری رہا وہاں سستے چاول۔ چھوٹی چھوٹی نوکریوں کے جھُرمٹ۔ روٹ پرٹوں کی کثرت پیدا ہونے سے لوگ پھولے نہ سمائے۔ اُدھر حاکم بھی حضرت امیر خسرو کے اس ارشاد پر کہ'' بہ یک دست آہن بہ یک دست زر''۔ پرعمل کر کے اپنے ساتھ لوگوں کو بہلاتے اور بہکاتے رہے۔ اُدھر سنگیت، رنگ ورامش اور جشنِ کشمیر کے تماشے منعقد ہوتے رہے۔ اور لوگوں کا دھیان بھٹکتا رہا۔ بڑے قد کے غمگسار کی اسیری کا غم کم کرنے کے لئے بڑے عجیب مگر دِل آفرین حالات بھی پیدا کئے گئے۔ اسی پسِ منظر میں ایک بڑی خبر نے سارے کشمیر کو چونکا دیا۔ نصر صاحب کا عقد نیے وزیر اعظم کی اکلوتی صاحبزادی مس شمیم بخشی سے طے پایا تھا۔ شائد اُسمیں اُنکی پُر جمال شخصیت کے ساتھ اُن کے خاندانی رُتبے کا بھی خیال کارفرما رہا ہوگا۔ نصر صاحب بٹہ مالو کے ایک متوسط خاندان سے

تعلق رکھتے تھے۔اُن کے بڑے برادر ڈاکٹر حبیب اللہ ایک سائنسدان تھے۔اُن کے دوسرے بھائی میر حفیظ اللہ کنسرویٹر فاریسٹ تھے میر نصر اللہ صاحب اُردو۔ کشمیری اور انگریز و ادب کے بڑے رسیا تو تھے ہی۔اس لئے دینا ناتھ نادم کے بھی بڑے قدر دان اور اُن کو اپنی محفلوں میں احترام سے بُلاتے تھے۔ لیکن اُن کی کشمیریوں کے اعلیٰ خوردونوش کے علاوہ یہاں کے پھولوں ۔ پرندوں یعنی Flora, fauna کے علاوہ کشمیر کی جانی پہچانی خوبصورتیوں کے علاوہ اس کے جلال و جمال کے اُن گوشوں پر بھی نظر تھی جن کی واقفیت صرف ماہرین کو ہے۔شاید اسکا سلسلہ اُن کی محکمہ سیاحت عامہ کی ڈائریکٹری سے ملتا تھا۔لیکن پھر اُن کے باطن کے طائرِ جمال نے اس کی تکمیل کی تھی۔ افسوس یہ ہے کہ مجھے اُس وقت اُن بیانات کو لکھنے کی نہیں سوجھی اور آج پیرانہ سالی میں وہ میرے فرسودہ حافظے سے اُتر چکے ہیں۔اور میرا خیال ہے کہ جمال کشمیر کو اُن جیسا صاحبِ نظر اور حاملِ بصیرت فرزند پیدا کرنے میں ابھی بہت انتظار کرنا پڑیگا۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

کشمیر کے روایتی وازہ وان ہریسہ وغیرہ پر وہ اپنے بڑے دوست آغا اشرف کی طرح عبور رکھتے تھے۔لیکن آغا صاحب کے برعکس چونکہ خاندانی اور سرکاری زندگی میں اُن کو خود اسکا کثرت سے التزام اور پھر ذایقہ نوش بننا پڑتا تھا۔اِس لیے ان اسرار و رموز کا اُنہیں زیادہ قریبی عرفان تھا۔وہ کہتے تھے کہ کشمیری نعمت "طبخ ماز" صرف کشمیر تک ہی محدود نہیں ہے۔ یہ وہ Dish ہے جس میں کوئی مصالحہ وغیرہ استعمال نہیں ہوتا بلکہ صرف آشپاز کی مہارت ہی اسکو وازہ وان کا شاہ کار بناتی ہے۔نصر صاحب کشمیر کے وازہ وان کی دعوتکو خوردونوش ہی نہیں بلکہ فنونِ لطیفہ میں

شمار کرتے تھے اور کہا کرتے کہ سینکڑوں برس کی عمر کے باوجود کوئی غیر کشمیری کوئی chef یعنی لانگری اس میں مہارت حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

نصر صاحب کو گالف Golf سے بہت شُغف تھا۔ وہ میرے خیال میں اپنے زمانے میں کشمیر کے بہترین گولفرس میں سے تھے۔ سرینگر جموں اور پھر نئی دلی کے قیام میں یہ Constant ہمیشہ اُنکا رفیق رہتا تھا۔ حد یہ ہے کہ جب عمر کے آخری برسوں میں prostrait کی نامراد بیماری اور اس کے لاحق ہونے کی وجہ سے وہ خود عمر بھر کا یہ کاروبارِ شوق جاری رکھنے سے معذور ہو گئے تھے مگر اُن کے جنون کا یہ عالم تھا کہ اپنی کمزوری کے باوجود گالف کورس کچھ لوزیات کچھ کچی پکی ضیافتیں لے کر پہنچ جاتے اور اُنہیں کھلاڑیوں میں یہ تقسیم کرتے ہوئے وہی لُطف حاصل کرتے۔ جو کسی بُزرگ باپ کو اپنے بچوں میں ٹافیاں بانٹنے میں آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بٹہ مالو میں زمین کے جس ٹکڑے میں وہ ابدی خواب ہیں۔ اب مست و مدہوش ہیں۔ وہ ایسے جیّالے اور جہاں دیدہ مرد شریف کی میزبانی پر جھوم رہی ہوگی۔

مجنوں نہ دشت میں ہے نہ فرہاد کوہ میں\
تھا جن سے لطف زندگی وہی یار چل بسے

(میر تقی)

شمیم صاحب سے نصر صاحب کا بڑا یارانہ تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے قدردان تھے اور دونوں کے ذوق اور ذایقے کی عشرتیں ملتی جلتی تھیں۔ جب نصر صاحب وزیر اعظم بخشی کے داماد بن گئے۔ تب اس دوستی نے ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ اُن دِنوں اگر چہ آج جیسی سیکورٹی کی بھُنبھناتے اندر آنے والوں کو

ڈراتی نہیں تھی لیکن وزیر اعظم پھر بھی وزیر اعظم ہی ہوتا ہے۔ مگر شمیم صاحب کے لئے داخلہ ان پابندیوں سے ماوراء تھا۔ وہ جس وقت بھی چاہتے پروفیسر نصر اللہ سے ملنے کے لئے پرائم منسٹرس ہاوس میں جاسکتے تھے۔ بلکہ اُن کے ایک فون سے حاجت مندوں کی بقول شاعر کے اُس وقت کے بڈ شاہ ثانی تک رسائی ہوجاتی تھی۔ مجھے اُن کی باہمی رفاقت کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ شمیم صاحب کی پانچ بہنوں میں سے تیسری والی یعنی رُقیہ بانو صاحب کی شادی کہنہ مشق صحافی محمد سعید ملک کے ساتھ قرار پائی تھی۔ شمیم نے اس شادی کی دعوت کے لئے جو کارڈ مہمانوں کو بھیجا تھا اُس میں R.S.V.P کے تحت تین نام درج تھا۔ پروفیسر نصر اللہ۔ علی جواد زیدی اور محمد یوسف ٹینگ بیاہ کے روز وازہ وان کے بعد جب دُلہن کی رُخصتی کی گھڑی آگئی۔ تو دُلہے والوں نے حسبِ دستور اپنی گاڑی کو سامنے لایا۔ یہ دُلہے کے والد خواجہ محمد خضر ملک نے لائی تھی۔ جو شوپیان کے نواح میں پنجورہ کے گاؤں میں رہتے تھے۔ لیکن نصر صاحب آگے بڑھے اور اُنہوں نے کہا کہ ہم دُلہن کو میکے والوں کی گاڑی میں لیجانا پسند کریں گے۔ وہ اُس وقت ایک بڑے سرکاری منصب پر مامور ہونے کے علاوہ وزیر اعظم کے داماد بھی تھے۔ اُنہوں نے اپنی گاڑی سامنے لائی جسکو پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ دولہا دلہن پچھلی سیٹ پر بٹھائے گئے اور آگے ڈرائیور کی جگہ خود نصر صاحب نے سنبھالی وہ اس گاڑی کو ۴۵ کلومیٹر دور تک خود چلاتے رہے۔ جب دُلہا دُلہن استقبال اور وَنہ وُن کے بعد کمرے میں تشریف فرما ہوئے۔ تب نصر صاحب نے پھر اپنی گاڑی کا رُخ اختیار کیا اور تقریباً صُبحِ کاذب کو واپس سرینگر پہنچ سکے۔

بخشی صاحب کے بعد آنے والی حکومتوں نے نصر صاحب سے تقریباً رقیبوں

کا سا سلوک کیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایس۔ پی کالج کی ایک تقریب میں اُنکا پروفیسر۔۔۔۔ نصراللہ کہہ کر ذکر کیا۔ تو سامنے بیٹھے ہوئے وزیرِاعلیٰ کے سکریٹری محمود الرحمٰن نے میرا مائک چھین کر پُکارا کہ ٹینگ صاحب کب سے پروفیسری کی سٹرفکیٹ جاری کرنے والے بن گئے ہیں۔ لیکن نہ معلوم مجھ جیسا ڈرپوک کیسے بول اُٹھا کہ اس کے گواہ اس کالج کے در و دیوار ہیں۔ توفیق ہے تو اُن سے پوچھ لیجئے اور مجھے بری کیجئے۔

جب شیخ صاحب نے 1975ء میں ۲۵ فروری کو پھر وزارتِ اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا تو قرعہ فال پھر نصر صاحب پر پڑا۔ اُن کو کچھ اور ناپسندیدہ افسروں کے ساتھ ریاست بدر کر دیا گیا۔ آئی اے۔ ایس ہونے کے ناطے اُن کو ڈِسمس نہیں کیا جاسکتا تھا کہ دلی دربار پھر شیخ صاحب کو پورے اختیار دیئے بغیر اُن کے Stature کو اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ قُرعہ فال پڑنے کے بعد وہ نئی دہلی میں DDA کے ایک افسر تعینات کئے گئے۔ اُن کا دفتر خان مارکیٹ کے قریب ہی جے پرکاش نارائن بھون میں تھا۔ اور وہاں اُن کے مداحوں، یاروں دوستوں کے علاوہ اُن کشمیریوں کا بھی تانتا بندھا رہتا تھا۔ جو اُن کے سرکاری عہدے کی بدولت اُن سے یونین اور دلی گورنمنٹ کے یہاں اپنے مسائل کو حل کرانے کی ٹوہ میں لگے رہتے۔ راقم جب جب بھی وہاں گیا تو وہاں اُن کو قہقہے لگاتے ہوئے کشمیریوں کو خوش رکھنے کی مشق میں مصروف دیکھا۔ بعد میں وہ یونین گورنمنٹ میں جوائنٹ سکریٹری بنائے گئے اور اُن کو چودھویں صدی ہجری منانے کے لئے حکومت ہند کی مُتعلقہ ایجنسی سے رابطے میں رکھا گیا۔ اُنہی دنوں پندرہ ویں ہجری صدی کا جشن دُنیا کے بہت سے ملکوں کی طرح ہندوستان میں بھی منایا

گیا۔ اس تقریب کا ایک بڑا پروگرام دِلی کے وِگیان بھون میں بھی منایا گیا۔ جس میں اُس وقت جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ شیخ محمد عبداللہ خاص مہمان تھے اور اُنہیں خُطبہ صدارت پیش کرنا تھا۔ نصر صاحب نے بعد میں مجھ سے کہا کہ اگرچہ اِس تقریب میں بڑے بڑے علماء اور فضلائے نے خطبات پیش کیے۔ لیکن شیخ صاحب کا خطبہ صدارت سب سے زیادہ بلیغ تھا اور اِسے سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔ اسمیں اِس خاکسار کا بھی تھوڑا حصہ تھا کہ اُن دِنوں میں شیخ صاحب کا سپیچ رائٹر تھا۔

بخشی صاحب کو اقتدار سے الگ کرنے کے بعد اگرچہ نصر صاحب مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے لیکن اب وہ شک اور بیگانگی کی نظروں سے دیکھے جانے لگے۔ میں نے خود تجربہ کیا کہ جب وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گذار رہے تھے۔ تو اُن کے یہاں آنے جانے والوں کی سُراغ رسانی کی جاتی تھی۔ میں چونکہ اُن سے ہمیشہ شاگرد کی حیثیت سے ملتا تھا۔ اس لئے کبھی جب بڑے صاحبان کو اسکی بھنک ملتی تو مجھے خوب لتاڑا جاتا اور دوسری بار نہ جانے کا حکم دیا جاتا مگر بقول شاعر۔

تعزیرِ جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے یہاں ذوق گناہ اور سزا کے بعد

بخشی صاحب کے وزارت سے ہٹنے کے بعد وہ اپنے رقیبوں کے تازیانوں کا شکار رہے۔ 1965ء کے قریب بخشی صاحب کی مُبینہ بدعنوانیوں کے خلاف مشہور آئینگر کمیشن مقرر کیا گیا۔ یہ جی ایم صادق صاحب کی وزارت کا واقعہ ہے۔ اس

کمشین نے سارے سرکاری اور متعلقہ ریکارڈ کو جانچا پرکھا۔ گواہوں کے بیانات رقم کئے۔ بخشی صاحب کی جائداد وغیرہ کا گوشوارہ بنایا جو شایع ہو چکا ہے۔ اور اسپر خود لوگ اپنی رائے قائم کرتے رہے۔ لیکن اسمیں ایک بات بالکل نمایاں اور نرالی تھی۔ کہ اسمیں نصر اللہ صاحب پر کسی الزام کی ہلکی سی لکیر بھی نہیں ہے اور اُن کو بالکل Clean chit دی گئی ہے۔ ہمارے یہاں کے کتنے جگادری اسکی نظیر پیش کر سکتے ہیں؟

میر نصر صاحب کے ساتھ میرا رابطہ ذرا دور کا مگر احترام کا تھا۔ وہ اپنی محفلوں میں مجھے بھی بُلانے کا شرف عطا کرتے اور وہاں صرف شعر و شاعری کا ہی چرچا ہوتا تھا۔ یہ کوئی 1985 کی بات ہے۔ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ خواجہ غلام محمد شاہ مجھ سے بیزار تھے۔ بلکہ اُنہوں نے نہ صرف اپنے دفتر میں مجھے سبھی کے سامنے ڈانٹ پلائی بلکہ میرے خلاف ایک تحقیقاتی کمشن بھی قائم کر لیا کہ میں اُن دنوں ریاستی کلچرل اکادمی کا سکریٹری تھا اور وہ اُس کے صدر۔ اُنہوں نے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اُس وقت کے چیف و یجلنس کمشنر غلام جیلانی پنڈت صاحب کو حکم دیا کہ مجھے investigation کے دائرے میں لایا جائے اور میری ہر کاروائی کی تحقیقات کی جائے اور اُس کے بعد میری مفروضہ بدعنوانیوں کی رپورٹ پیش کی جائے، تا کہ مجھے شدید ترین سزا دی جا سکے۔ اُس وقت کے ڈپٹی ویجی لنس کمشنر مسعود چوہدری صاحب کو انکوائری آفیسر بنا دیا گیا۔ میرے سرینگر اور جموں کے دفتروں کی متعلقہ فائلوں کو ضبط کیا گیا۔ اور جواہر نگر سرینگر اور وزارت روڈ جموں میں میری رہائش گاہوں پر چھاپے مارے گئے۔ میرے ماتحت افسروں کے بیانات جرح وغیرہ کے ساتھ قلمبند کئے گئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اس دوران نصر صاحب چیف سکریٹری تھے۔ وہ بھی شاہ صاحب سے تھوڑا ہراس کرتے تھے۔ ایک بار جب میں

نصر صاحب کے دفتر میں موجود تھا تو ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ پی۔اے نے اُنہیں بتایا کہ چیف منسٹر بات کریں گے۔ تو فون اُٹھانے سے پہلے نصر صاحب نے اپنے پہناوے کے بٹن درست کئے اور سر پر ٹوپی رکھی۔ حالانکہ شاہ صاحب اُن کو کہاں دیکھ رہے تھے؟۔ چیف سکریٹری کی حیثیت سے اُنہیں معلوم تھا کہ حکومت میری دارو گیر کے کیسے سخت جتن کر رہی ہے۔ اُنکا شریف دل پسیج جاتا تھا لیکن کُھر دُرے مزاج کے وزیر اعلیٰ کے سامنے کسی کو اُف تلک کرنے کا یارانہ تھا۔ بہر کیف جب مجھ پر جبر و قہر چل رہا تھا تو اُنہوں نے مجھے بُلا کر کہا کہ دفتر سے نکل کر میرے گھر آیا کرو اور چھٹی کے دن بھی۔ وہاں تم ہم سے بات بھی کرو گے۔ کھاؤ پیو گے اور بڑی بات یہ کہ تاش کھیلا کرو گے تا کہ تمہارا من بہل جائے اور تم کچھ دیر کے لئے اپنی پریشانیاں بھول جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ میری اُن کے یہاں جو خاطر ہوتی تھی اُسکا بیان کرنے سے میرے قلم کی زبان توتلی ہو جاتی ہے۔ میں مرتے دم تک اُن کی اس یوسف نوازی کو کیوں اور کیسے بھلا سکوں گا؟

اُن کے سونوار سرینگر کے گھر جس کی دیوار پر Naser ullah's کا نام درج تھا میں کتنی محفلیں بتائی ہیں اور کتنا کچھ تناول کیا ہے۔ اُسکا صرف اندازہ کیا جاسکتا ہے بیان نہیں۔



''ایک انسان کسی ملک کا باشندہ نہیں ہوتا بلکہ ایک زبان کا مکین ہوتا ہے۔ اور یہی اُسکا اصل وطن ہوتا ہے۔''

ایم سیور۔۔۔

حواشی

۱) ژرول:۔ یہ کشمیری زبان کا زبردست لفظ۔ یعنی چور اور چوری کو پہچاننے والا مشہور کشمیری کہاوت ہے۔ ''ژور مہ کر، ژرالس مہ کھوژ'' یعنی چوری مت کر (تو) ژرول سے بھی نہ ڈر۔

۲) زُلفکہ زیچھرک شاعرانہ اندازھبکہ مرزا غالب سندِ یمہ شارہِ ست سپدِ تھ یتھ منز ئہ زلفن آدمی وانسہ ہندہ کھوتہ واریاھہ زیوٹھ قرار دِوان چھُ۔

آہ کو چاہئے ایک عمر اثر ہونے تک کون جیتا ہے تیری زُلف کے سر ہونے تک

۳) یہ چھُ اَسی کاُشراتھہِ چیوپاژواونگو منز ساروے کھوتہ ژھوٚچہ اونگجہ ونان۔ یِکس چھ اصلی فارسی لفظ۔ اُسی چھ اتھ بدلھصورتس منز مگر امے مفہومہ ورتاوان۔۔ییلہ سونتہ کالہ موسمی جانور وڈان وڈان وڈان سایبیر یاہتہ یاپپٹھ کشیرہ واتان چھ۔اُسی چھ تمن تہ یِکس بطخ ونان یعنی لوکٹ جاناوار۔

۴) خوبصورت۔ زیبا، خوشنما۔ خوش خصال



■ یوں تو محفل میں تھی واہ واہ میرے شعر پر
اِک حسینہ تھی کہ جس کی تالیاں اچھی لگیں

سفرِ ابد کا پہلا قدم

پروفیسر رحمان راہیؔ

اِسے وقت کی ستم ظریفی کہیے یا سوءِ اتفاق کہ بد طالع راقم جدید کشمیر کے تین سب سے بڑے شاعروں اور ثقافتی روشن گروں کی آخری رسومات میں شامل رہا ہے۔ سنہ 1952 میں حضرت مہجور کشمیری کی اتھواجن میں تدفین اور اُس سے قبل خانقاہ معلیٰ میں اُن کی نماز جنازہ میں پھر 1989 میں پنڈت دینا ناتھ نادم کی ارتھی اور ۹ رجنوری ۱۹۲۳ء کو پروفیسر رحمٰن راہی کے جنازے میں۔ ان لگ بھگ اکہتر برسوں میں کشمیر کے سیاسی لینڈ اسکیپ میں بہت کچھ بدلا اور اُسکی جھلک اِن ماتمی تقریبات میں بھی نظر آئی۔ مہجور صاحب کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا اور اُس وقت وہاں جموں و کشمیر ریاست کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد صاحب موجود تھے اور اُن کے ساتھ عمائدین اور حاکموں کا ایک بہت بڑا جتھہ بھی ۱۹۸۹ء میں جب پنڈت دینا ناتھ کول نادم کا اِنتقال ہوا تو کشمیر میں اُس اندھیارے کا آغاز ہونے لگا تھا۔ جس نے بعد میں ۱۹۹۰ء کی ہلاکت خیزیوں کا وہ کالا منظر اُبھارا۔ جسکی نظیر کشمیر کی خوفناک اور خوں ریز تواریخ میں بھی کم ہی ملتی ہے اور جس کے خمیازے میں ایک شاندار اور خود مختار ملک ایک عتاب زدہ میونسپلٹی میں تبدیل

ہو گیا۔ دراصل کشمیر کے شیکسپیئر دینا ناتھ نادم کا انتقال جموں میں ہوا تھا۔ جہاں وہ اپنی بگڑی ہوئی صحت کے تقاضوں کی وجہ سے کشمیر کے انسان آزار جاڑے سے پلّو چھڑانے کے لئے گئے تھے۔ اُن کو کشمیر سے جو محبت تھی اور اسکے کوہ ودمن کو اُنہوں نے جس طرح اپنے لازوال نغموں سے سیراب اور شاداب کیا تھا۔ اُن کی نواہش کے مطابق اُن کے جسم کی راکھ کو اِسی فردوس نُما وادی کی نذر کرنے کے لئے اُن کے بے جان جسم کو وہاں سے بڑی محنت سے لایا گیا۔ اُن دِنوں وہ جواہر نگر سرینگر کے ایک سرکاری مکان میں رہتے تھے کہ اُنکے آخری دِنوں میں اُن کا اپنا کوئی گھر نہیں تھا۔ راقم اُن دنوں جواہر نگر میں اُن کا پڑوسی ہونے کے علاوہ ریاستی کلچرل اکادمی کا سکریٹری بھی تھا۔ ضروری رسومات انجام دینے کے بعد وہیں سے اُن کے جسدِ خاکی کو ایک بڑے سے موٹر وہیکل میں سوار کیا گیا۔ راقم بھی اسی گاڑی میں سوار تھا۔ نادم صاحب ایک وجیہہ جسم رکھتے تھے اور اُنکا سر بھی بہت بڑا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ گاڑی جب کسی کم ہموار سڑک کے حصے سے گذرتی تھی تو اُن کا سر ہلنے جُلنے لگتا تھا اور راقم دونوں ہاتھوں سے اُن کی کھوپڑی کو سیدھا رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ جب ہم کرن نگر کے شمشان پہونچے تو وہاں اُن کے چند رشتہ داروں اور عاشقوں کی ایک قلیل تعداد موجود تھی۔ جب شمشان میں اُن کے جسم کو اگنی کے حوالے کر دیا گیا تو میں اُس مستقبل کا ذہنی اندازہ کر رہا تھا۔ جب کشمیری نسلوں کے پرّے کے پرّے اُن کے گیتوں اور نغموں کو جھوم جھوم کر گُنگُنا کر اُن کو خراج عقیدت ادا کرینگے اور خود بھی اِن کی دلاویزی سے بہلتے پھُسلتے رہیں گے۔

پروفیسر رحمٰن راہی کشمیری زبان کے ایسے شاعر اور ثقافتی سمبل تھے۔ جنہیں کشمیری زبان کے تواریخ میں سب سے بڑے اور مُعزز اعزازات سے نوازا گیا۔

اُن کی زندگی کشمیری زبان اُنکی اُن بان اور اُنکی بقاء اور ارتقاء سے ایسے جُڑی رہی کہ اسکو تاریخ ہمیشہ Celeberate کرتی رہے گی۔ اُنہوں نے کشمیری زبان کو اپنی کاوشوں اور کارناموں سے ہندوستان کی بڑی زبان کے کندھوں سے کندھا ملا کر چلنے کی صلاحیت اور تقویت بخشی۔ اور وہ اس قدیم ترین اور عظیم ترین زبان کے سرخیل نمائندوں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں گے۔ راقم الحروف ایک بندہ بے ھُنر اور مایہ بے ہے۔ لیکن مجھے دو چیزوں پر ہمیشہ ناز رہیگا۔ پہلے کہ میں کشمیر کے سب سے بڑے عوامی رہنما شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ سے اُن کے آخری ایام میں اُن کے خونی رشتہ داروں کے بعد سب سے زیادہ ذہنی اور جذباتی قرُب رکھتا تھا۔ میری یہی صورت پروفیسر رحمان راہی کے ساتھ بھی تھی وہ اپنی لمبی عمر کے لیے آخری حصے میں راقم پر از حد مہربان تھے اور مجھ سے سُخنے اور قلمے بہت جُڑے رہتے تھے۔ ۹ر جنوری ۲۳ ء کو صبح کا وقت تھا۔ میں نامراد جنوری کے کشمیری جاڑے کی شِدت سے صبح سویرے ابھی اُلجھ کر اُٹھ بیٹھنے کی سختیوں سے نبرد آزما ہی ہو رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں صبح تڑکے اور دیر رات کو ٹیلی فون کے بجنے سے بہت گھبراتا ہوں اور اسے منحوس سمجھتا ہوں کہ کوئی بُری خبر نہ ہو کہ اب جبکہ میں اپنے بڑھاپے کے سبب کسی کے کام کا نہیں رہا ہوں۔ ایسی باتیں علی الصبح یا دیر اندھیرے ہی ملتی ہیں۔ بہر حال میں نے فون کھولا تو دوسری طرف راہی صاحب کی اکلوتی بیٹی نوشین کی آواز کپکپا رہی تھی۔ میرا ماتھا ٹھنکا لیکن اُس نے فوراً کہہ دیا ٹینگ صاحب ''بوئے حض گذر یووے''۔ راہی صاحب رودی نہ وین (ٹینگ صاحب آپ کے برادر گذر گئے ہیں۔ اب راہی صاحب نہیں رہے) میں نے گھبرا کر پوچھا کب؟ تو وہ بولی کہ ابھی ابھی اور ہم سب سے پہلے آپ ہی کو ٹیلی فون کر رہے ہیں۔ راقم کو یہ خبر سن کر ایسا لگا کہ

میری زندگی کا آخری بڑا سانحہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ آئندہ آنے والے ادیب ہمارا ذکر اس لئے کریں گے کہ ہم رحمٰن راہی کے ہم عصر تھے اور ہم نے اُن کا کلام خود اُن کے دہنِ مُبارک سے سُنا تھا اور اُنہوں نے ہمیں اپنے خطوط سے سرفراز کیا ہے۔

بہر حال اپنی خاصی کبر سنی اور نقاہت کے باوجود میں نے اپنے گھر کے پہناوے میں ہی موقعۂ واردات پر جانے کی ٹھان لی میرے ساتھ میری صاحبزادی ڈاکٹر شہناز بھی تیار ہوگئیں۔ ہم جب گاڑی سے سفر کر رہے تھے تو مجھے یہ دورانیہ بہت طویل لگا۔ بہر حال جب ہم وچار ناگ میں اُن کی رہائش گاہ کے نزدیک پہنچے تو مجھے اُن کا دروازہ ڈھونڈھنے میں تھوڑی سی کوفت ہوتی کہ راہی صاحب نے گذشتہ تین چار سال سے معمول بنالیا تھا۔ کہ وہ بہت کم کسی سے ملتے تھے۔ بلکہ اگر کبھی ٹیلی فون پر اُن سے بات کرنے کی سعادت حاصل ہوتی تو التجائے ملاقات کے جواب میں یہ کہہ کر ٹال دیتے تھے کہ یہاں آنے کہ زحمت نہ کیجئے گا۔ یہ صرف میرے ساتھ ہی نہیں ہوتا تھا بلکہ اُن کے بہت سے مُشتاق اور ہمارے مُشترکہ دوست آئے دِن مجھ سے فریاد کرتے کہ راہی صاحب اُن کو گھر آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ راہی صاحب کی قیام گاہ ایک اونچے ٹیلے پر واقع ہے۔ ایسے دوست مجھ سے کہتے کہ وہ جب اُن کی ڈیوڑھی پر پہنچتے ہیں تو اُسکو اندر سے چٹخنی لگی ہوئی اور بند پاتے ہیں اور وہ اگر فون سے اُنکی توجہ اِس طرف دِلانے کی جستجو کرتے ہیں اور بیسویں گھنٹوں کے باوجود کوئی جواب نہیں دیتا_____ دراصل اپنے آخری برسوں میں راہی صاحب صرف اپنی پیاری بیٹی نوشین کو ہی لے کر وہاں گذر بسر کرتے تھے۔ اُن کی عمر بھی نویں دہائی یعنی nanogenerian میں جارہی تھی ۔(اس سال ۶ رمئی کو وہ پورے ۹۸ سال کی عمر کے ہوجاتے) اُدھر اُن کی قوتِ

سماعت میں بھی فتور آ گیا تھا۔ دوسرے اُن کے سونے جاگنے کے معمولات بھی بالکل بدل گئے تھے۔ اِس لئے اُن کے لئے مہمانوں سے ملنا اور اُن کی تواضع کرنا خاصا مشکل بن گئے تھے اور شاید اسی وجہ سے اُنہوں نے علائقِ دنیا سے دوری مجبوری اختیار کی تھی۔ بہر کیف جب ہم اندر پہنچے تو وہاں درجن بھر کے قریب لوگ جمع تھے۔ میں نے سیدھے اُس کمرے کا رُخ کیا۔ جہاں اُنکا جسد رکھا تھا۔ نوشین نے مجھے دیکھا تو وہ مجھے اندر لے گئیں۔ معلوم ہوا کہ صبح کے کوئی سات بجے کے قریب اُنہوں نے اپنی آخری سانس لی۔ اِس دوران اُن کا سرِ شمال کی طرف کر دیا گیا تھا۔ جسے ہم کشمیری میں ''آ خرشاند'' کہتے ہیں۔ میں نے اُن کے چہرے پر نظر ڈالی تو طویل بیماری کے باعث تنا ہوا تو تھا مگر اُسکا مجموعی تاثر اطمینان کا تھا۔ میں دیدار کے بعد باہر نکلا تو کچھ ادیب حضرات جمع ہو گئے تھے۔ جن میں پروفیسر نذیر احمد ملک، پروفیسر مجروح رشید وغیرہ بھی شامل تھے۔ ابھی غسل وغیرہ کی تیاری کی جارہی تھی۔ لہٰذا ہم چھوٹے سے سوکھے لان میں بیٹھ گئے اور خوش قسمتی سے مجھے ایک کرسی بھی مِل گئی کہ میں اب فرش پر بیٹھ سکنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ کشمیر کے اتنے بڑے فرزند اور ہندوستان کے اتنے بڑے شاعر اور ثقافت ساز کے انتقال پر وہاں بڑا سرکاری بندوبست ہوگا۔ لیکن کشمیر کے چند ادب نوازوں، راہی صاحب کے چند طالب علموں اور کچھ پڑوسیوں کے بغیر وہاں کوئی سرکاری اہلکار نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے اِرد گرد بیٹھے ہوئے دوستوں سے کہا کہ یہ کشمیریوں کی Dis-empowerment اور اُن کی بے بسی کا اعلان بالجبر ہے اور سبھی مجھ سے مُتفق نظر آئے بلکہ کچھ دوستوں نے زیادہ سخت الفاظ میں اس سرکاری بے حسی پر حروفِ احتجاج ادا کئے۔ پاس ہی ایک چھوٹے شامیانے میں

راہی صاحب کے آخری غسل کا بندوبست ہورہا تھا۔ جب اُنکا جسد گھر سے نکالا جا رہا تھا تو فضا میں صرف ایک روہانسی آواز گونج رہی تھی ___ بیٹی نوشین کی جو بلک بلک کر کراہ رہی تھی۔ '' ہتا میانہ یارو ___ ھتا میانہ دوستداء ، ہتا میانہ غموارو۔کوتو دراکھ۔ بہ کسوتراُوتھس'' رونے کی یہ آواز اِس قدر پُرسوز تھی کہ سبھی کی آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں۔ غسل میں راہی کے چار فرزندوں کے علاوہ راقم نے بھی کچھ لوٹے پانی کے اُن کے غسلِ آخرین کے لئے ڈالے ___ اتنے میں کچھ اور ادیب آگئے تھے جن میں ادبی مرکز کمراز کے صدر محمد امین بٹ نمایاں تھے۔ اُن کے جسد کو ٹین کے تابوت میں ڈالدیا گیا۔ اس کے Pall Bearers میں اُن کے فرزندوں کے علاوہ محمد امین بٹ اور کچھ اور لوگ شامل تھے۔ راقم بھی کچھ قدم تابوت کو کندھا دیتا رہا۔ لیکن چونکہ اُترائی کا سفر تھا۔ لہٰذا ٹھوکر لگنے کے خوف سے علحیدہ ہوگیا ___ راہی صاحب کی قیام گاہ کے جنوب کے طرف حضرت جیب اللہ نوشہری کا آستانِ مبارک کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ لیکن ہجوم بڑے احترام اور احتیاط کے ساتھ جنازہ گاہ تک چلتا گیا۔ جو حضرت حُبی کے آستانے سے تھوڑا سا الگ ہے۔ مقامی مولوی نے کشمیر کے صاحبِ ذوق ادب نواز اور ثقافت یار عالم حضرت مولانا شوکت حسین کینگ سے درخواست کی کہ وہ نماز جنازہ کی آگوائی کریں۔ چنانچہ ایک اچھے خاصے اجتماع میں جو سات آٹھ سو افراد پر مشتمل تھا اُن کی نماز جنازہ ادا کر کے اُن کو ابدی حیات کے سفر پر روانہ کردیا۔

نہ ہے زماں نہ مکاں لا اللہ الا اللہ

اگر مہجور صاحب کو آج سے 71 سال پہلے سرکاری اعزاز سے دفنایا گیا تو آج کشمیری زبان کے عظیم ترین شاعروں اور نقادوں کے سربراہ کو کیوں سرکاری اعزاز

سے الوداع نہیں کیا گیا۔ ان اے برسوں میں کشمیریوں کے اقتدار کو گھن لگ گیا ہو تو ہو۔ مگر اُن کی ثقافتی حس بہت جاگ روپ ہوگئی ہے اور اُن کی زبان نے بھی عروج کے زبردست مراحل طے کئے ہیں۔ اس پس منظر میں سرکار کی یہ دانستہ کج رفتاری ہر لحاظ سے قابلِ مذمت اور شرمناک ہے کہ کشمیر شائد اب قرنوں کے بعد راہی صاحب کے قد کے ثقافتی رہنما کو پیدا کریگا۔ جسکو خود ہمارے اپنے دیش ہندوستان نے اپنے سب سے بڑے ادبی اعزاز گیان پیٹھ سے نواز کر اُن کی عظمت کا ڈنکہ بجایا ہے ____ اور اُس کے باوجود یہ تغافل۔ کمال یہ ہے کہ اُن کی وفات کے ایک ماہ کے بعد بھی آج تک سرکار کا کوئی اعلیٰ انسر یا اہلکار وہاں نہیں آیا۔ یونین ٹیریٹری کے سربراہ کی بات تو دور کی رہی ____ لیکن عظمت نے مقامی بے دردوں بے قدروں اور بے خبروں کو لات مارتے ہوئے آج کی فضائی پرواز کی دُنیا نے ساری سرحدیں طے کر کے امریکہ اور یورپ میں اپنی رسائی اور مساعی کا اعلان کیا ''واشنگٹن پوسٹ' میں۔ اُن کے انتقال کی خبر چھپ گئی اور سارے امریکہ کے نشری اداروں اور اخباروں پر چھا گئی اور دنیا کے سب سے بڑے اخبار ''نیویارک ٹائمز'' نے اسکو چھاپا اور یہ کشمیری ادب کی تاریخ میں پہلی بار تھا کہ اس کے ایک علمبردار کو بین الاقوامی طور پہ یہ سند اور عزت حاصل ہو رہی تھی۔



■ اگر کسی قوم کو صفحہ ہستی سے مٹانا ہو
تو پہلے اُسکی تاریخ کو مٹادو
(چینی کہاوت)

لفظہِ راش تہٕ وٲنجہِ گاش_3

(یِیمہ مضمونکۍ ژٕ قطہ چھِ راقم سٕنزن 'راش' تہٕ 'شش رنگ' کتابہ منز گاشراونہٕ آمتۍ)

آگرپچھنۍ:-

کٲشرِین داستانن ، دلیلن منز سمکھن وول بارستہٕ، عجیب پُر اسرار تہٕ اسطوری پرندٕ۔ آگر پچھنہِ ہُند ناوٕ ے چھُ کٲشر زبانۍ ہندِ ژٕ یٹھہ یادداشت تہٕ بجہِ نظرِ ہُند یتھ ہیوٗ ناوچھ ییٚہِ خالے کُنہِ زبانۍ منز پرونہ گژھن یوان۔

آگرپچھنے تأ بیاچھِ جن تہٕ انسانۓ

(وہاب کھار)

عام طور چھِ بڈٕ ین تہذیبن تہٕ کلچرن پننۍ خاص پنکھ پکھشی تہٕ پرٕ زٕژ تھاوَن وٲلۍ جاناوار آسان۔ مثلاً فارسی کِس عظیم تہٕ قدیم تہذیبس چھُ سی مرغ۔ یُس نصیر الدین فردوسی ین پننہٕ نس زبردست شاہنامس منز تمہِ آیہ پکھن واش کڈٕ نو ومُت چھُ زِ سارے ایرٲنی تہذیبک وِشال منظر چھُ اَتھ تلہٕ کُنہِ شولان تہٕ شوٗبان۔ عرب اسطوٗرس منز چھُ عفریت ناوٗک درندٕ کھمان تہٕ کھوژٕ ناوان تہٕ تہندی لُکہٕ قصہ چھأی سٕنزِ ژھایہ ستۍ لوکن شامتھ انان۔ اَمہِ آیہِ ترایہ ہُند سارِوٕ ے کھوتہٕ شوٗبہٕ دُن

جاندار چھُ یوٗنانٔی دیومالایہِ ہُند سنتور (Centour) اَکھ پھُ زنانہٕ ہُند کلہٕ، نَرٕ تہٕ جسم آسان مگر گری ہنزِ زنگہٕ، تہٕ اُچھ پھس تارکن ہندی پاٹھی زٕ زٕ تراوان۔ مگر سارِوے منزٕ چھُ چینگ ڈریگن (DRAGON) سَرس۔ یہ چھُ چینی تہذیبُک فرؤ ژ علامت بنیومُت۔ ڈریگن چھُ چین کِہن فنون لطیفن منز گرایہِ ماران۔ خواہ سُہ مُصوری آسہِ یا مجسمہٕ سازی، اَنتھُ چھُ یہ فنِ تعمیر، رقص، پوشاک کِہن ڈیزاینن تہٕ اَتھہٕ کسبن تہِ واریاہ شوٗب تہٕ شان بخشان۔ اُمس چھُ ہہہ سُند بُتھ تہٕ شاہ مار سُند جسم آسان تہٕ دَپان یہ چھِ اُسَس منز اَکس بے بہالالس رٲچھی کران آسان۔ رحمان ڈار چھُ ظاہر یا اَمی رِواتچ تٔرینہٕ وَن دِوان۔

أجدرٲسہٕ منزٕ لال کڈانئے

یہ چھُ پکھہٕ واشہٕ ستر واوٕ طوٗفان تُلتھ ہبکان تہٕ اٗسہٕ کنٕ برہہ مارِوِنی نارٕ لمبھ تراوان۔ چینی لوٗکھ چھِ اُمس پنہٕ نِن سوکھن ہُند رٲچھدر، اَلاین بلاین لارکرن وول تہٕ خوش نصیبی ہُند نوبت کار زانان۔ دپان یہ چھُ ماقبل تاریخ کِہن (Pre-Historical) تمن دینوسارَن ہُند سایہ یم زمینہٕ پٹھ تہِ ژلان اٗسی تہٕ وُڈوٗتہٕ گِرتھ ہبکان اٗسی۔ ہومر سنزِ یونانٔی ایلیڈ (ILLIAD) منز چھُ اگامیمن (AGAMEMON) سنزِ ڈھالہِ پٹھ اَمی سُند طغریٰ ہاونہ آمُت یہ چھُ چینگ قومی نشان تہٕ ٹاوٗ دھرمُک اَکھ برگزیدہ حصہٕ۔

چینہٕ کہ رِوایت حسابہٕ چھِ اُمس ژور پنجہٕ آسان۔ مصرُک ابوالہول یعنے SPHINX تہٕ چھُ اَز پانژ ساسوٗ ری یو پٹھہٕ غیزاکِہن اہرامن نِشہِ مُدَے گنڈِتھ۔ اُمس چھُ انسانہٕ سُند کلہٕ تہٕ ہہہ سُند جسم تہٕ یہ چھُ سارے دُنیاہکِہن علامژن (IMAGE) منز واریاہ تھدِ شانہٕ۔

اَتھ پۆت منظرس منز چھے کأشُر آگر پچھنِ اَکھ عجیب اسرار تھاوان۔ دینوسار دپان چھِ پرٛندن ہُند اصل جد۔ اَمہِ حسابہٕ آگر پچھنِ ناوِے چھِ خبرٕ کتی معنے وتلاوان۔ تیمس نِشہِ سأری پرٛندٕ دژاے یعنٔی پکھشین ہُند آگُر۔ اَسہِ چھِنہٕ سأرٕے داستان پورٕ پأٹھی رٔژھرِتھ تہٕ نہ چھِ آگر پچھنہٕ ہُند پورٕ خول خط یوٗد۔ مگر یہ چھِ سانہِنا پُرسانک نتیجہ تکیازِ اَتھ پپٹھ چھِنہٕ وُنہِ کانہہ کأم سپز ہِژ تہٕ نہ چھے داستانَن یادٕلیلن پۆرٕ روۄن دِتھ أمی سُند اَنہاریا خصلت پورٕ پأٹھی پرٛزناونہٕ آمٕژ۔

یہ کتھ چھے خود بذات کأشرِ تہذیب تہٕ زبأنی ہنز آٹونامی ہنز دلیل زِ اَسہِ چھِ اَکھ بیۆن اسطوری پرٛندٕ لیس ناوتہٕ پنُن تہٕ شوٗد کأشُر چھُ۔ ہرگاہے أسی پنٕنہ داستانن وارٕ پأٹھی ثلانی کرو، أمی سُند آکارانہارتہٕ گژھِ آشکاراتہٕ سأئنس کأنسہِ مُصَوّرس تہٕ یِیہ تُھے کُنہِ أمی ہنز شبیہ بناوٕنس وار بنار تہٕ تھِہ کُنہِ چینی تصویرٕ کارن فوراً ڈریگن بناوُن وِژان چھُ۔

کأشرین چھُ اتھ معاملس منز اسطورٕک واریاہ سنبرتہٕ وَضاحت ڈِھس۔ خودِ کشیرِ ہُند وجوٗد چھُ أکس پکھشی ہندِس ڈسلاب ٹلنس ہتٕ وابستہٕ۔ یوسہٕ ہأر (شارکا) ستی سرِ کس دژانٹھال جلد بوس گالنہِ پکھ پھٹرأوِتھ وُژھ تہٕ ہارِ پربت بالُک ''کنہِ پھۆل'' (وُچھوکتاہ لوٚتہٕ وَے چھُ) تس تالہ پپٹھ سیزرأوِتھ دژاے۔ جلد بوگوٗل۔ کشیرِ ہنز نازنین وُژھ سرٛان گرِتھ آبہٕ ٹھلہِ منزٕ تہٕ مس یَلہٕ ترأوِتھ تہٕ نازکران کران ہیوٚتُن جلوٕ ہاوُن۔ خبر سأئنسٕ لاشعورس منز ماچھے یِہٕ آگر پچھنِ بُتھ رنگ بدلاوان تہٕ اَسہِ دیومالاچہِ وُنلہِ منزٕ کُنہٕ مُٹھٕ رِتس معاملس گن ظون پھیران۔

کاشکے گل کُنی چراغ خرد
دراساطیر آشکار منم

(ترجمہ: تلہٕ ساعقلہٕ ہند تزونک تٕژھن ژھتٕہ ژرِتھ، یہٕ پھٹسے اسطورن منز گرایہٕ ماران)

ڈسکوری DISCOVERY چلہٕ پٹھ آو۔ ۷/ اگست ۲۰۰۶ ہس پٹھہٕ ڈریگنس مُتعلق اَکھ خاص پروگرام نشر کرنہٕ، یتھ منز وَننہٕ آو زِ یہ اوس دینو ساروبرونہہ تہٕ تمن پتہٕ تہٕ روزُد۔ آگرپچھنی چھ توے اعتبارس نکھہٕ یوان۔

<u>زَڈکڈُنی:۔</u>

اِصطلاحاتی معنے........ پنُن غرض پوُرٕ کرُن۔ کم کمسے پٹھ گذار کرُن۔ پنُن حاجتھ کڈُن........

زڈ چھِ دراصل جڑ۔ یعنے موُل۔ ج چھُ کاشرِس منز زٔ بنان۔ زل (جل) زٔج (جزیہ) زگت (جگت) بیترِ۔ جڑ چھےٚ قدرچ اَکھ تژھ ترکاری، سبزی یا دوایہ یوسہٕ میژِ منز آسان چھےٚ۔ کشیر منز اوسہٕ گاہے کھیوٚن کیٔت بنان۔ تہٕ تم اَسی تاوجن لگتھ وَنن، مأدانن بیترِ منز یمن جڑن گن کل کران۔ اَکثے أس یمن منز کنہٕ چِگ تہٕ ہیڈر ہوی خودروغذأیی دوپھ تہٕ گُڑتہٕ یوان۔

رام چند کاگن چھُ لیوٚکھمت ۱ زِ یِیلہٕ سُہ وُہمہٕ صدی ہندِس ترٕیمس دہلس (TWENTIES) منز مڑبو واڈوَن دورس پٹھ گوتہٕ اَسی لوٚکھ یم جڑ کڈان تہٕ کھیوان۔ بوزوَے تہٕ گاذرتام چھےٚ اکھ یژھے جڑ امانہٕ یوان، یوسہٕ کھنہٕ والین یڈبران أس۔ اگرچِہ یہ چھِہ سویزرلینڈ تہٕ جرمنی ہنز مقامی مانہٕ یوان۔ مگر یہ چھِ واتان واتان سأری سے عالمس منز عام گأمژ (وُچھو UNE- SOCIO-HISTORY OF MANKIND) گوگج أس فرعونی مِصرس منز تہٕ ویز۔ کأشرِ ن وَنن منز چھےٚ یژھ کھنہٕ سأوی جڑ واریاہ تہٕ کأشر اوس

تورِ تِتھ ونان زِ ہے مےٚ کَڈِس پٔنٛز زڈ۔ یعنے تِتھے تِتھے رِزق۔ یا آہار لوٗ بُم۔ وونی چھِ زیادِ ے اِصلاحاتی معنیس منز ورتاونہٕ یِوان۔

<u>چھر:۔</u>

(ہکہٕ سان دودِ دِگنہٕ ۔ ماجہِ دود چینہٕ وول کٔٹہٕ پوت سَنسکرتس منزٕ 'کھ' لفظ 'ز' پھور تاوان......... 'کھ' یا 'خ' .... کھمن تِہ چھُ کٔھمن بنان چھُ)

یوسہٕ دودٕ ژھاوجہِ یا گبہِ، اَختَے گاوہنزٕ و بوزنشہِ چاونہٕ وِزِنیران چھےٚ، اَتھ چھ سنسکرتس منزٕ کھر تِہ ونان۔ یُس پتہٕ کھیر (دودٕ وگرٕ) تِہٕ کھیر بھوانی (دیوی) ہندِس مندرَس منزٕ تِہ مکر رسپدان چھ۔ کاشرِ زبانی چھِ امیک دوٚیم 'چھ' قبول کوٚرمُت۔ تِہٕ اَسی چھِ اَتھ چھِر ونان۔ 'چھر' چھُ تھَن تل چِہ دودِ راٗٹھ علاوٕ دودِ مأسس کٔٹہٕ پوٚتس تِہ ونان۔ یہ چھُ انسأنی شُری ہندین تَمن دندن ہٕتہ تِہ وَرتاوٕنہیوان یم تس وأری شُن ہیوٚ گرٕ ھتھ یوان چھِ تِہٕ مومہٕ چینہٕ کس زمانس منز روزان۔

.... چھر دَند۔ کشیرِ منز پکھر پوٗر، راجپوٗر (پکلووم) کِہن بڈٕ ہن گامن أندی پٔکی پرگنس چھُ پرؤن ناوِ چھراٹ۔ ظہرا أسی اَتہِ واریاہ تِہری گُپن بیترِ آسان۔ تِکیازِ یہ چھُ جنگلی علاقہٕ ہیوٚتِہٕ اَتہِ چھِ واریاہ نیہِ تِہٕ ہری لیوٗ ٹھ لیوٗ ٹھے۔ پلوامس منز چھُ اَزتِہ کشیرِ منز سارِوے کھوتہٕ زیادٕ دودحاصل سپدان (سرکأری اعداد و شُمار).........

چھر چھُ دودِ خاطرِ فارسی لفظ ''شِیر س'' تِہِ نکھہٕ تِکیازِ فارسی چھِ ژنداوستھایی رِپس منز سنسکرتس نکھہٕ۔ توٗے چھُ مثالے فارسی لفظ میغ (اوٗبرُ۔ بادل) کہ خاطرِ سنسکرتس منزٕ امی پھوٗرک لفظ میگھ (کالی داسنس بأتھ میگھ دوستس تِہ چھُ یو ہے برسر) فارسی شیرٕ منزٕ چھُ شیرین تِہ دِزامُت یعنے میوٗٹھ تِہٕ کاشرِ شیر آخ تِہٕ یوسہٕ مہرازٕ مہرینہٕ چھکنہٕ چھےٚ یوان۔

کبر گا:۔

(کأشرِ بٹن ہندِ ضیافتُک اَکھ مزدار سیُن ۔ یُس عام طور کھٔر
ژھاوٕلی سٕنزِ ن لرِ کانٛہن نکہٕ راَوِتھ تیار چھُ یوان کرنہٕ)

کبر گا چھُ بٹہٕ دعوژ ہُند اَکھ مزٕ دار سیُن ۔ یہ چھُ مازا ہاری (Non-Vegetarian) بٹن وار یاہ پسند تہٕ تِہندِ بھتہٕ کھینہٕ کس آخرس منز یوان۔ یہ چھِ جانور سنزِ ن کانٛہن پٹھ موٹہٕ ماژُک آسان۔ یُس گوس منز وارٕ پأٹھی تلنہٕ چھلنہٕ چھُ یِوان تہٕ پَتہٕ چھُ بتہٕ کس آخرس منز اَتھو ستی ژٕٹھ تہٕ دند وستی ژاٗپتھ کھینہٕ یوان۔ مُسلمانن ہندِس واز وانس منز چھُ طبکھ مازا اَتھ ستی ہشر تھاوان۔ مگر یہ چھُ تمہِ کھوتہٕ بوڈ یہن آسان تہٕ بدل طریقہٕ تیار کرنہٕ یوان۔ اَتھتے چھُس مزٕ تہٕ بدل آسان۔ یِیلہِ راقم الحروف 1987 منز وونی ختم شُدہ سوویت یونین گو۔ تتہِ سپزٕ قازقستانکس رکس کراگنڈ اشہرس منز سانہٕ تمدنی وفدٕ کس اعزازس منز بڈٕ دعوت۔ یہ اہم زِمن دوہن سوویت یونینس منز ہندوستأنی سفیرٹی این کول تہٕ آوماسکو پٹھہٕ دوٗر دراز ُک سفر کٔرِتھ اور۔ اَتہِ سپُد تمدنی وفدس ٹھیک خأطر مگر کول صأبس، یُس پانہٕ اَکھ کأشر بولن وول بٹہٕ اوس، آیہِ الگ دعوت کرنہٕ۔ تمونیؤس بہ تہٕ پانس ستی۔ تتہِ أسی اَتِکی کینٛہہ وزیر، امیر تہٕ۔ کھنُک اوس زیادے خاص انتظام۔ ضیافت کس آخرس منز تتہٕ پھوٗکران (SIZZLING) سیُن آو تہٕ تموودٕن کول صأبس زِ یہ چھے تِہنزٕ خاص DISH تہٕ اَتھ چھِ کبر گاونان۔ اَسہِ دوشونی اوس اَمہِ چہ شکلہِ تلے سونٛت گوٗمُت مگر یِیلہِ یہ ناووٕ نہٕ آو اَسہِ زن گے اُچھ بیٚہ ہن گُشادٕ آ۔ اَسہِ پرٛژھ تِمن اَمہِ ناوُک مطلب۔ تموودٕن یہ گواٗ ڈی جہِ ماز، یہ واقعی یہ آسان چھُ کراگنڈ اچھ ایشیأیی پأوٕی پاتھلین (STEEPS) ہندِس تھرس پٹھ، سائبیریا کس اَندی

پکس منز۔ اَتھی نزدیک چھُ امیک مشہورِ عالم آسمانی اڈٕ ....(COSMO DROOM) لوپ ناریٖنہِ پتھٕ دُنیاچ گوڈنچ زنانہٕ خلاباز ویلنٹینا تاراشکوا شبس گُن روانہٕ گے۔ خیال چھُ یوان کرنہٕ زِ اَز برونہہ ترٛیٚ ژورساس وٕری آیہ یموانٛدٕ و پتھٕ آریہ ہن ہنزٕ کیٚنٛہہ چھو کہ ہندوستان تہٕ پتھٕ اَکھ چھو کھاما آیہِ کشیرِ تہٕ واٗژہٕ۔ یمو یہ سیٚنٛن پانس ستی اوٗن تہٕ پتہٕ روٗد یہ تہندٕ ہن زیادٕ قریبی وارث بٹن ہندِس ضیافتی نظامس CUSINE منزتہِ موٗجود۔ یہ پراچین تہٕ معنہِ ساوٕترکیب چھےٚ صرف کاٗشرِس منزٕ ژھرِتھ ہیتس بڈِس کالہٕ سُدرس تہٕ بُتلہِ پاٗتھلس اَکھ اَکس ستی واٹنگ سُونہ پنہٕ داوہش اویزان۔ کشیرِ منز اوس قدیم زمانہٕ پیٹھے ماز کھینگ چلن۔ بیٚیتہِ پھےٚ بُدھ دھرم کیٚن ارہتن ہنزٕ اَڈٕ جہ میٚژٕ وارہن منز تھاوِتھ لبنہٕ آمٕش۔ تہٕ تہندٕ ہن دندن ہنز کیمیاٗیی جانچ کرنہٕ پتہٕ چھُ پیٚ کڈنہٕ آمُت زِ بُدھ دھرم کیٚن مازنہِ کھینہِ کیٚن بنیاٗدی اصوٗلن انحراف کرِتھ چھِ یم ارہت تہِ گوشت خوراَسی متی۔ کاٗشریو بٹو کوٗرنہٕ کُنہِ وقتس منزتہِ ماز کھیوٚن ترک۔ حالانکہِ تم چھ برہمنن ہندس سارِوے کھوتہٕ اعلیٰ طبقس ستی تعلق تھاوان۔ یوہے وَجہ چھُ زِ بیٚیلہِ اردا ٔہمہِ، گنوہمہِ صدی منزتم ہندوستانی شہرن گُن ہجرت کرِتھ گے تتہِ اَسی تمن تھدِ پایہ شاکاہاری وٕستھ پایہ برہمن بیترِ یمن ہُند مازاہاری آسُن وُچھتھ نچہٕ نظرِ وُچھان تہٕ یمن ستی رَس ملہٕ ون کرنس پتھ روزان۔ وُچھو:

KASHMIRI PANDITS, A STUDY OF CULTURAL CHOICE IN INDIA; BY HENRY SENDER.

کاٗشرِ شِوتنترٕک عظیم فلسفی ابھنوگپت چھُ اَتھ باضابطہِ اصول بناوِتھ لیکھان زہر

گاہے مازتہٕ مس کھٔنبس ناجائز ونوتیلہٕ پیٚیہ اَسہٕ وبدن ہٕند بن دیوتاہن تہٕ یہ چھُہ کھالُن تکیا زِتم تہٕ اُسی دوشوَے چیز ورتاوان۔

سرآٲنی:۔

(ترٛپہٕ سَر: تاس (PLAYING CARDS) چہٕ کھیلہٕ منزاکھ ترکیب)

سر چھِ کاٗشرِس منز باضے کلس تہٕ ونان تہٕ بعضے کانہہ مشکل ییل انہٕ نس تہٕ۔ ہارنس تہٕ زینہٕ نس تہٕ۔ مثالے سرن ءتیٚ چھِہ سردٲری۔ یامےٚ کرسو چڑھاے سَرِ (اَتھ معنیس منز چھُ فارسی۔ اردوُک زن ترجمے آسان)۔ مگر تاس گِندنس منز چھِہ اَتھ اِلگے مفہوم۔ سُرگے سہٕ تاسہٕ پوٚٹ یتھ نہ مخالف بوج یا دوٗر زیٚنتھ ہیکہٕ ہے۔ توے چھِ ونان ہے "چری نہلے ہسہ گرٛدھ سَر" تتھے کنٕ چھُ ترُپ یعنی رنگ تہٕ باقےٚ ترِبن رنگن ہندی پڑٕ اَنتےٚ یگہٕ تہٕ بادشاہ تام کھٔتھ ہیکان۔ دراصل چھِ انگریزی Trump لفظُک ہندی روٗپ یُس کاٗشرِس منز تہٕ چلیومُت چھُ (وُچھِو فرہنگ روزمرہ، از شمس الرحمٰن فاروقی) عام طور چھُ ترٛپہٕ پوٚٹ سَر آسان یعنی Trump Card۔ تاسہٕ کہ ذریعہ چھِ کاٗشرِس منز بیٚیہ کینٛہہ لفظ تہٕ راٗیج گاٗمتیٚ۔ یمن تاسہٕ باز گِندنہٕ وِزے معنی چھِ نیران۔ مثلاً پٔیس۔ چھانٹ دِیُن۔ نوٚتھ۔ پوٚٹ ژٹُن۔ کوٹھ کرُن۔ کوٹھ پھٕٹراوُن۔ رنگ کرُن، بدرنگس، پٔیس لاگنٕ۔ پٔیس کڈٕنی۔ سرہاوٕنی۔ باز گرٛھنی۔ باز لاگنٕ۔ باز زیٚننٕ۔ پوٚٹ ہاوُن۔ پوٚٹ کھیوٚن، سر کھٔنی بیتر۔

شالہ مار۔ شالیمار:۔

(اصل شالہ مر۔ (شالہٕ ہنز جاے) سرینگر کِس مشرقس منز زبرَوَن بالہٕ کِس جنوبی دامنس تلہٕ گنہٕ مغل شہنشاہ جہانگیر ہِندِ وقتہٕ

(1605-1627) بناونہٕ آمٕت مشہور باغ

شالہٕ مار باغ کس تعمیرس متعلق چھُ واریاہ اتاہ پتاہ۔ ''تاریخ حسن'' چھُ ونان زِ جہانگیر بادشاہن بنووِیہ 1620 ' منزٕ تہٕ ناو تھوونس ''فرحت گاہ شاہی'' (اَمکِ اعداد ہے جمع کرو کھ اَمہِ کہِ بنہٕ نٔک ابجدی تأریخ چھُ نیران) مگر یہ فارسی ناو دَریوٚس نہٕ کینہہ۔ اَتھ روٗ دی شالہٕ مار ونان۔ تکیاز؟ اَتھ چھےٚ حسن شاہن پنٕنہ حسابہٕ پھُٹ کڈٕمژ۔ ظاہر آسہِ ہے تمہِ یہ لگہٕ دلیلو نِشہِ اخذ کوٚرمُت۔

دیہان سرینگرِ کس برونٚہمس شہر پروٚرسین پوٗرٕ کی بأنی راجہِ پروٚرسین ہندِ وَقتہٕ اوس اَتھ نکھےٚ بأروَن أندی پکھی اَکھ عابد مرتاض ڈیرٕ دِتھ یُس سوگرام سوامی ناو اوس۔ راجہِ اوس أمس سمکھنہٕ خأطرٕ اَتھ جایہِ یوان تہٕ یوان۔ دیہان پنٕنہ بیہہ کرنہٕ تہٕ لوٗکن ہندِ تم دِنہٕ خأطرٕ بناوٕ کی اَتہِ اَکھ زبر محل خانہٕ ہش لُر۔ اَمہ چھِن لبن پیترِ بناوناوِ بن دیوی دیوتاہن ہنزٕ تصویرٕ اَنٚتےٚ برونٚہمِن پادشاہن ہندی پیکر تہِ۔ حسن چھُ ونان زِ یہ بنیو ویو ہے لنگار خانہٕ چھِن ہیوتہٕ اَتھ تھووٗن ناو شالا مار....... اَتھ ترکیبہٕ وزٕ ناوِتھ چھُ سہ ونان........ شال بزبانِ سنسکرت گودھرم شال تہٕ مار گولولہٕ کس دیوتا کامہٕ دیوسُند ناو۔ مطلب زِ لؤبہٕ وٗن تہٕ سوندر۔ زن تہٕ کام دیوسُند گرٕ........ مگر کالہٕ تہٕ پالہٕ لگِتھ گےٚ اَتھ تہٕ کھر بس وَژھان۔ پتہٕ روٗ د شالہ مار ناوٕ اَکھ گام۔ اَمیُک نیب ہیوٕ یُس اور پنہٕ گرٕ ھنہٕ تہٕ آباد گومُت اوس........ حسن چھُ لیکھان زِ مُغلن پتہٕ گو یہ باغ تہِ ناپُرسانی کٔنزٕ وُجار۔ مگر تیوٚت گُرتھ تہٕ بیٚلہٕ ڈوگرٕ راجہٕ نبیر سنگھ نِس وَقتس منز تہٕ ندی کاشری صوبہ دار وزیر پنوٗں (یہ شخص موٗد 1880 منز سرینگر کس حضوری باغس منز دشہارٕ وُچھان وُچھان) امہِ چھِ بالا دری جُرتھ قیمتی لال جواہر SEMI PRECIOUS STONES) تمو منزٕ کھٔنِتھ نبر کٔڈی........

تمن ہُند وزن اوس اکھ کھار۔ (خروار) تہٕ ہرٕ ے۔ وزیر پنون بڑگ یم زٕد گتر ومنکہٕ پھلی چسپان گرِتھ۔

فکر ہر کس بہ قدرِ ہمتِ اوست

جہانگیرس پَتہٕ کوٚرتہٕ سندی صوبیدار ظفر خان احسن، یُس پانہٕ اکھ باکمال شاعر اوس، یہ باغ وسیع تر۔ اَتھ بنوٗون بوٚنم طبقہٕ۔ سُہ رلوٗون ڈل سَرس ستی تہٕ أندی أندی بنوونس خوبصورت تعمیر۔

بہر حال۔ یہ ہیٚرِ کنہٕ لیکھنہٕ آو تہٕ چھُ سارِنے معلوم۔ اَز چھُ یہ باغ ہنا زمیوٗمُت تہٕ اَتھ چھنہٕ ڈلس ستی وونی سیوٚد واٹھ مگر توتہٕ چھس اصل ہئیت واریاہ موجود۔ البتہٕ چھےٚ اکھ زٕ کتھہٕ نوِسونچِک وُتش دِوان۔

ا۔ اَتھ چھنہٕ وونی کانٛہہ باغ فرح بخش تہٕ نہٕ کانٛہہ باغِ فیض بخش (ظفر خان نہٕ طبقُک ناو تہٕ تاریخ 1633) یہ چھ مقامی کاشرِ زبانی ہنز دوٚپر فارسی زبانی ہندِس سامراجس پیٹھ فتح۔

۲۔ یہ کتھ چھنہٕ ہَٹہِ وَسان زِ شالہٕ مار ...... چھُ شال ماریا کینٛژن تگن گری کرن والین ہنز کتھِ مارشالا۔ کامہٕ دیوٕ سندِس ناوَس پیٹھ لرِ ناو تھوٚنگ یہ پیرایہ چھُ پیٹھے بانہٕ وبگھت تہٕ وُگر باسان، تہٕ پَتہٕ گوٚو رمُت خیال۔ 'مار' چھنہٕ کاشری ونان۔ البتہٕ شاین تہٕ جاین، مقامن تہٕ مرکزن أسی کاشری 'مر' ونان۔ زوٗنی مر۔ دیدمر۔ بلدیمر۔ أنز مر بیتر بیتر۔ دراصل اوس سنسکرت 'مٹھ' کاشری پاٹھی۔ بیٚیہ چھِ سنسکرت چہِ 'ش' آوازِ کاشرِس منز 'ھ' آواز گژھان۔ مثلاً شاکھ، ہاکھ، پاٹھ شالا، ژالٹہٕ ہال۔

'شال' چھُ میانہِ خیالہٕ اصل شالے (وُنگن وول لُٹُ زیوٹھ جانور) یَس متعلق

کأشری پأٹھی کِہی یا محاورٕ تہٕ گنڈتی چھےٚ۔ شالس لوٚٹ زیوٚٹھ بالس ژلیا تر۔ شال شال بیوٚن بیوٚن وُنگہِ وزِ گنی، بیترٕ۔ بوزوے تہٕ براأری ہندی پأٹھی اوس شال پرانین کأشرِ ہن نِشہ شرٕ دھا یہ ہُند اکھ نشانہٕ شاید ما آسہِ ہے یہ آرین ہندِ یورینہٕ برونہہ سانہن آدِ واسین یا PAGAN یزٕھن یزٕھن ہُند عکس۔ اَسہِ چھےٚ کشیر منز شال ناوَس پیٹھ وٲریاہ شایہ۔ شہپن طرفہٕ شال لوٚٹ (گام)۔ کِتہٕ کولہِ پیٹھ شالہٕ کٕدل۔ شُپینہ رٕنی آرٕ بٹھس پیٹھ شالہٕ کھأر (اکھ خیابان یُس مغل سڑکہِ پیٹھ واقع چھُ۔ شالہٕ ہوم (ہوم چھِ کأشرِس منز بدھ وقتک زن تہٕ 'شریف' یعنی خانیار شریف بیترٕ ہیوٚ اوسمُت۔ اَتہِ اوس کانہہ آستان آسان۔ کانہِ ہوم۔ وَندٕ ہوم، آرٕ ہوم، ماژٕ ہوم بیترٕ تہٕ سوپورک محلہِ شالہٕ پوٗر، شالہٕ بُگ بیترٕ۔ میانہِ خیالہٕ چھُ شالہٕ مرتہٕ تِتھےٚ۔ ییتھ پتہٕ پأرِم کأکل کأشرِ ترکیب۔ شال اوس براأرِس کِہے پہن مگرتوتہِ قدیم مصرٕ کین لوٗکن نِشہِ پوٗتر۔ تہٕ تمن آوٕ ہندہن تصویرن منز چھُ شالہٕ سُند کلہٕ تہِ نمایاں۔ لہاذا آسہِ ہے کشیرِ منز تہٕ براأری ہندی پأٹھی اَتھ یہ نسبت۔

۳۔ شالامار چھُ کشیرِ ہنز سوگندژھٹان تہٕ ساأری سے برصغیرس منز کشیرِ ہُند اصل اعلان کران۔ یہ چھُ شاأعرن ہُند تہِ ٹوٚٹھ موضوٗع۔ یِیٚہ چھُ ہتہٕ بدہن مقامن تہٕ مصنوعاتن شالیمار ناو کرنہٕ آمٕت۔ موغل بادشاہن یِیلہِ شہر سرینگر شالہ مار آراستہٕ کوٚر تمن آوُلن ہیوٚ۔ تم گےٚ اَتھ مشکنہِ دارِ منز پیٚتی ہِری زِپنہٕ تِہن ماتحت اہم شہرن منز کرِکھ واریاہ شالامار تعمیر۔ یمن منز چھُ لاہورک شالامار باغ سارِوٕے کھوتہٕ زیادٕ مشہور۔ تہٕ لاہور کےٚ یوت نہٕ بلکہِ ساأرے پاکستانچہٕ نستہٕ ہُند روٗنگ بنیومُت۔ تمن ہندی بڈی بڈی سال پلال چھِ اَتی سپدان۔ یہ چھُ تتہِ وَتہٕ گتن ہُند سارِوٕے کھوتہٕ دل پسند ماتھ۔ سانہِ ریاستہٕ کس جیمی شہرس منز چھُ از شالامار اکس

وتہٕ پڑاوس ناو۔ یُس سٕۄ چوک تہٕ نیوٗ سیکریٹریس منز باگ یوان چھُ۔ مگر اَتہٕ اوس
گلاب بھونہٕ ہیوٚ رپہن اکھ خیابان۔ یتھ سروصنوبر سارٕے شۄبان تہٕ شولان اُسی۔ مگر
1947 پتہٕ ووت نہٕ اَتھ کانہہ تہٕ یہ نیوٗکھ بٕگارِ۔ جیمکو وٕ نسٹھ باشندٕ چھِ اَز تہٕ اَمہٕ
وُجرے ہتے مگرتوتہٕ شاداب باغکی تعریف کران، تہٕ ووش تراوان۔ تِتھے کنٕ چھُ شمالُ
مغربی ڈلہٕ منزتہٕ شالا مارناو موجود۔ اَز چھُنہٕ اَتہٕ باغ۔ مگر یہ چھےٚ اکھ بڈٕ بستی، گاڈٕ ہن
بسن بیترِ ہُند اکھ اہم پڑاو۔

مےٚ چھُنہٕ بێین شہرن ہنز پتاہ مگر گمانہٕ چھُ گرٕ ھان زِ ہر گاہے نظر گذر دِنہٕ یِیہِ
موغلن سٕتی وابستہٕ بێیہِ کہِ ین شہرن منزتہٕ آسن شالا مار۔ یم ووٚنی زمانہٕ کێن گردِشن
تل اوٚبٕ دی سپدی مٹی تہٕ گُترِ ہن سٕتی گامتی چھِ۔

باسان چھُ سرینگرکس ہارَون گامس نشہٕ یمہِ شالامارک ذکرحسن کران تہٕ تتھ
پروسین سنزٕ پادشاہی ہنز ٹێٹھ کھالان چھُ سُہ آسہِ ہے شالہٕ مر۔ یعنی شال دیوتاہس
سٕتی وأٹھ کانہہ استھان بیترِ۔

اُخرس پێٹھ چھُم وُنی زِ 1980 ییلہ یہٕ اکہِ دوہہٕ شیخ محمد عبداللہ ہس سٕتی چشمہ
شاہی گیسٹ ہاوس منز اوسُس تہٕ اُسی دوشوٚے اُسی ڈل وُچھنس منز مست۔ مےٚ
کوٚر تمن عرض زِ ڈل چھُ انگریزی لفظ DULL یعنی۔ یتھ نہٕ مزٕ تہٕ مُشک چھُ اَتھ ہے
جھیلِ شالامارناو کرُو یہ لاگہِ وُچھُن۔ تمو وۄن کیاز؟ مےٚ وۄن تمن شالا مار چھُ ووٚنی
اکھ انٹرنیشنل پہچان تھاوان۔ آغا خان پرنس علی خانن چھُ پنٕنہ شہزادہ شالامارناو
تھوومُت بیترِ بیترِ۔ مگر شیخ صابن کوٚر یہ ناو نا منظور تہٕ اَز چھُ مےٚ فِکرِ تران زِ تمے اُسی
اَصلس پێٹھ۔ مشہور انگریزی ادیب سلمان رشدی، یس رگن منز کاشُر رَتھ تہٕ چھُ،
چھُ تازٕ ناولس منز اُکس کردارس SHALAMAR THE CLOWN ناو

تھوومُت۔

<u>نہرو........اُلی کنہ خاًکی:۔</u>

جواہر لال نہرو تہٕ تِمی سے ہِو بن بڈ پایہ کاُشرٕ بن ہِنز نہرو کرٛامہِ متعلق چھےٚ بیٚہ کینٛہہ کتھ روشن گاٚمژٕ .... کاُشرِ پاٹھی چھِنہٕ CANAL لفظس نہرونان۔ ہرگاہے کشیرِ منزِ یژھ ہش کانٛہہ نہر آسہِ تہٕ سو آسہِ ہتھ ؤرٕی کمے پرٲنۍ۔ کاُشرِ پاٹھی چھِ اَتھ کول ونان۔ شاہ کول، کِٹہٕ کول، چھٔژ کول بیتر بیا کھناوٕ چھُس لاد........ امُک اکھ ناواوس ندتہِ تہٕ لل دیٚد ہُند مصرعہ چھُ۔

دمی ڈیٚٹھم ندٕو ہہ وٕنی
دَمی دیٚوٹھم سُم نتہٕ تار

اَمی منزٕ چھُ چوبِ ڈل یعنی انگریزی LOTUS STEM کشیرِ منز ناو پرٛاوان........ندُر۔ یُس ندِ منز درٛامُت آسہِ۔ ظاٗہر چھُ زِ یہ تہِ چھِنہٕ نہروٗ کرٛامہِ ہُند آگُر یا مصدر۔ اصل کتھ چھے یہ زِ ژووٗڈُر تحصیلس منز چھُ اکھ گام نور۔ یتھ اڈی نارو تہٕ لیکھان چھِ........ باسان چھُ اُتھی چھِ بالہٕ اَپارِ گوڈٕ کاُشرِ عادتہٕ کنۍ نارو گوٗمُت۔ تہٕ اَدِ بِگرٛان بِگرٛان نہرو........ نہرِ چھِنہٕ نہروٗ لفظس سٟتۍ کانٛہہ سیٚود واٹھ باسان یہ جواہر لال نہرو وَنان چھُ۔ دۆیم کتھ زِ حال حالے چھِ نہرو خانوادس متعلق جامعہ مِلیہ اسلامیہ ہِکی سابق وایس چانسلر پروفیسر مشیر الحق صاٗبن سیٚٹھا خوبصورتی سان چھاپمژٕ .... " NEHRUS - THE PERSONAL HISTORIES " کتابہِ منز چھُ وَننہٕ آمُت زِ جواہر لال ہِندِس مالِس موتی لال نہروَس (وفات 1930) تام اُمس خاندانس منز کاُشر زبان پٔژ ہے رٕژھ ہے چلان تہٕ اَکھتۍ اوس موتی لال پانہٕ تہِ یہ زبان بوزان شوزان تہٕ

پکہٕ ناوان۔ الٰہ آباد چھےٚ یہ رِوایت موجوٗد زِ بیٚلہِ اکبرالٰہ آبادین پنہٕ نِس مکانس عشرت منزل ناو تھوو تمہِ پتہٕ بنو موتی لال نہروٗون پنٕن مشہوٗر محل نما مکانہٕ تہٕ تتھ تھوٗون آنند بھون ناو۔ یہ عشرت منزِل کٕٹ ہندی چھُ۔ جواہر لال نہرووَس سپُد 1915 منز دِلہِ ہندِس چاندنی چوکس منزٕ اکس کاشُر بٹہٕ کورِ کملا یہ ستی خاندر۔ خاندرُک دعوتی کارڈ اوس اُردو زبانٕ منز چھاپنہٕ آمت۔

راقمہ سُند مضمون یتھ منز گوڈ نکہِ لٹہ وننہٕ آمُت اوس زِ جواہر لال نہروسنز یہ کرام چھ کٕتہ۔ تہٕ سُہ اوس دراصل نارو[۲]۔ یعنی تمن بُزرگن ہُند اولادیم کُنہِ وقتہٕ کشیرِ ہند نٲرک گامہٕ روزان آسہن۔ اَزۆرک یہ واد گنذرِتھ چھُ اَتھ اَکی کشیری پنڈت سکالر ڈاکٹر ریشی کُمار رن بیٚیہ ہن واش کوٚڈمُت۔ تِہندی کٕنز گو جواہر لالُن بُڈی ببراج کول (یُسند جواہر لالن پنٕنہ سوانح عمری منز ذِکر کوٚرمُت چھُ) یُس 'نارو' NARU اوس۔ حبہ کدلہ کِہ بٕز یہ بُجن محلہ پٹھہٕ دولت تہٕ شہرت ژھانہٕ کشیرِ نبر" (ہفتہٕ وار کشمیر سینٹی نل: جموں، جلے ۲۰۰۶)

لال منڈی:۔

(سرینگر عجائب گرچ موجوٗد عمارت۔ وٕتھِ بُٹھس پٹھ)

منڈی چھُ ڈوگری لفظ قصر یا محل خانہٕ موکھہٕ۔ حالانکہ اُردوس منز گو یہ بوٚڈ بازر۔ جمہِ چھُ میاں راجپوت ڈوگرہ مہاراجن ہُند پیلس، یتہٕ پتہٕ پہن ریاستی حکومتکی دفتر آسی، منڈی مبارک کہِ ناو موجود۔ امہِ بون پہن اَزی کس پریڈ گراونڈس نشہِ چھےٚ پرانی منڈی، یوسہٕ ۱۸ ہمہ صدی ہندن راژن ہُند محل اوس۔ سرینگرٕچ لال منڈی آیہ رنبیر سنگھ (1885-1858) ہندِس وقتس منز بناونہٕ۔ بنیادی طور اوس تمہِ وقتہٕ کس ڈیوک آف ونڈسرس یعنی برطانیہ کہِ تختہٕ کس وارِث، شہزادس یُس ملکہ

وِکٹوریہ ہندِس مرنس پتہٕ تتینگ شہنشاہ بنیو، کشیرِ ین۔ تِہند روزنہٕ خاطرٕ اُس نہٕ سرینگرس منز کانٛہہ رژتہٕ مناسب عمارت موجوٗد۔ انگریزو اُس ڈوگرٕ مہاراجس کشرٕ ہنز سبز پرٛی پتھرٕ پتہٕ تلتھ کینژن کھوٹن پانسن بدلہٕ حوالہٕ کرمژ۔ ڈوگرن اوس امہِ احسانہٕ کھوتہٕ تہِ تمہنز پاسبانی تہٕ نگہبانی ہنز لادن تہٕ توے آو یہ محل اُنن دری تیار کرنہٕ۔ اَتھ آیہ تالوس تہٕ لبن بیترِ پیپر ماشی ہندی سبٹھے زیبا نقش وو تلاونہٕ، تہٕ پننہ وقتہٕ اوس یہ سرینگرُک سارِوے کھوتہٕ خوبصورت تہٕ تازٕ محل بیٛیہ نوٗطرٕ زچ اَکھ بہترین بلڈنگ۔ یتھ از سوادِ ہتہٕ وُہرک تہٕ سرینگرس منز جورٕ چھنہٕ۔ اَتھ اوس نیبرٕ کنۍ وو زُلِ رنگ کرنہٕ آمت۔ تہٕ توے گو اتھ حکمرانن ہنز زبٲنۍ منز لال منڈی ناو مشہور۔ یتھہٕ کنۍ مثلاً لال حویلی۔ اَتھۍ واشنگٹن امریکہس منز صدر امریکہ ہنز رہائش گاہ وہائٹ ہاوس تکیازِ سو چھ سفید رنگے بوزنہٕ یوان۔

لال منڈی روٗد یتہٕ ڈوگرہ مہاراجن ہُند اکھ مہمان خانہٕ ہیوٗ۔ اَمہِ چھِن زچھن روقن منز آسی ڈوگرٕ مہاراج وایسرائے تہٕ نیبرٕ پتہٕ آمتین لازِم دار پڑھبن سال کران تہٕ ضیافژ کھیاوناوان۔ بیٛیہ اَسس بیاکھ کام ہوان۔ یِیلہِ تم وَندٕ گُذرنہٕ پتہٕ اُسی رہتہٕ کال چھاونہٕ کشیرِ تران تم اَسی نہٕ سیوٗدے اصلی پیلیس یعنی شیر گڈھ گژھان۔ تم اَسی گوڈٕ لال منڈی منز قدم ٹھہراوان تکیازِ سیوٗدے شیر گڈھ گژھنس اَس تمن شگ گژھان۔ پتہٕ اَسی تم پننہٕ نین جوتشن ہندِ ذریعہٕ ساعتھ وُچھناوان تہٕ شگونہٕ حسابہٕ اَتہِ پتہٕ شیر گڈھ تران۔ وُہمہِ صدی ہندِس ابتداہس منز یِیلہِ سرینگر سری پرتاپ میوزیم بناونک فیصلہٕ سپد، آو اتھ منز پرانین آثارن ہُند عجایب گھر بناونہٕ۔ مگر محل خانہٕ کہِ حیثیتہٕ یوسہٕ آرائش تہٕ سجاوٹ اُس اَتھ سپدان روزان تتھ کُن روٗد نہٕ دیان۔ اَتھ اَسی فرشس پتھے زرٛوگ تہٕ عالی شان قالینہٕ وو تھرتھ تہٕ

تالوٗس شاندار فانوس اوٚیزان۔ تمہ تہٕ آیہ ہناونہٕ۔ وارٕ وارٕ گٔے امہِ کہِ تالوٗچ رنگدار کآم مسدوٗد یوسہٕ وُچھن وٲلس راوٕ متہٕ خزانک احساس ٹلتھ وارے دگ چھ ٹلان۔
یہ بلڈنگ چھِ ووٗنی غارٕ محفوٗظ قرار دِنہٕ آمٕژ۔ اَتھ محل خانس ژٕچھنہِ اند اوس اَکھ سبٕٹھے خوبصورت باغ بناونہٕ آمُت۔ یتھ منز انگریزن ہندِ مزاژٕ مطابق گُلٕ کُٹ تہٕ پوشہِ ذٲژ، دوپھ وغارٕ لاگنہٕ آسٕ آمٕتۍ۔ یہ روٗدوٗ ہمہِ صدی منزلوٚکن تہِ رنزٕ ناوان مگر ووٗنی چھُ اَتھ فوجُک اُجدرژ وولپٲرۍ اُرگِتھ۔ ۱۹۴۴ منز دِژٲ تھۍ باغس منز کشیر ہندۍ اَکۍ مہاراَجی دورٕکۍ وزیر آغا سید حسین صأبن محمد علی جناح صأبس اکھ شاندار دعوتِ عصرانہٕ۔ یتھ منز تمہِ وقتہٕ کیوٚژ پیشوا امیر وتہٕ وزیر وتہ شرکت کُر۔
لال منڈی چھُ مہاراجو ولایتُک اکھ گُل لوگمُت یُس شاید کم از کم ریاستس منزن گُنے چھُ۔ TINÇOBILOBHA۔ امیُک رس چھُ اکھ کُشتہٕ ہیوٗ مانہٕ یوان۔ اَمہِ کمن پتٕرن چھ کینہہ لوٚکھ تِتس آلبس منز گژھ بھ اُنتھ چوان۔ اتھ چھ APHRODISIC ہیوز بردست تاثیر۔
کھنہٕ بل:۔
(بدنام کوٗرتھس کھنہٕ بل رٕس گاٹھس ....رسول میرٓ)
یہ مصرعہٕ چھُ پٔتھے بانہٕ وزن برابر کرنک تہٕ شِلہٕ وتِس گلہٕ وتھ وٕنُن ہیوباسان۔ خاص طور پیلہِ یہ پوٚرٕ شارٕ وُچھِ ہون۔
سُلہِ وٲتھۍ تھے ژٕہِ ردٕایہ گھے کاٹھس
بدنام کوٗرتھس کُھنہٕ بلہٕ رٕس گاٹھس
مگر یتمہِ وقتہٕ یہ وَننہٕ آمُت چھُ تمہِ وقتہٕ چھِ کشیرِ ہُنداَکھ پزرچھُ اَتھ منز گُپتھ یتھ کُن تہٕ ووٗنی ظوٗنے گژھان چھُ۔

گنو ہمہِ صدیہندس سورلس بلکہ ژُہمہِ صدی ہندِس گوڈنکس ژُوباگس تام اُس وتھ کشیرِ منزاورِ یور گرژھنگ نژ نگ تہٕ ٹرانسپورٹُک اکوے قابلِ اعتبار وٚسیلہ۔ اَمی ذریعہٕ اُسی ناوَن، کھچن، بحژن، ڈُنگن بیترِ منزلۆکھ اورِ یورِ یوان گرژھان۔ اَکھتے جِنسن چیزن تہٕ ساران تہٕ ڈُلاے کران۔ یہ اوس پرٛانہِ کالہٕ پٹھے۔ تاز کتھے چھے زِ یِیلہِ حضرت مخدوم حمزہ صابٕنز آون خلیفہٕ بابا داؤد خاکی دِلہٕ پٹھ شہر یوان یوان 1587 کس وندس منز شینن پننہٕ کنز اسلام آبادٕ بند گئے، تم گے تتہٕ ڈیلکہ تہٕ پتہٕ کوٚر رُکھتی انتقال۔ کینژ کالی یِیلہِ شین پیوٚن بند گوتہٕ دریاوس تہٕ شُشُر کملیوٚ وآیہ تم پننہٕ امانتی قبرِ منز کڈِتھ ناوِ منزے شہر واتناونہٕ۔ یِیتہٕ تم آستانہٕ مخدوٗمس منز منز پننہٕ نِس مرشدس پور کنز لرِلوٚر رساونہٕ آیہ۔ یمن دوہن اُسی وِیتھِ گاٹھ ازکل کبن بسہٕ اَڈن یا ہوائی اڈن ہی یور ساری واتان، پرٛاران، ناوِ وسان تہٕ ناوِ کھسان۔ اُسی اَکھتے واپس وسان تہٕ گاٹھ کھسان اُس اور اُسی سوداگار، خاندرِ گرٛاکھ، سوٚنی ساٹھ، بیمار تہٕ تہندی سٟتی وٲلی، لڑکہٕ تہٕ لڑکیہ، زنکی بڈی ساری واتان۔ اکھ گیوٚ وسفر کرنہٕ بیاکھ گو کاشُرِ بن ہندِ عادتہٕ موٗجوٗب تمن روخصت کرنہٕ تہٕ سٟتی یِنہٕ، یم گاٹھ تہٕ خاص کرکھنہٕ بلُک زن اُسی سوداگر زنکی مال چُکاوان، مہرازِ مہرینہٕ ژارزنکی تہٕ اَکھتے دربار کرزنکی تہٕ بوس لوٚ ژراوزنکی مانٹھ ہی بنے متی۔ یِیتہٕ دِوے ہٕش آسان اُس۔ اسلام آبادکی اُسی من رٟنز ناونہٕ تہٕ ووش کرنہٕ خاطرِ اور ژرِ واُرہٕش کرنہٕ تہٕ یوان۔ اِتھ ووسہٕ درٛ وسہ منزاوس یارِن دوستن اَکھتے عاشقن، معشوقن تہٕ ژھیہٕ ژھاٟرِس رِگندنس وار بنار ہیوٚ یوان۔ یہ زَن بُنیادی اِنسانی جبلٔژن ہنز منگ آسان چھے۔ (یتھی ہوی چیز چھ خاندرَن کھُندرن بلکہ عُرسن بیترِ پٹھ تہٕ سپدان روزان۔ پیوٚ وِ امام الدین مخمود صائبُن مصرعہ ”گل درٛایہ آستان“ یاتھ ژبٕس)۔ باسان چھُ رسول میرنی لولہٕ پرٛش

چھےٚ زَن تہٕ اورتہٕ واُتراٚ مژ۔ شاید آسہِ ہے اُمس پہلی کورِ ہُند کھنہٕ بل گاٹھ واتنہٕ ستۍ لُگہٕ پھسر ارے تیزے مژ۔ تہٕ اَوے پیوٚتس ڈبکس ژُنڈ دِتھ وُنن "بدنام کوٚرتھس کھنہٕ بلہٕ کس گاٹھس"۔ یعنی ٹھارس کھورتھس تہٕ میون لول کھوٚت نایہ کنٕن ٹمن۔ کھنہٕ بل اوس سِکھ تہٕ ڈوگرٕ وقتس تام یُٹ اہم تجارتی گذر گاہ زِامیک ذکر چھُ تمن مہالاتن۔ (takes) منزِیوان یم کاشرِ ہن حکمران بستہٕ والان والان ہوٕان اٚسۍ۔ تاریخ کلان (سِکھ دورُک۔ سرکاٗری) کنٕن ۳۳ ہن مہالاتن منز چھُ ۲۴ مس نمبرس پیٹھ درج تہٕ اَتھ اٚسۍ اَتھ اٚسۍ ونان گاٹھ داٗری کھنہٕ بل (فولیو ۷۹)۔ اَمکۍ ترجمہٕ کارَن چھُ انگریزیس منز اَمیک ترجمہٕ یِیمہِ آیہ کوٚرمُت:

LOADING AND UNLOADING TAX

ON THE BOATS IN KHANABAL.

سرینگرہٕ اوس اَمہِ دریاۍ سفرُک بوٚڈ گاٹھ اٚزیک اٚبۍ گزر۔ اَچھ بلڈنگ چھِ اَز تہٕ وسوٚنہٕ گتھِ منز کریچن مزارس بون پہن موجود۔ اَتہِ اوس جنٕسن بیترِ بیاکھ گزرپاٚنسہٕ ہینہٕ یوان۔ تِتھہٕ کنۍ از بتہٕ وارنِشہِ سرٕکہ پیٹھ پکن واجبن گاڑٕ ہن، ٹرکن بیتر ہوٕان چھِ۔ گاٹھ کہِ آمد و رفتن چھِ کاشرِس کینہہ خوبصورت ژٕپتھ دِتۍ متۍ۔ مثلاً ناوِ والن:

"اٚسۍ یاٗرِ واُ جنٕس لولہٕ ناوے سورے سامانے"

باسان چھُ زِ گاٹھہٕ پیٹھہٕ کنٕن لُگہٕ اَرساتن منز آسہٕ ہن کینہہ تِتھی تہٕ ترکھ عاشق کورہن برمہ تہٕ ہبکان دِتھ۔ تہٕ کتھِ کتھے ناوِ واُلتھ بیٚیس گاٹھس پیٹھ واتہٕ ناوان۔ ناوِ والنگ مطلبے چھُ۔ یِتھ منز فریب ہیُٔ آسہٕ۔ اَتھے اٚسۍ چالاک تہٕ ٹھگ تہٕ زیوٕ گلہٕ ناوان سیدہن سادٕ لوٚکن ناوِ والن۔ یوسہٕ وُنہِ خاٗلی اُس آسان تہٕ اُسکھ لورِ پیٹھی سرپھ تاٗرِتھ پاٚنسہٕ بیترِ وٹان...... اِنسانن ہندِ یتہٕ گرُھنگ یہ سلسلہٕ بند گژھنہٕ ستۍ چھُ

یمن طریقن تہٕ سوارن ہُند نیب موکلیومُت۔ مگر یم محاورٕ، دٕپتھ بیترٕ چھ ژھوپہ کرٕ تھ پٔتن زمانہٕ ٹبہٕ راوان۔ کأنسہِ ہے کن دِچ مُہلت آسہِ۔ بوٚڈھ کھالُن، واوٕ دُچھتھ ناوتراوٕنی، ناو نیرِتھ گرٕژھنی، ناوِ تارس کیٚت تہٕ کینہہ نہٕ آسُن، ناو پھیرٕنی، ناو پھٹٕنی، بیرٕ وٕنی ناوگرٕژھنی، ناوٕ تار دیُن، بیترِ۔ لل دیدِ ہُند مصرعہ چھُ۔

اَتھ ناوِ تارس کیا دِمہٕ بو   ژُچھم چندس ہارنہٕ اَتے

کھن چھُ پرانہِ کشیرِ ہُند مرغوب ناواوسمُت۔ کھنہٕ بل، پرٕ ون کھن، گوٚنی کھن، کھے یار، (کھے گٔے خندق)، تہٕ ظاہراشہرُک خانیار........ یار چھُ پرٕ ون پتہٕ لوٚگ دڑ اوڈ ستانہٕ تہِ تہٕ کشیرِ تہِ مثلاً شش یار، بُڈی یار، سُرس یار، گنپت یار، ببہہ یار بیترِ۔ اَتھ ستی 'خان' ہیو مقابلتاً نوٚو تہٕ دراصل وو پر بروٚنہہ لوٚگ چھنہٕ سوٚم یوان۔ میانہِ خیالہٕ چھُ یہ اوسمُت کھن یار (یار چھِ آبس ستی آسان تہٕ خانیارٕ اوس اکہِ وقتہٕ آبے آب)۔ أتھی گوٚپتہٕ خان یار تہٕ تھٕ کٔنی جواہر نگرس نشہٕ پارسی باغس پار ساباغ تہٕ سٔنز وأرِس سونہٕ وارگو۔ تہٕ ووٚنی پانتہٕ چھوکس پنتھا چوک۔

راتہٕ موٚنگل:۔

(راتہٕ موغُل اُلو (اردو۔ ہندی)، بوم (فارسی)، owl (انگریزی)

کأشرِس منز چھُ اِتھ صوتیاتی لرِ پھِرنو ستی منزٕ یم ن،رٕ نیومُت تہٕ تنیومُت تہٕ عام طور موگل بنیومُت۔ یتھ کینہہ دوست پنہٕ نٕن غلط اندیشن ہُند ابوس مٔلتھ موغُل پران چھِ۔ تہٕ اَوے راتہٕ موغُل، شِنیاہ موغُل، پوگہٕ موغل بیترِ۔ اَنتُے چھِ تم اَتھ لسأنی رِکنہٕ چھکنہٕ پوٚرٕ توأریخی پلولا گتھ یہ لفظ کشیرِ پیٹھ راج تاج کرن والین موغل بادشاہن نألی ژٕھنان۔ تہند استدلال چھُ زِ موغل اَسی کشیرِ پیٹھ حملہٕ کرِتھ اَمکی

حاکم بنے ٲسۍ۔ تموٚ کرِمن (کاشرٕ بن) ہٕنز وارِیاہ زیادتی تہٕ توٚے تھوو کاشرٕ بو یہٕ ناو
اکس تِہِس پکھشی لیس یُس دٕہلی گاشس ژھیپتھ دِوان تہٕ راتھ گٹس منز ژان
پھیژان تہٕ بولان چالان چھُ۔ اَتھۍ چھ شنیاہ موغل تہٕ پوگہٕ موغل ہی ناو تہٕ اَتھۍ
کھاتس تل اَنہٕ آمتۍ۔ اَتھ ترکیبہٕ پتھ ہرگاہ کھنڈ تہٕ غور کرو یہٕ سوٗرے لداو تہٕ پشاو
چھُ ؤستھ پوان۔
موغل ٲسۍ اُزبکستان کہِ اندی جان علاقہٕ پتھٕ وُتھی ٲسۍ تہٕ کھتۍ ٲسۍ۔
ہندوستانس پتھ کوٚر تہندی اَکی ناماوارِ زِٹھی بابر بادشاہن 1526 منز حملہٕ تہٕ تہٕ
قبضہٕ تہِ۔ کشیرِ واتی تم حکمران حیثیتہٕ اَمہِ پتہٕ پوٗرٕ شیٹھ ؤہری۔ ییلہِ بابر ہندی
زُری....... اکبر بادشاہن یہٕ کینژھا فوجی طاقتہٕ تہٕ کینژھا تدبیر تہٕ تدبُر ہٕتۍ
زینۍ....... اَتھۍ اَس تمن کشیر سانٛچ دعوت تمہِ وقتہٕ کہو کینژہو وسبٹھاہ مُعزز بزرگ تہٕ
اکابر کاشرٕ بو دِژ ہمژ۔ اکبر ہند بولاتو پہٕ تو کرٕ قریباً اکھ ہتھ تہٕ ستتھ ؤری ہیوٚ حکومت
یمن منز ٲسۍ جہانگیر، شاہِ جہاں تہٕ اورنگ زیب ہوی گیتی پناہ تہِ۔
موغلن ہُند ناو راتہٕ موغلس ہِس منحوس تہٕ ردِ خلایق جانورس ہٕتۍ واٹن واٹی چھِ
پنہٕ نِمن اَندرٕ ٹِین پُشنے کرنہٕ خاطرٕ یہٕ ناو اکھ لسانی نیب بناوِتھ پیش کران یُس اکثر
صوٗرتن منز شبقہٕ تہٕ پکہٕ آسان چھُ۔ مگر یہٕ چھُ سوٗرے ہن کھنڈ ظونس واتنہٕ ہٕتۍ وُکرِتھ
پوان۔
زیرِ بحث پکھشی چھُنہٕ کشیرِ موغلن ہٕتۍ آمت بلکہ یِنہٕ پتھٕ پتہٕ لساو بساو شروع
گو۔ اَمۍ ہندِ بیِیہ گیٛنہ ناوٕک چھُنہٕ کاشرِس منز کانہہ پے موجوٗد۔ موغلن گئے کشیر
آمتس بس ژور ہتھ پیٹھی پہن ؤری۔ اگر یہٕ ناو معتبر مانہٕ پیہ تیٛلہِ پیٛیہ یہٕ مُلے غلط کتھ
تہِ ماننۍ زِ ییلہِ ینہٕ موغل یورواتی ٲسۍ ٲسۍ تمہِ وِزِ تہٕ اوس یہٕ جانور تہندِ ناو چھِ کمندِ منز گنڈ

ژھنتھ کلہِ ناوِنہٕ یوان۔

یہ کتھ چھےٚ پیٹھےٚ بانہٕ نہ وبڑان تہٕ نہ بہان۔ دراصل چھُ یہ راتہٕ مونگل۔ جان پلیٹس تہٕ ڈکشنری منز چھُ منگل سنسکرت لفظ ہاونہٕ آمت۔ یمیُک اکھ معنی مہرازٕ یعنے دُلہاتہٕ چھُ۔ ہێندی خاندرُک اکھ مشہور زیور منگل سوتر چھُ اُتھی مفہومس ستی واٗتتھ۔ یعنی سہاگن آسنُک نشانہٕ۔ جنگل میں منگل محاورس تہٕ چھِ یہے باش تہٕ چاش۔ ''اُلوٗ'' چھُ دوہس زِپہ تہٕ زولہٕ کران تہٕ راتی گٹس منز ژھوہ ماران۔ اَوے بنیوو روت مہرازٕ یعنی راتہٕ مونگل۔ یہ چھُ بے شک اَکھ استعارٕ اَتی ناویُس اُمی سبزٕ امہٕ عجیب خصلژٕ ہنز ژینہٕ ون دِوان چھُ۔ مگر تتھی ناو چھِنہٕ زبانن منز کانْہہ نودرتھ۔ مثالے کاشرس منز پوشہ نوٗل۔ یہ چھُ افریقہ پیٹھہٕ یورتران تہٕ سونتہٕ کالس منز یلہٕ ییتہٕ پوشہ پھُلےٚ چھےٚ آسان۔ تہٕ اَوے پوشہ نوٗل۔ انگریزی ہشہٕ دوٚنی بجہٕ زبانٕنی منز چھُ KING FISHER یتھےٚ اَکھ ناو۔ یہ جانور چھُ گاڈٕ گُرنن رٹنس منز طاق۔ کاشرس منز کولہٕ ٹوٗنچ۔ دپان اکھ پیر صاٗبا اوس اَکس کولہٕ سبزارس پیٹھ پنہٕ نین مریدن ستی کتھن میٹھیو مُت۔ کولہٕ ٹوٗنچ آو تہٕ اَکے دِگہٕ نیوٗن گُرن تونتہٕ منز ٹلتھ۔ مریدو پرٛژھس سادگی سان۔ پیر صاٗبہٕ اُمس جانورس کیا وَنان؟ تس ما آسہِ ہے نہٕ پے مگر ریش اوسُس کلہٕ ناوُن۔ دم دِتھ وۄننکھ ''گروپھ کردِن گاڈی''......

یوگہٕ موغُل ربڑھ بناوِتھ پیش کرن والین پزٕ دیٚان دیُن زِ ہندو پرمپرا یہ منز چھُ یوگ (شنکھ) وایُن مرنہٕ علاوہٕ شاٗدی یا ٹنگ اَکھ سازتہٕ۔ تہٕ اَزتہٕ چھُ ہێندی مہرازن ہندِ مہرێنی اَنہٕ خاطرٕ نیرنہٕ وِزِ وایان۔ تہٕ توے منگل یعنے شاٗدی یانس ستی واٗتتھ بیٚیہ چھُ ہێند بن ہُند اَکھ جان تعداد اُمس جاناوارس وار یاہ گنوان مانان۔ اُمی ہند بن صفتن تہٕ کاروا آسنس پیٹھ چھِ 'اُلوتنتر' ناٗمی بڈ پُستک تہٕ موجود۔ ہرگاہ

أکس کلچرس منز کانہہ جانا وارشاپٹھ مانتہٕ یوان چھُ ییٚس منز ہیلہ سٕہ فریٚژ ژُک تہٕ
رٕژ ژُک ہوٚ نز رلاۓ گتھ پکھن واش کڈِتھ۔ راتہٕ مونگل چھُ امیُک اکھ پرتو۔

مغل شاہی ستۍ اَتھ پکھ گنڈ کرُن چھُ اکھ وشفہٕ۔ کشیرِ منز آیہ مغل وو پرآیہ۔ مگر
پنٕنہ حکومت کِس زیادٕ ترٕ حصس منز روٗدی تمہ ییتہٕ اکبر بادشاہ سنزِ ترکیبہ مطابق نرم
پرم) بنتھ۔ (یہ اوس شاہ توسہ کہ اکہ پارچک ناو) عام طور روٗز کشیر تہندس وقس
منز بستھ پاپرجا۔ تمو دیُت ییتہٕ کسبن تہٕ حرفن ووتھ بو۔ اَتھے کر بکھ تمہ FINE
TUNE تہٕ۔ کانی شالک جامہٕ وارشاہ پسند کھوٚت تہندے وقتہٕ دورِ۔ تمو دیُت
موسیقی، مصورٕی، خوش نویسی تہٕ شاعری ہوٚ بن فنونن عروج تہٕ یمن منز دژ ایہ کاشرین
ہندی کمال نۍ۔ تمولاگی ویرناگ، اچھ بل، چشمہ شاہی، ییترِ ناگن اندی اندی رنگہٕ
واربن ہندی حائشیہ تہٕ فموارن ہندی گاشہ جھالار۔ تمو سجاوی زبرون دامنس تہٕ ڈل
ڈہس پیٹھ نشاط تہٕ شالہ مار، بحر آراتہٕ ناگرنگرہی فردوس تمثال چمن۔ جہانگیرس اُس
کشیرِ ہز یژھ مالے گمژ زِ تمۍ اُس وصیت کرِتھ تھاوِمژ زِ سہ گژھ مرِتھ ویرناگ چہٕ
پُژلوٗنچہ تل ساونہٕ ینُن۔ مگر تسنز بیگم نور جہانہٕ یوٗ ژھ تسُند مورد جسم اکہٕ جنگی ہتھیارکی
پاٹھی ورتاوُن تہٕ پنٕنہ نِس گوڈنکس خاوندس نشہٕ جہانگیر سندِس ووٚرنچوس خسرو سنز
پیٹھو ولی قائیم کرنۍ۔ زن تہٕ زرچھا کانسہ ہندی؟ تمن کیا زِ کرِہن کاشری ییتھ وبکھت
ناو۔ حالانکہ تہند کھوتہٕ پزی کھوکہ برآرک ہوی حکمران....... افغان، خالصہ، تہٕ
جموال چھِ پنٕنہ نو صحیح ناوٕ ستۍ یاد کرنہٕ یوان۔ یمو تریٚو حاۓ کمو گر کاشرین لارتہٕ تم
لاگِکھ عذابن تہٕ مگر تہندی پانس گرِ ژتی ناو چھِ ییتہٕ مروّج۔

ییتھ جایہ روزِ ییہ ونُن برمحل زِ کاشر بو چھِ کم از کم اُکس غنیمس ناوٗک قمچہ وائتھ
پٕنۍ ژکھ کڈِمژ۔ اصل ناو سر سوی ٹ مگر تمہ کس مفہومس تھے کٔنژ چھر تہٕ زہرو رکو مٹ

یتھۂ گٔژ سموٗسَس منز قیمہٕ بران چھِ۔ یم گٔے ہُن (HUNS)۔ یم آیہٕ عیسیٰ ہٕنزِ شئیہ مہٕ صدی منز کشیرِ ژُکرِتھ۔ یِہُند اکھ بادشاہ مہرگل (520ء) (دپان سُہ اوس تیتھِن لُکن قتل کران زِ ییلہِ سُہ کُنہِ طرفس کُن نیرِ ہے اسمانٔ جاناوار مثلاً گربدتہٕ گانٹہٕ تہٕ آسی تورکُن گژھان۔ یُتھ مارٕ یتھِن ہُند آدِمی ماز کھیتھ یڈ برہن) چھُ کشیرِ منز اَز تہٕ پننہِ سنگدلی تہٕ سفاکی کِ خاطرٕ بدنام۔ دپان ییلہِ پیرِ پانژالہٕ وتہٕ سُہ کشیرِ کُن وسان اوس اُکس وٲنا کھ بالہٕ وَتہٕ پٔتھ گٔے ژِتنیدِس اُکس ۂسی تَس رٕکنٕ تہٕ سُہ گوڈُلہٕ (ژُچھو تاریخ حسن)۔ ڈُلہٕ گژھان گژھان کَرِ تمۍ واریاہ ژینتہٕ تہٕ تُند جسم ووت وَلہٕ گٔتنہٕ دوان دِوان بون۔ مہر گُلس آو یہ اَہر بیہناوَن وول منظر یوٗت پسند زِ کرٕ تمۍ تراوُ نٲوی ہتھ شَتھ ۂسۍ اَمی آیہ ڈُلہٕ تہٕ رُؤدتہندی وَلہٕ گٔتنٕ وُچھان ٹھاہ ٹھاہ کران۔ اتھ وَتہٕ پٔتھ چھےٚ یہ جاے دہٕسۍ وَنہٕ، یہٕ ناو اَز تہٕ موجود۔ یمن چھُ کٲشرِ بو دہٕسۍ لفظ نٲلی تروومُت۔ یمیُک مطلب منحوس، ہُندر، بدخصلت تہٕ آدم بیزار کرنہٕ یوان چھُ۔ اصل ناو پننہِ نے شکلِ منز مگر اَتھ کٲشر بن ہندِ نفرت تہٕ دِ یہ ہُند لُکھن پھٕش تہٕ دِتھ۔ کٲشرۍ ییلہِ کٲنسہِ شنگر کران چھِ تِہند ہاو باو چھُ یوہے طرح رٹان۔

راتہٕ مونگلہٕ کِس معاملس چھےٚ بیاکھ کتھ تہٕ۔ فارسی پأٹھۍ چھِ اُمس ' بوم ' ناو تہٕ کٲشرۍ ہبکہٕ ہن بُلبل کس طرزِس پٔتھ اُمس یہ ناو تہٕ گٔرِتھ۔ مگر اَتھ ستۍ یم واریاہ کلاسیکی خیال منسوب چھِ تمو دژنہٕ تمن یہ کرنس اَتھ وَتھ۔ حالانکہِ ' بوم ' ہٕنزٕ منحوسی تہٕ بد شگونی ہُند مفہوم اوٗن تمو یہہ تہٕ بوم، بومہ لَد، بوم وسان ہی لفظ گرِ کھ اَمہِ کیفیتہٕ خاطرٕ۔

<u>سونزل:</u>

ع آبس بنان چھُ گوہر

اِنسانٔی تہذیب چھِ کامیابی تہٕ سرخرویی ہُنٛز خدایی علامت چھِ سونزلے۔ یتھٕ گٔژ میانہٕ شش رنگ، کَس تہٕ رسِ منز رسول پوپر صائبن چھُ نشاندہی کران لیؤ کھمت زِ انجیل مُقدس موجوٗب یِیلہِ طوفانِ نوح وسنہیؤتُن تہٕ زندگی تہٕ حیاتگ ہوش تہٕ جوش ہیؤتُن ہیٚیہ ڈنجہ ییٚن آسمانس پیٹھ شولے یہ اوٚر یور سونزلہِ رنگہٕ دار بمہٕ کمان۔ یہ اوس بنی آدمس قو درٕک مبارکھ تہٕ زندگی کرنٕچ خوبصورت بشارت۔ (وُچھو انجیل OLD TESTAMENT)۔

کأشرٚن شاعرن چھُنہٕ وُہمہِ صدی ہندس نصفس تام سونزل پننہ کلامہٕ کِس آسمانس منز واہراونس تہٕ شولہِ ناونس خبر کیا زِوار بنارٕ ے آمٕت۔ شاید چھُ سونزل لفظ اَے زمانٕک۔ اوٗ تام اُسے اَتھ رام رام بدرٕنی دھؤنی یا علی صأبٕنی کمان ونان تہٕ یہ ترکیب کلامس شُبراونس منزاوس تمن ظاہر قوس ہیؤیوان۔ یمن اِرٕ سرن ہُند اکھ نمونہٕ چھُ اَسہِ مہجور صأبنس کلامس منز نظرِ گژھان۔

"گلشن وطن چھُ سونٔے"...... ہِوِس شاندار قومی ترانس منز چھُ سہٕ واتان واتان اہرِ بل آبشار رواتان۔ از چھکھ اَتھ تراش ہیٚژ ہرٔ تہٕ سُمہٕ ڈاٚجہرٕ۔ مگر وٕہ پنژہ وُری برونہہ تام اوس یہ قو درتگ اکھ اہرٕ بمہٕ ناوَن وول تہٕ پُر جلال منظر پیش کران۔ ویشو ہیؤ پہاڑی آرٕک آب چھُ اَتہِ اکہِ نو داہ فُٹہِ سنگین وو گہٕ کِنٛز وسان تہٕ 25-30 فُٹہِ بون ٹھاسو نہٕ تتھ اکھ زبردست آبشار بناوان...... یِیلہِ تاپھ ہیؤ آسہِ اَتھ چھٕے زنتہٕ اکھ سونزل رنگین موجتہٕ مالہِ ہندی پاٚٹھی وٚلتھ آسان۔ یہ چھُ فزیکس کہِ اکہِ قاعدٕک نتیجہ۔ یِیلہِ آفتابچہٕ زٕ ژلچھ بدٕن آبہٕ چھیرٕن منز تِکہٕ تِکہِ تران تہٕ پننہ نٕین ستہٕ وٕنی رنگن تہٕ شیشہ محل کٔمن اُنہٕ کھنجن منز شولتھ نون کڈان تہٕ پرزناوان چھُ۔ اتہٕ چھُ اَکس عام انسانس تہٕ منظرو لسنس اَنان۔ وونی وُچھی تو مہجورٕن بیان۔

گژھ اہرٕ بل ژٕلی شَر وُچھ قودرتُک سُہ منظر
آبس بنان چھُ گوہر گلشن وطن چھُ سونُے

آبس گوہر بنُن گوٚٹھیک۔ تہٕ چھُ پرٕتھ دٕریاوَس منز آبِ روانس گژھان ییلہِ سُہ آرٕ پلن چھُ چھاوٕنہٕ یوان۔ ساسہٕ بٕدی قطرٕ۔ پوٚس۔ تہٕ نپہٕ کرٕونی پھیری۔ اہرٕ بل چھُنہٕ گوہرٕ ے یوٚت بلکہِ لال، جوہر، یوقوت، زُمرد بیترٕ بیترٕ رنٛگین کرٕاوکرٕتھ سوٚنزل وونان۔ مجبورس چھُم اَمہِ خاطرٕ ہیوٚ یاباوَن ہار لفظ بٕٹان تہٕ یتھہٕ کٕنی عجزِ بیان پٮ۪دٕ گژھان۔ ییم لوٚکھ اہرٕ بل گمتی آسن تِمن ماٮ۪نہِ یہ بنداصل نظارٕ اٮ۪چھن تل۔ مگر ییم نہٕ گمتی آسن تِمن ماہیکہِ ییمو گرٹو لفظو منزٕ رنگن ہنز سوکراماتھ باوِتھ یوسہٕ اہرٕ بل کس آبشارس نٕرٕ آلوِتھ روزان چھےٚ۔

<u>تھٔنہٕ پیوٚن :۔</u> (بچہ زیوٚن۔ شُری سُند زنم لبُن)

ع تھٔنے پیوٚ وماجہِ نِشہِ زن کاجہِ گٕے رَو

(مقبول کرالہٕ واری)

بچہ زٕبنس چھِ کاشرِی پاٹھی، تھٔنہٕ پیوٚن، ونان۔ اُردو پاٹھی چھِ اَتھ 'بچہ پیدا ہوا'۔ ہندی پاٹھی، بالک نے جنم لیا' فارسی پاٹھی 'تولد شُد'' تہٕ انگریزی پاٹھی''......IS BORN '' ونان۔ مگر کاشرِس منز چھُ اَتھ تھٔنس ستی واٹھ گرِتھ۔ تھٔن، یہ سارِنے پتاہ چھُ گیہ بٔہ یا چاروٲے سُند وُے، مثلن تھٔنہٕ تُلُک۔ تقریباً چاروانِے ستی استعمال سپدان۔ (امیُک پیداوار تہٕ تھٔنی، یعنی تھٔنہٕ منزٕ)۔ زنانہِ ہنزن بین ہندِ خاطرٕ چھُنہٕ زٕنٕہے ورتاوٕنہٕ یوان۔ مگر فرض کروتہٕ آسہٕ، توتہٕ تھٔنہٕ منزٕ بچہ نیرٕن چھُ بدلے محاورٕ۔ تھٔن زنانہِ ستی استعمال نہ سپدنہٕ علاوٕ چھُنہٕ

زنانہِ ہنز ANATOMY تہٕ اَتھ کانہہ ڈٕکھ کران۔ تہٕ توے چھُ سوٗرے ناقابلِ فہم باسان۔ ژکہِ چھےٚ کتھ زِیہ چھُنہٕ تھن، بلکہ "تھان" یتھ کأشر بوصوتی ضابطو کنٕز "ا" ؤسی چھُ پیومُت تہٕ تھَن بنیومُت۔ تھان گو سنسکرتس منز خاص جاے۔ برکتہٕ واجِنٛز جاے، تہٕ انگریزی پأٹھۍ "THE PLACE" استھان، ہِوس پوٗر لفظس منزِ تہٕ موجود۔ تھانُک مطلب چھُ اَتھ جایہ زنانہِ ہُند اندام نہانی۔ یتھ کلامِ پاکس منز فُرج وَننہٕ آمُت چھُ۔ کأشر فلسفہ کنٕز چھُ یہ زندگی ہندِ الغامُک آگُر تہٕ اَتی پیٹھہٕ چھِ حیات زیوان تہٕ اَدِ ژُوان۔ یوہے چھُ اِنسأنی ذاتٕ ژُہند وتھہٕ وۄتُر۔ اَتھ تھان یعنی مقام ہیوٚ شأیستہ لفظ ؤنتھ چھِ کأشرتٕ کافلسفہٕ پٔنُن سہز وبۄد ارنون کڈان۔ تھنہٕ پیۄن گوتھانہٕ پیۄن تہٕ یوہے چھُ آدم زاد سنٕز زندگی ہُند گوڈنیُک پزٕ وآسان۔

غلام رسول سنتوشن اوس شوتنتر پننہ مُصورانہٕ تگ وتاژک مقام، محور تہٕ مرکز بنوومُت۔ تِہنٛد بن بےشُمار تصویرن منز چھےٚ یُہے جاے پرکاش تہٕ شردھایہ ہُند آگُر بُتھ بروٗنہہ گن یوان۔ زنانہٕ پیکر چھُ ماتھن نتہٕ زاین کس صوٗرتس منز اُبران۔ تہٕ اَتھ چھِ ترٕ وگن آکار آسان۔ اَتھ خاص جایہ منز چھُ کُنہِ گاشہ فموار ووتلان تہٕ کُنہِ لنٛگم ہشہٕ خاص ترایہِ منز شکتی ہیوٚ سحرٕ ؤزناوان۔ "دبستانِ مذہب" کتابہٕ منز تہٕ تھ کینٛہہ عالم کأشرِس دأنشور ملا محسن فانیس سٕتۍ چھِ منسوب کران، چھِ کأشرِس شوتنترس پیٹھ سارِوے کھوتہٕ تفصیلی لمگبھ۔ یتھ منز چھُ وننہٕ آمُت زِ اَمہِ دھرمہٕ حسابہٕ اوس "تھان، پۄزایہ ہُند اکھ اَستھان تہٕ..... شاید آسہِ خالے کُنہِ زبانٕز منز ولادتِ آدم کس انتہأیی اہم وقوعس متعلق پشھ ہش تہذیب یافتہ باوتھ۔

کأشُر شومت چھُ کائینات کس زنانہٕ (FEMININ) اصوٗلس یعنے شکتی حرفِ اَخر مانان۔ تہٕ مگتی ژھانڈنہٕ کیٚن پانژن مکرن MACCRAS منز چھِ ماتھن یا

زمانہٕ سٟتؠ وصل آسہٕ اہم وسیلہٕ۔ دبستان مذہب، کہِ یمہٕ اقتباسہٕ سٟتؠ تہٕ چھُ جبتہ شاکھ ہندا آسہٕ نظریہ بروٗنہہ گن یوان۔ تمہِ سٟتؠ اتفاق کرُن ضروری چھُنہٕ:

"پوجا یعنی پرستش و بہگ فرج را گویند........ عقیدہ ایشاں آنست کہ محراب مساجد اسلام بہ بہگ است و منار عبادت از لنگ بود۔ بنا بریں محراب و منار باہم پیا شدند۔"

(دبستان قلمی نسخہ)

تہٕ امہِ کتابہِ منز یہ سطر........ و از آں جمی تقان بھوانی گل........ و بھوانی نامِ زن مہادیو است۔"

کریوہ

(وُڈر۔ عام مانہٕ یُس زمینگ تھٕ رٕس تالہٕ چھُ سوتہٕ آسان بنان)

کریوہ چھ ... کاشر زبانہٕ ہندا اکھ لفظ یُس وولر عالمی ... چھُ GEOLOGY یا ... [illegible] 1878 ... LYDEKKAR ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یمن وُڈرن ہندی سیٹھرٕی گےٚ نٔیران تہٕ ہوکھان۔ یمن پٔتھ گےٚ یہ کشیرِ ہنز گوڈنچ بستی آباد۔ ماہرن ہندِ حسابہٕ چھُ کشیرِ ہُند نصف یمنےٚ وُڈرَن ہندِس صورتس منز یمن منز چھ پانٛپرٕ وُڈر، دامودر وُڈر، برٛزٕ ہوم وُڈر، خام پور وُڈر، ٹھب وُڈر، مٹن وُڈر، پٹن وُڈر تہٕ بیٚیہ وار یاہ۔ 1939 منز کوٚر بدلہٕ دوٚیو یورپی ماہرو ڈی ٹیراتہٕ پیٹر سنن یمن متعلق بیٚیہ وار یاہ واشگاف مگر تموتہٕ کوٚر ریوٚہ ہے کاشُر لفظ استعمال۔ کاشرِ زبانٕ ہندِ اکہٕ لفظُک دُنیاچن مُستند سایئنسی کتابن منزِ سکہٕ بند گژھُن چھُ ہاوان زِ کشیرِ ہندِ کرشماتی زیمینہٕ ژکلہِ ہُند راز داربنہٕ خاطرٕ کوتاہ ضروری چھُ اَمہِ زبانٕ ہندِس دامنس چیرٕ تھپھ کرٕنی۔ بیٚیہ یتہِ زِ PLATEU کہ امہِ لفظٕ خاطرٕ چھُ اَسہِ کریوہ علاوٕ وُڈرٕ ہیوٚ باون ہار لفظ۔ مفہوم تہٕ فصاحتُک یُتھ ہیوٚ لفظ چھُنہٕ بیٚیہ کُنہِ زبانٕ منز دَسٛ یاب۔

دپان بیٚلہِ ستی سرموژن تہٕ موکلُن ہیوٚتُن گوڈنچ وُڈرٕ اَس کولگامہِ نشہِ نٔژ دژامژ۔ تتہٕ زایہ تہٕ دژایہ گوڈٕ نکو گُلی گٕرٕ۔ کاشُر زبان چھ اَتھ اَز تہٕ آدِونی (پرگنہ آڑونی) ونان بیٚیتہِ آدنک جنگل کھوٚت۔

<u>چھٹُن</u>:- (ربوخہ: وصلُک لذت۔ تانہٕ مچھر ....)

زنانہِ مردٕ ہندِس یکسان گژھنس بیٚلہِ تِہندِ بن خاص جنسی تانن چھاویان چھُ تہٕ یہ بُکھ چھُ تمن لطافت تہٕ لذت کس تتھ عروجس پٔتھ واتہٕ ناوان۔ یتھ برابر بیٚیہ کانٛہہ جسمانی نعمت دُنیاہس منز موجود چھُنہٕ۔ یہ چھ فطرت پننہٕ غرض مندی باپتھ کران تہٕ پننہٕ نسلٕ بٔڈھس ژوٚنگ زالتھ۔ سو چھےٚ پٔنُن اصل مقصد یعنے تولیدُک ژٕکھر برونٛہہ پکناونہٕ خاطرٕ انسانن اکھ ناقابلِ بیان لُطف تہٕ لذتک مچھر پیش کش تھاوان۔ یُس تِہندِ بن جسمن تہٕ روٗنکھن درمیان وولسان آسن چھُ تہٕ تِہنزٕ جنبشہِ ہُند موحتاج۔ یہ

چھُ تولیدِ نسل کہِ خاطرٕ ے یوٗ ہے اَکھ انعام بلکہِ کوٗژھ ہیوٗ۔ فارسی زبانٕ منزٕ اَسۍ اَتھ پرانہِ وقتہٕ ربوخہ ونان۔ یتھ 'زُفان گویا' یہٕ تشریح چھُ کران۔

''خوشی و ذوقِ جماع تا بہ وقتِ جماع بہ انتہائے خوبی رسد گویند ربوخہ شُد''۔

(ترجمہ: سو خوشی تہٕ لذت یوسہٕ مرد وزن باہم گژھنہٕ ستی سپدان چھےٚ۔ییلہِ مردتہٕ زنان پنہٕ نین بدنن چھوپنھ دی دی لذت کس طیس چھِ واتان، اَدٕ چھِ ونان 'ربوخہ شُد')

کاشرِس منزٕ چھِ اَتھ خوشی کرٕنی، خوشی بوزٕنی تہِ ونان تہِ کیاز ِ بظاہر چھُ اَمیک مزٕ یوٗ ہے خوش کرہ وٗن خاندرس چھِ شادی تہٕ انگریزی پاٹھۍ MARRIAGE یہ زن خوشی ہُنٛدے ترجمہٕ چھُ۔

یہ عمل چھےٚ تمن میٹھین برٕزہن (میوٗٹھ لفظ استعمال کرٕنی چھِ زبانٕی ہنز لاچاری تہٕ ساَنی مجبوٗری۔ تکیازِ میچھر ٹچھر چھُ ذایقہِ یا زیوٗ ہنٛدِ مزُک اَکھ قسم۔ ربوخس منزٕ چھُنہٕ زیوٗ کُنہ شامل بلکہِ چھُ ساٗری سے بدنس کلہٕ پٹھہِ نلس تام اَکھ دوٗن ہیوٗ لگان تہٕ پتہٕ اَمہِ ناقابل بیان لذتہٕ ستۍ چھِ رگہٕ راٗٹھ وَلنہٕ یوان تہٕ سُہ چھُ کینژن لمحن منز سِہی اَتھ مانچھ ملرس منز زن مست تہٕ بے حِس گژھان۔

دیان جوان زنان تہٕ مردن چھِ تِہنٛدِ بدنٕکی قاصد HARMONES ترُس ترُس دِتھ یہ کرنہٕ کس جیرس تام واتنہٕ ناوان۔ اَتھ چھِ ہندی اُردو شاعری منز ''بجِ ٹوپہ'' ہنز تشبیہ دِوان۔ مگر فطرت چھےٚ پنٕنہ حسابٕے انسانن پژان۔ تازٕ سائنسی تحقیق چھُ یہ زِ ساٗری سے وُمبر چھُ اَکھ مرد اَمہِ مزٕ مستی ہُند زیادٕ کھوتہٕ زیادٕ داہ یا باہ منٹ پراُوتھ تہٕ چھ اُوتھ ہبکان.......... دیتے ہیں قدح ظرفِ بادہ خوار دیکھ کر.......

وقتہٕ کہِ اضافیتُک (RELATIVITY) راز نوٚن کڈان وٲلی البرٹ آینسٹاینن چھُ وۄنمُت زِ امیک ثبوت چھُ معشوقس لرِ لوٚر آسنہٕ وِزِ پتہٕ لگان۔ تس نِشہِ چھ بڈٕ دوہ تہٕ بزنزی ہوی باسان۔ اَتھ مقابلہٕ ہے کانہہ کڈٕ ردگ اگاڈِ گرِ ھ بزِ بزی تہٕ ٹِٹہٕ وار چھِ ؤری واد باسان۔ امیر خسروٚ سُند مصرعہٕ تہٕ چھُ یِہٕ ھے ہِش پچھی باوان۔

ع شبانِ ہجراں دراز چوں زُلف، و روزِ وصلش چہ عُمر کوتاہ

اَمہِ لذتہٕ خاطرِ کیاہ کوٚرنہٕ انسانن۔ دپان بابہٕ آدم تہٕ ماج حواگے اَتھی پتھ جنتہٕ منزٕ خارِج۔ اِنسانی تارٟخچ کینہہ سارٕوے کھوتہٕ بڈٕ تہٕ طاقتور لوٗکھ، زَنہِ تہٕ زٲنی، دوشوٕے چھِ اَمہِ لذت طلبی ہندی طلبگار اَنتھے بیمار آسی متی۔ یمن منزٕ روٗمن ڈکٹیٹر جولیس سیزر (اوفات ۴۴ ء) تہٕ روٗپچ ملکہ کیتھراین اعظم ہُند ناو چھُ یوان) دپان تس گوٚژھ پرتھ شبہٕ نوٚو مرد آسُن۔ تہٕ دوٚیمہِ دوہہ اوس سُہ غاب سپدان۔ اٹلی کہِ وینس شہرُک کیسنووا (1779ء) چھُ امیک عالمی سمبل مانہٕ یوان۔ تمس آسہٕ زنانہٕ پونپرن ہندی پاٹھی گتھ کران تہٕ شمار اوسُس نہٕ پننہٕ عِبن عاشقِ نازنینن ہُند۔ اَتھ چھِ بعضے شاہی کھیل یا ROYAL SPORT تہٕ وننہٕ یوان تہٕ زمانک عطرتہٕ ESSENCE OF TIME تہٕ۔

<u>لوٗلی:۔</u> (کاشرِ گبون واجنہِ ___ نازنین گتہٕ رینہٕ)

راقم الحروف ہنز "شش رنگ" کتابہِ منز چھُ لوٗلی تہٕ تِہندِ بن معاملن متعلق وِرِ ھنے سان لیکھنہٕ آمُت۔ (مضمون: حافظ شیرازی تہٕ کشیر)۔ اَتھ موضوٗعس پتھ آومےٚ دبستان مذاہب، ناوچ کتابہِ منزا کھا اہم حوالہٕ اَتھِ۔ اَتھ سیٹھے اہم کتابہٕ چھ کینہہ عالم عہدِ شاہجہانی (1656-1627ء) کس نامور کاشرِس دانشور تہٕ سکالر

مُلا محسن فانی لیس ہتی منسوب کران۔ اَتھ منز چھُ کاشرِس شِوتنترس متعلق سبٹھاہ تفصیلہٕ سان لیکھنہٕ آمُت۔ تہٕ کتابہِ ہندِس اَتھ کُمبکس چھُ عقیدہ شاکتیاں، عنوان تھاونہٕ آمُت۔ تِکیازِ کاشرِس شِومتس منز چھےٚ شکتی سارِوٕے کھوتہٕ تھزٕ جائے۔ تہٕ اَتھ چھِ شکتی پوجاونان۔ لل دید ہُند وٚژُن چھُ خوبصورت ۔

''وُچھم شِوس شکتھ میلتھ''

'دبستانِ مذاہب' مہادیو یعنے شِو شنکرس وناوان۔

''ترلوچن فرمود یقین کُن کہ پیوستہ از من جُدا نشوند چہ دریں کیش بالوس آمیزش ستو وندترازدیگراست لاجرم ایشاں رادیو کنیاں گویند یعنی دُختر فرشتگان۔''

'دبستان مذہب' عقیدہ شاکتیاں، مطبوعہ نولکشور 1904ء

لولی ین ہُند کشیرِ ہندس شکتی تنترس ہتی نکھہٕ آسُن تہٕ پتہٕ تریلوچن (پانہٕ شِو جی (سُند یمن دیو کنیا یا ملکن ہنز کورِ یا اژھ رژھ وٚنُن چھُ یمن سُہ خاص دیو مالأیی چوکاٹھ عطا کران۔ یِمہٕ ہتی یمن کشیرِ ہندس سرزمینس ہتی باہم آسُن تہٕ بیٚیہ پتہٕ یمن اَکھ پاک نسب عطا کرُن چھُ یمن متعلق واریاہ شکوکن مأنتراوان۔ شاید اَمی رِوایژ ہُند شا پھ اوس تیمی جہٕ خوتونہِ ہُند گوڈنیک تحریری ذکر کرن وألس عبدالوہاب شایق ہندِ قلمہٕ تس عارفہ لقب دیُت۔ (وُچھو تاریخ شایق 1755ء منظوم) لوٚلی پوٚربن ہنز گرٛند چھےٚ واریاہ۔ اَکھ ناگمہِ ہیوٚر ربہن بیا کھ کھاگ اَندس۔ تہٕ یم پلوامہِ ایوٚر بہن تہٕ اکھ کوپوأرِ تحصیلس منز۔

والہِ بٹہٕ:- (کأشرِ بن بٹن اکھ رشکہٕ ہوٚت لقب مگر پتہٕ پہن تہنز ریشِ ھِش)

دال چھنہٕ کاشُر لفظ تہٕ امہِ خاطرٕ چھنہٕ اسہِ کانہہ بدل تہِ۔ دالہِ ہُند چھُ سائنس لُکہٕ ادبس یا پرانس کلاسس منز تہٕ خالے گُنہ، ساعتہٕ ذکر۔ دراصل وأژ یہ کشیرِ پتے پہن۔ یہ کتھ تہٕ چھےٚ گُنہٕ ہس واتناوان زِ دالہِ پھلن ہندی کاشُری ناوچھِ عنقا۔ مثلاً راجماش[1] (راز ماہ)، مونگ (مونگ)، مسور (موسُر)، چھولے (چھولہٕ)، چنا (چنہٕ)، ماش (ماہہٕ)۔ باسان چھُ زِ پرٛانہِ کشیرِ منز آسہٕ ہن نہٕ دالہِ پھل (LENTELES) وو پداونے یوان۔ اَتھ اوس آب تراوُن پیوان تہٕ زیادٕ آبس گوٚژھ ژۄ رنۄن تہِ آسُن۔ کشیرِ منز اوس نۄن کانٛہہ تہٕ نابوٗد۔ یہ اوس بوڈ مسالہٕ مگر نیبرٕ پیٹھہٕ اَنہٕ یوان۔ أزی کہِ پاکستانی پنجاب کہِ کوہساتہٕ نمکہِ چھو کھیوڑا کانو پیٹھہٕ........ ہر کہِ درکانِ نمک رفت نمک شُد........ یہ اوس بھمبر، نوشہرہ، رازویرِ تہٕ پیر پانژالِ وَتہِ یوروا تان گرٛ بن، خرن تہٕ انسانی تھر کنڈ بن پیٹھ۔ اَوٕے چھِ اَتھ کہِ مہِ صدی ہُند کاشُر سنسکرت شاعر کھیمندر 'لونا سرنی' (نۄنہٕ وَتھ) ونان۔ اَتھ بدلہٕ اَسی کاشُری بنفشہٕ پوش دِوان تہٕ توے چھُ اَمہِ پوشُک کاشُر ناوٕے نۄنہٕ پوش بنیوُمت۔ نۄن اوس کشیرِ منز یوٗت قیمتی زِ جہانگیر چھُ پننہٕ تُزکِ منز لیکھان نۄن مٔلی ہیٚنہٕ خاطرٕ اَسی کاشُری کونگ (زعفران) تہٕ کرنٛی بدلہٕ استعمال کران۔ چونکہِ دروٗگ مسالہٕ ہیوٚن اوس نہٕ پرٛتھ کانٛسہِ ہُند بُتر۔ لہذا اَسی عام طور ڈیگی جل بٹے ہیوان زِ تمے اَسی کاشُر بن ہندی پا پر جا طبقہٕ۔ لہذا اَسی تہند نے گرن منز زیادٕ نۄن گارَن واجینٛز دال گشنہٕ یوان۔ییمُک مطلب یہ گونہٕ مسلمانن ہندی جاگیردار یا دولت ہند طبقہٕ کیا آسہٕ ہے نہٕ دالہِ پاکھ دِوان۔ مگر عام لُکو تہٕ خاص کر غریب گامہٕ کو بییلہِ بٹے یوت دال رَنان وُچھ تمو کوٚر تمن دالہِ بٹہ ناو۔ یتھ منز کینژھا رشک تہٕ کینژھا أزروُن چھُ۔ نبد نیا رہن تہٕ آسہِ ہے متھ گرٛ ژھان مگر نۄن کتہِ اَنہٕ ہن۔ نۄن گو

1947ء منزٕ تہٕ کشیٖرِ نایاب یِیلہِ پاکستان کہِ طرفہٕ کشیٖرِ ہنز وَتہٕ گٔے بند۔ یِیتہٕ وۄتھ نُنہٕ وزاگ۔ ایمرجنسی ایڈمنسٹریشن اُس چینٛد بن پتھ کینٛہہ تولہٕ نۄن دِوان۔ تہٕ لٔکن اوس اُمیٚک ہیہہ گۄمُت۔ تہٕ کیازِ رایہ رایہ نۄن تیل بأ گراوَن وألی اَسی تمن زیادٕ پہن میٚژ نۄنے دوان۔ مےٚ چھُ یاد زِ تمن دوہن اُس نہٕ نُنہ گرس منز دال سیکھس کھسان۔ امیٚک سوادِ ے اوس مُشتھ گومُت۔ وُنی کمِن تام تہٕ چھےٚ مسلمانن ہندِ کھوتہٕ بٹہٕ نے زیادِ جان دال بناوِنی تگان۔ تہٕ کیازِ پرأنی پرمپرا چھکھ۔ بہر حال پتہٕ یِیلہ، ہندوستانہٕ پٔتھٕ یِیتہٕ سمندری نۄنہٕ پھیکھ وأ ژ کأشرِ بن کھۄت نہٕ واریاہس کالس یہ نظرے تہٕ تم اَسی ونان زِ اَمہِ سِتی پھٔہلے یہ بِمارِ تہٕ شُری زبنس گٔے گو ویلہٕ۔

ترٛلہٕ نۄنُک چھُ وُنہِ کأشرِس منز یۄت رغبت زِ بعضے چھِ سیاستدان الیکشنہٕ وِزِ اُتھن منز نُنہٕ پھۄل ہاوان۔ یُتھ ووٹ دِنہٕ وألی گرس ییٚن۔ کأشرِس منز چھُ پرٛۄن محاورہ تہٕ "نُنہٕ پھۄل ہاوُن"، تہٕ اَسَس منز تھاوُن۔

دلیل:- (پلو۔ ژٔم۔ گلبن ہندی دبلر)

ع "تیلہِ لل ناو پیوٚم یِیلہِ ڈلی ترأوی مَس"

مےٚ چھُ بۄزنہہ تہٕ یہ خیال ظاہر کوٚرمُت زِ اَتھ مصرعس منز چھُ لفظ ڈلی، شاید نقل کرن والیو ہند ڈسی یا تہٕ وشفہٕ سان نقل سپُد مُت نتہٕ پرن والین ہنزِ لا پروأیی کِنی غلط پرنہٕ آمُت۔ ڈلی' لفظس چھ کراہت۔ میر غلام رسول نازکی ہندِس یتھ مصرعس منز چھِ یہ کراہت پنٛن سوٗرے تمن ہتھ برونٛہہ کُن یوان۔

کرن اولۆدِ دۄل معصوم حۄرن

ڈلی ترووٕ، چھےٚ خود بذات کأشرِس منز اَکھ پیچھ ترکیب۔ حکیم تہٕ ڈاکٹر تام اَسی اوترٕ اوترٕ تام ونان زِ قبض گژھنہٕ کس صوٗرتس منز گژھ یہ دوا ڈلس منز تھاوُن۔ زنانہٕ

ہنزِ زیوٗ چھُ یہ زیادٕ ے پٔہن وبُھت باسان تہٕ لوٗ ے کرِ ہے نہٕ کل ماج یہ استعمال۔
اَتھ مقابلہٕ ہرگاہ اَتھ دٔلہٕ پرو، صوٗرت چھےٚ یکدم مُشکل ژھٹان۔ اَکھ زِ دٔلہ اُسی
پرأنی واقعی ستر پوشِس تہٕ اَختہٕ سارِنی پلون ونان۔ للہٕ ہُند ننگے نژُن چھُ تسُند پنُنٕ
نٔے اِرشاد۔ تہٕ دٔلہ ترا ونہٕ ستی چھےٚ اتھ پُشنے گژھان۔ دوٚیم کتھ چھےٚ زِ دٔلی ترا وِتھ
ہُن، چھُ بے حرکتی ہاوان۔ تِکیازِ تتھ چھُ ہیتھ روزنُک مطلبی نیران۔ مگر "دٔلی ترا وی
مس تتی" چھُ باوان تہٕ ہاوان زِ ظاہرداری ہنزِ زچہ تتی ترا وِتھ دزا یہ لل نیرنہٕ پھیرنہٕ
تہٕ یتھ وِشال زِ کتس گژھ کرِتھ پزر پراونہٕ للہِ ہُند یہ SEMINAL واکھ چھُ اَتھ
سارسے تأیید کران تہٕ پر بزلاوان۔

گورن وۄنُم کُنے وژُن نیبرٕ دوٚپنم اندر اژُن
سُے مےٚ للہِ گو واکھ تہٕ وژُن لوٗ ے ہیوٚتُم ننگے نژُن

أَلہٕ پتھر:۔

(گُلمرگہِ جنوب مغربس منز بالہٕ کِس ڈٔھنس پھکِس تل اَکھ
بوٚڈناگ۔ ۱۲ اساس فُٹہٕ تہٕ زیادٕ ے تھزرس پیٹھ)

گُلمرگہِ چھُ قُدرتن حُسن و جمال پھِرِ پھِرِ ژھٕنُمت۔ معشوق سنز تنہِ پیٹھ
شوٗبہٕ وِنین رُمہِ والن ہیو نرم تہٕ لۄبہٕ وُن سبزار۔ تسند ے بدنہٕ کین خاص تانن
پھوٗچمژ پوشن ہنز پھلے تہٕ۔ أندی أندی زن بقول شمس فقیر گاہ ژھٹہِ وِنی گاشہِ انبر ہی
کوہ تھنگی۔ ستہٕ راتہٕ ہنز مخملی پینجہِ پیٹھ ہیتھ مہر یخ تہٕ تسند بن ژھوپہٕ کرِتھ مگر رنگہٕ وانہِ
ستی شرابور ارمانن ہشہِ گُلی تندلہٕ۔ یم پنہٕ نیو أندرِ موٚو تشو کِنی شرمہِ داو ستی مُزی منزی

واوکران چھِ۔ فردوسی ہندِ شاہ نامہٕ کِنۍ الگ الگ بیانٔ ہندی پأٹھی مأری مُندی سنبرتہٕ ووگنیار۔ مگر تمہِ ماتیج ورِشہے۔ یتھ آبہ بدلہٕ آبِ حیاتے خاصیت تہٕ خصلت چھےٚ۔ ووٚنی چھُھس اکہِ کِٹہٕ تلاو بوٚ رمُت، مگر یُہ چھُ چھوکھ ہیوٗ بوزنہٕ یوان۔ بہر حال گلمرگ بالہٕ کس ژٕ چھنس پھیٚگیس تل چھُ اکھ خوٗبصورت تہٕ گتہٕ مارُون ناگہٕ سر۔ یتھ منز آسمان کأنسہٕ نازنینہٕ ہنز أنہٕ واجہٕ ہندی پأٹھی پنٕن أنہار ڈیشتھ کریشان آسان چھُ۔ تہٕ راتھ کیٚت ما آسَن نبٕکی تارکھ امہِ کس نیٖلس تہٕ زلال آبس منز سران کرنہٕ تہٕ ژھانٹھ واپنہٕ تہٕ وسان تِکیازِ تمہِ وِزِ و چھکھ نہٕ ہٕنزٕ تہٕ پزٕنز تن۔ اَتھ ناگس چھُ ووٚنی ألپہٕ پتھر اکھ غلط العام ناو گوٚمُت تہٕ کینٛہہ لوٗکھ چھِ حأران گژھان زِ اَتھ کیازِ چھےٚ ألن ہنز نسبتھ تِکیازِ یہ مُشکہ بوٚ ستوٗر ہیوٗ مسالہٕ چھُ ہندوستان کس برابر اَخری جنوبی اندس منز کیرالہ ریاست کس تکاڑی علاقس منز پأدٕ سپدان۔ دراصل چھُ یہ کینٛژھا کشیرِ ہُند آدِکال مُشرپھ گژھنگ تہٕ کینٛژھا امہٕ کس اصل پھورس شاپھ دِنہٕ تہٕ نہ واتنہٕ کِنۍ گوٚمُت۔ اَتھ اوس اصل ناو ''الپتھر'' (ALPATHER)۔ یہ اوس کشیرِ ہندِ بن آدِواسین ناگ لوٗکن ہُند اکھ بار دیوتا۔ یتھہِ کِنۍ تکھشک، نیٖل، ششرم بیترِ ناگ اُسۍ۔ یِیلہِ حملہٕ آور آریویٚ یہٕ پنٕن سیأسی قبضہٕ تہٕ غلبہٕ کوٚر تمو کوٚر تہُند قومی وجوٗد گالنس ستۍ ستۍ تہندِ بن علامتن تہٕ آثارن تہٕ لِترِ لائنٛج کوشش۔ مگر ناگن تہٕ آرین درمیان اکہِ CON-CORD معاہدس ٹلنے ہیوٗ کرن وول سوٗن سارِوے کھوتہٕ قدیم ''پُران'' نیٖل مت چھُ امیک ذکر کران تہٕ امی شبدِ ژانگہِ چہ گاشہٕ لِیہ ستۍ چھِ اُسۍ امیک اصل خولہٕ خط پٕزناوان۔

''الپتھر'' ناوس پیٹھ چھِ ازبروٗنہہ ژتجیہہ پانژتأجیٚوٗری اُردو شاعر غلام ربانی تابانن اکھ بڈٕ نظم تہِ لیچھ ہٕژ۔ یتھ منز چھِ امہِ کہِ أندی پکھی کس حُسنس زبر عکس ٹلنہٕ

آمُت ۔ مگر امیک دیومالائی مفہوم چھُس غاب۔

سسَر:۔ (حبس ۔ انگریزی HUMIDITY)

یہ لفظ چھُ کاشرِ زبانۍ ہندِ فصاحتُک سبٹھا بُنِد بۆن ثبوت ۔ ییلہِ گرٛشمہٕ ژنجہِ ہندس موسمس منز کاشرِ بن گمہٕ پھٹان چھےٚ ، تہٕ کانسہِ کانسہِ پھوٚلُن تہٕ نیران چھُ تمہِ وِزِ چھُ اَتھ موسمہِ وِہس "سسر" ونان ۔ یعنے زن تہٕ سۆت سۆت اوگُن دِنہٕ ستی آبہٕ دِلگِس ٹھانڈ تل ، لۆ ژلۆ ژگریکھ (سسرِ گوگجہِ ہوس کاشرِس سِنس DISH) منزتہٕ چھِ یی عمل سپدان ۔ اَتھ مقابلہِ چھُ انگریزی HUMIDITY تہٕ اردوٗ حبس زن تہٕ گٲنٛرتہٕ زٔرۍ بوزنہٕ یوان ۔ سسر چھےٚ بھپہٕ (VAPOUR) بناون تہٕ یوہے آدمس گمہٕ سٕزان کران ۔ زِمین ساعتن چھُ گٔلِبن پن تام نبتہٕ مُمن گرٛھان ۔ تٔتھے تمن ہوش ہیٛوٚ یوان چھُ واوِ گزا یہ چھےٚ ووتھان تہٕ سسر ڈتیج گرٛھان۔

ہندوستانُک موسمی روٗ دیٖس ہار ، شراوُن ، بادرکین رتین منز کیرالہ پٔٹھہٕ پنجاب تام آبہٕ تتہٕ رایہِ تہٕ رُدِ رٲٹھ والان چھُ ، چھُنہٕ مجموعی حیثیتہٕ کشیرِ واتان ۔ امیک ثبوت چھُ ازییلہِ راقم الحروف نومہٕ سطرِ لیکھان چھُ (۲۶ / جولائی ۲۰۰۶) ییتیک موسم ۔ جۆمہٕ ، دلہِ بیترِ چھ دوہس خبرِ کتی روٗدِ چھلٕلی پیوان ۔ مگر اَسہِ ووت سخت گرمی آسنہٕ باوجود پٔچھِ کھنٛڈرُودس پٔزاران ۔ آسمانس مُدٕے گنڈِ تھٕوُ چھان تہٕ اُچھ پٔتنہٕ کران ۔ مثلاً از ۲۶ / جولائی ۲۰۰۶) جۆمہِ تہٕ ییتہٕ قریباً ہُوٕے ہوٕے تاپہٕ تٔزر (سرینگر ۳۲ ڈگری سینٹی گریڈ ، جۆمہِ ۳۳.۴ ڈگری) ۔ اَتھ معاملس متعلق از بروٗنہہ اَکھ ساس وٕری چھےٚ عظیم خاور شناس البیرونی بڈ سٕنہٕ وِنی باوِتھ گرٛمُت ۔ سُہ چھُ لیکھان زِ ییلہِ مۆن سون چہ اۆبرٕ ہسی اَسمانٔی وُڈان وُڈان پانژال چہِ گگن گیر قلایہ زِنہِ واتان چھےٚ تم چھےٚ امہِ کِس وٕچھس ستہ ٹھاسنہٕ یوان ۔ تہٕ یہ روٗد داہ پۆنیاہ پنہٕ نٕبن گاگرِبن منز

ژریوٚمُت آسکھ تتھ چھ نیبو نچوٚڑ ہیوٚ کوہ دامن چیران تہٕ اَدٕ پھٔیانان تہٕ ہٲنٛٹھ بناوان نتیجہ چھُ زِتم چھِ پٔنٕ سوٗرُے زل مل اپارے دوشہ راوان۔ اَوٕ ے ییٚلہِ جموں سرینگر سڑکہِ پانژالہِ اَپارِ روٗدٕ شرانوٕ ستیٖ اَڑمہٕ تام پسین ستیٖ وستھ یوان چھےٚ تہٕ پزٕے اُدرٕ کھل چھےٚ گژھان۔ پانژالہِ ییٚپور وادی چھےٚ ہوٚ دُے تہٕ ہوٚچھی روزان۔ بامے کینہہ بھتہٕ پھوٚہرِ ہشہِ سفید اوٗبرٕ نشہِ اَسِ تن اَسمٲنی پکان تہٕ گُلی موٗران روزان۔ مگر امیٚک مطلب گونہٕ زِ پنجرس کیا چھنہٕ کانہہ ژٕدوے یادٕ رز آسان۔ بعضے چھُ تیٚتھ اوٗبرٕ طوٗفان متان زِ اَمہِ زورٕ تہٕ جوشہٕ ستیٖ چھےٚ کینہہ اوٗبرٕ مشکہِ پانژالہِ ہیوٚرتہِ لاینہٕ یوان۔ تہٕ پتہٕ وادی منز پٔنٕز مشکیز لوٗژراوان۔ مگر یہ چھُ سبٹھا کم سپدان۔ تہٕ یہ چھُ زیادٕ اَمہِ موسمٕک وشفہ تہِ آسان۔ البتہ چھُ خدایہ سُند نب ٹھر بوٗٹھا کوٚنشہِ آزاد۔ اَتھ موٗسمس منزٕ ییٚلہ اَسہِ ژوپٲرکۍ آرٕ گرمان تہٕ تان چھُ، چھےٚ کشیرٕ منز تہِ زمین گرمان تہٕ ہواوٗ شنان۔ اَتھ چھِ وأہراتھ ونان۔ ییٚلہِ تم تہٕ اوٗ دُر ہوالگنہٕ ستیٖ اَسہِ پلون دلوٗن واہراتھ لگان چھےٚ۔ واہراتھ چھےٚ کشیرٕ منز بیٚڑ کم آسان زِ اَتھ متعلق چھِ سأنی لُکہ ڈٕپی دلکش امیجری منز حال ونان۔ مثلاً واہرأ ژہُند روٗد پیٚو وداندس اُکس کُنس تہٕ بیٚیس تہٕ کھنی۔ یادون بأژن ہنٛز لڑأے گئ واہرأ ژہُند روٗد (بٔرٕنٛزٕس منز گژھان تہٕ ژِہس منز لوتان)، پلون چھےٚ واہراتھ لجمٕ۔ یہ تہِ چھُ دلچسپ زِ ییٚتہٕ پانژالہِ اپارِ ساوٗن تہٕ بہدرون عشقہٕ شاعری ہُند اَکھ کھل تہٕ شہل موضوع چھُ۔ کأشرٕ لُکہٕ باوٗژ منز چھِ اَتھ کُھے رسیدٕ۔

شوٗنی :۔

(روٗد ستھ شینہٕ تھوٚسی تہِ ملہ مش آسن) روٗدٕ شین (شین + ووٗنی)

کشیرِ ہُند کریوٗٹھ تہٕ کرٕ اوار وَنہٕ چھُ ووٗنؠ پرانہٕ چین ہِندٕ بن یادِ وُترٕ بن منزٕ ے۔ پوٚہ تہٕ ماگھ اٚسی ڈاڈٕ شَشُر کرٕ بتھ آسان۔ یِیلہِ کٕٹھہٕ کوٗش تہٕ ساٚری سے ہکر کران اوٚس، شِشر گانٹہٕ آسہِ اویزان گژھان۔ تہٕ ٹُلہٕ کتر اوٚس ساٚرِسے زمینس شیشہٕ خانٛج باش کران۔ مگر پھگنس منزٕ ے اَسی گریسی گنڈتی مطابق زمینس گوڈنچ جمبر پیوان تہٕ اوٗند پوٚکھ اوس کُملُن تہٕ اُدرُن ہوان۔ کلہن پنڈتن چھُ شاید اَمے سِمیک ذکر کران وونُمت زِنوٚ وشین چھُ پراٚنس شِینس گالان۔ ژِ تھر (بکرمی چیت) یُس کاٗشرِ تقویمہٕ حسابہٕ بزٕ ونہٕ پہن یوان اوس، اوس دُل ملیک رٕ بتھ آسان۔ بڈی بڈی شینہٕ تھوٗ سی اٚسی وسان روزان، یمن متعلق کاٗشر ذپیُت چھُ "ژِتھرٕ نی تھوٗ سی، بُڈ پیوٚ وۆسی"۔ دراصل اوس فضاہٕ وونؠ وُشنُن ہوان تہٕ اٚتھی منز اٚسی رُوٗدٕ پھیری تہٕ شینہٕ تھوٗ سی یکہٕ وٹہٕ وسان۔ اَتھ اٚسی شُپینہٕ شوٗنؠ ونان یعنے شین + آب۔ یہ خوبصورت ترکیب چھےٚ کاٗشرِس اَدبس منز خالے نظرِ گژھان۔ تہٕ شاید واریاہن علاقن منز چھنہٕ راٚیج تہٕ۔

انگریزی لیس منز چھُ امیک مُترادف SLEET۔ شوٗنؠ چھُ شُپین علاقس منز تمہٕ شینہٕ کالُک باران یِیلہِ زمینس جمبر چھےٚ پیمٕژ آسان تہٕ ہواوتہٕ کُملے ہتی آسان۔ کاٗشرِس ما آسہِ خال کانٛسہِ استعمال کوٚرمُت مگر مُروج چھُنہٕ حالانکہِ لگہٕ ہار لفظ چھُ۔ کینٛہہ شاعر چھامہِ خاطر باضابطہٕ زِ لفظ ورتاوان مثلاًنی تون یہ مصرعہٕ:

"یہ پیوٚ وپان شُپین ٹنگہٕ گلی ژستہٕ واٚلِن" (موتی لال ساقی)

<u>ووٗنؠ:</u> (آب، زل، پونؠ)

کاٗشری پاٚٹھی چھِ اَزپانہٕ خاطرٕ زیادٕ پہن آب تہٕ زل ونان۔ مگر اصل کاٗشر لفظ چھُ ووٗنؠ۔ رشنہٕ ووٗنؠ، رُدٕ ووٗنؠ۔ ناگہٕ ووٗنؠ، اُدرا ووٗنؠ، بیترِ بیترٕ۔ اَکھتے چھِ اَتھ کینٛہہ بُند

بأڑی مُرکب تہٕ ورتاوٕس منز موجود۔ مثلاً شوٗنی (سہ رُوٗ د یتھ شین رلہٕ ملہٕ آسان چھُ)

اتھ چھِ انگریزی لفظ SLEET تہٕ یہ چھُ عام ژِتھر رتس منز پیوان۔ یہ لفظ اگرچہ

واریاہ مانہٕ سوو چھُ۔ مگر زیادٕ پہن چھُ گامن منز موجود۔ شہرس منز نہٕ کینٛہہ۔ وأنٛس

ہمسایہ تہٕ ہم پھور بیٚیہ تہٕ کینٛہہ لفظ چھِ کأشرِس منز۔ مثلاً یٖلہٕ رُوٗ دپیٚیہ۔ ہرگاہے لَرِ

ہُند پَش بُرزُک یا ژھیٚیہ ہُند آسہِ (یہ پنژاہ شیٹھ وٕری برونٛہہ تام تہٕ سأری سے

کشیرِ اوس) مکانس نبر یعنے بامہٕ چھِن ڈُندر بن یُس آب زمینہٕ پیٹھ وسان چھُ تتھ

چھِ وۄج ونان (واریاہن بجن زبانن منز چھُنہٕ اَمہِ قسمہٕ کین لفظن ہُند یہ نوزُک

پھیرِ موجود یمہِ کِنی کأشر زبأنی ہندِ وُسہٕ جارُک تہٕ وسمتُک احساس گنان چھُ) اوش

تراونہٕ خأطرِ چھُ کأشُر لفظ وۄن تہٕ اَتھ منز چھُ یہ آوازِ ہشر۔ زمینہٕ منز آب نیرنہٕ

خأطرِ وُژن یاوُ زِنی لفظن تہٕ چھےٚ یہےٚ باش۔

کأشرِس ووٗنی لفظس مقابلہٕ چھُ رُوٗسی زبأنی منز 'وودا' لفظ۔ یہ زن آبے گو۔ اَمی

منز چھُ رُوٗس کہِ مشہور عالم شراب 'وودکا' VODKA ہُک ناو درامُت۔ تکیازِ یہ

چھُ گُنہٕ رنگہٕ بیترِ نشہ مُچھ آسان تہٕ بوتلن منز تہٕ چھُ یہ آب 'وود' کہِ پأٹھی بوزنہٕ

یوان۔ آبہٕ خأطرِ انگریزی WATER تہٕ چھُ 'ووٗنی' لفظس ستی پھورِ کنی واریاہ

قریب تہٕ زن پانے اَکھ خاص ژینہٕ وَن دِوان۔

کأشرِی چھُ بأرِش RAIN ہندِ خأطرِ تہٕ اَکھ عجیب لفظ پانہٕ نووُمُت۔ اَسہِ

أندی أندی زبانن منز چھِ اَتھ برکھاہ، ورشا، باران، برسات بیترِ بیترِ ونان۔ مگر

یمو لفظو منز بعضے کانٛہہ لفظ روتاونہٕ باوجود چھُ اَمہِ خأطرِ ٹکسألی لفظ رُوٗد۔ رود چھُ

فارسیس منز دریاوٕس ونان۔ مثلاً مصرُک رُوٗدِ نیل یا علامہ اقبال نہ کتھ ے

"اے آبِ رُوٗدِ گنگا وہ دِن ہے یاد تجھ کو"

راجستھانس منز چھِ ریٹھہ گریعنے یوسہٕ مرضی پتھ گٕژھہ تہٕ نارِ رٕ اوِتھ ہیکہٕ رُودالی'
ونان تہٕ اَتہٕ تہٕ چھِ رُو دآبہٕ کِسے مفہومس منز۔ کاشریک اَتھ انتہائی اہم نبہٕ سوغاتس
متعلق یہ لفظ قبول کرُن چھُ خیال انگیز۔

وۆل ٹیۆ نگ:۔

(نارواو، قاضی گنڈ علاقس منز اکھ خطرناک لامن واسکھ ناگ تہٕ
چھُ اَتھ لیوٗ ٹھ)

فروری ۲۰۰۴ء منز آو کشیرِ منز اکھ شینہٕ طوفان۔ یتھ پتہٕ SNOW
TSUNAMI ونہٕ آو۔ دوہس راتس آو نب ژٕ ستھ تہٕ بانہال بالس نکھہٕ قاضی گنڈ
علاقس تہٕ خاص کونڈس منز تیٛوتاہ شین زِ گامن ہندی گام گئے ؤ جارٕ۔ ہتہٕ بدی لۆکھ
مۆدی گرنے منز تہٕ مکانن تہٕ مالک بے پناہ نقصان سپُد۔ خاص طور پانژالہٕ دامنس
تل وۆل ٹینگس منز۔ اَتہٕ گوگامُک گام شینہٕ بُزی۔ گرن منز بچو ونہٕ اکھ بأژتہٕ تہٕ واریاہ
کالی کِڈکھ تم بسترن منز ڈاف ترأ وِی تھئے موردٕ۔ یہ چھُ ہاوان زِ کأشرِ زبأنی منز کیاہ
چھُ گاٹہٕ جارُک گاچ۔ وۆل ٹیۆ نگ گوسہٕ لُریُس وولہٕ۔ شینہٕ طوٗفانس منز وولیوو۔
بێیہ خبر کتہٕ پھرِ۔ تکیا زِ پرانہٕ زمانہٕ کین تھٕبن وأرِداتن ہُند چھُ کشیرِ منز حساب گال
کھاتس تکیا زِ تمن اَسی یم درانٹھاک اُس واہرأ وِتھےٕ آسان تہٕ حساب کوتاہ
تھاوٕہَن؟ وۆل ٹیۆ نگ چھُ ڈُلہٕ گوٚن دِتھ پننہٕ خوٚں ریزی ہُند بێیہ اکہٕ لٹہٕ اعلان
کران۔ میری سُنو جوگوش نصیحت نیوش ہو۔ سائنس وولرس تہٕ چھِنے یُہے خصلت تہٕ
اَوے چھُس وولُر ناو۔ یعنے یُس وولان تہٕ دولان آسہِ۔ یم حرف لیکھن والی چھِ
اَتھ گن بروٚنہہ تِ شینہٕ ون دِژہمِژ۔ (وُچھو راقم سنز کتاب 'راش' یوسہٕ ۲۰۰۰ء منز چھپے
یہ۔ صفہٕ ۶۱)

بہر حال یُہس ۲۰۰۶ منز ییلہٕ مئی رٚتس منزٲے جل دیون ہندوارِکہٕ زٕ درجن معصوم مدرسہٕ شُری تہٕ تہنز اوستانی جی بے رحمی سان نُنگلاوِ۔ اَمہٕ کہ خوفناک ناؤک بیا کھوڑ ناون وول ثبوت آو بروٗنہہ کُن۔

بِشتہٕ.......2

بِشتہٕ کِس مصری پلہٕ وَس کُن چھِ میانہٕ ''شش رنگ'' کتابہٕ منز کینہہ اِشارٕ کرنہٕ آمتی۔ مگر نۆ نۆوِ کتھہٕ معلوم گژھنہٕ ستی چھُ پے لگان زِ یہ کوتاہ پرٛوٗن چھُ۔ قدیم مصرس منز اُسی براٲرِس مُقدّس زانان تہٕ BABISHTET چھِ تہنزِ دیوی ہُند ناؤ۔ کٲشرِ بوکوڑ یہ تیوٗت قبول زِ یہنہٕ نِہن سارِوے کھوتہٕ پۆتر بھگوتین تھوووٗ کھُبرور زن تہٕ نم تہٕ ماز ہیۆ وٲٹھ۔ تلہٕ مُلہٕ چہٕ راگینا دیوی (کھیر بھوانی) ناؤس وٲے پتہٕ ڈوگرٕ مہاراجو ڈابر۔ تس چھِ رانہٕ براٲرونان۔ موج میأنۍ رانہٕ بارری۔ ظاہرا چھ راگنیا ترکیبہٕ رأنی پھور گوٗمت۔ پربت چکریشوری چھِ ہارِ براٲرتہٕ ونان........ہارے ترووجلد بوس کلس پٹھہ پربت توے........ تتھے کٕنۍ چھِ کھریوچہٕ زالا دیوی تہٕ زالہٕ براٲرونان۔ برنگ اُکس پۆترناگس چھِ سینٛدِ براٲرتہٕ ہرموکھہٕ پٹھہٕ وَسن وأ لس آبہٕ ڈریاوَس گنگہٕ براٲرونان۔ بزارِ آنگن چھُ شہرٕ تہٕ کشیرِ منزاوٕر یورتہٕ دھرمہٕ داستانن ستی وابستہٕ۔

زندٕ شاہ، شاہ زندٕ:۔

وار یاہن اصل تہٕ قدیم یونأنی تہٕ مصری لفظن بیترِ ہُند کاشرِس منز موجوداَسُن چھُ باوان زِ سکندر مقدونی ییلہِ برصغیرس پٹھ حملہ کرِتھ (329-325 ق-م) بانبرِ چھانبرِ واپس ژۆل، تس ستی آمتی کینہہ یونانی، مصری سپاہ بیترِ مارٕوٕ دکشیرِ ہُند سزگار موسم وُچھِتھ پیتی۔

سری نگر رٕنی وارِس نہرو ہسپتالس نشہِ ہے حضرت بل کن نیرٚ وفرلانگ کھنڈ گرٕھتھ چھےٚ ژھنٛی کنز زِندٕ شاہ مشہد یوان۔ یہ آسہِ ہے اکہِ وقتہٕ کشیرٕ ہندِس سارِون ے کھوتہٕ بڈِس مزار ملہٕ کھاہس ستی مگر وونی چھ سڑکہِ منز باگ، یمن قط دیتمت۔ملہٕ کھاہ چھُ وونی تار بند۔زِندٕ شاہ ناوٕ زِتھ چھُ اُزبکستان کس مشہور شہرتہٕ اکہِ وقتہٕ امیر تیمور (وفات 1405) سِندِ عالمی سلطنتُک دارالخلافہٕ۔سمرقند یاد پیوان۔سمرقند چھُ کشیرِ ستی پرٛون ین گرٕھن۔تاریخی تہٕ تہذیبی رس مِلہٕ وَن۔ امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ آیہ اَمہِ کے أندٕ پکھی پیٹھہٕ کشیرِ تہٕ ییٚتہٕ گرٕکھ مسلمانٛی ہندی مُشکٕنز دار جاری۔دپان بڈٕ شاہ اوس پننہٕ شہزادِ گی ہندِس ببہٕ نارس اتہٕ ؤرِکی یہ وادن رٕؤدمُت تہٕ اَمہِ کہِ تہذیبُک حق نمک گوٚمُت۔منز ایشیاہکی کارکسب تہٕ خوٚبصورت ہونرٛنی علامہ اقبالؒ نہِ کتھِ شاہ ہمدانؒ صاٗبن پانس ستی تہٕ تمن ہے کینٛہہ پرٕ اوس رٕؤدمُت بڈٕ شاہن اوٚن سےٚ پننہٕ نٔبن چشمن ہنزن رنگہٕ شکارن منز۔

سمرقندس چھ تواریخی آثار گونوٚ گونوٚ مگر ترٕ ے عمارژ چھےٚ عالمی وراثت چہِ (WORLD HERITAGE) کھونہٕ منز شوٗبان۔گورِ امیر، یعنے تیمور لنگ سُند مقبرٕ۔(سانہٕ گرٕ گاڑی محلک ناوتہٕ چھُ اَمہِ کومہٕ ہُند یعنے ییٚتہٕ بڑ ؤنہہ پہن قبرن ہندی پیٚری گران آسی) مدرسہ کمپلیکس تہٕ شاہ زِندٕ استان........ یہ چھُ کینٛژن عمارژن ہُند سمُت تہٕ سارِنے منز عالی شان۔دپان خلافتِ راشدہ کین ؤری ین منز آو اکھ صحابی حضرت ہشامؓ سمرقند اِسلامُک شمع روشن کرنہٕ۔اتہٕ گےٚ تم تمہِ وقتہٕ کیوٚ حکمرانوٚ کٕنٛز قتل۔مگر مقامی لُکہٕ ہِندِ روایت چھےٚ زِ تمن ییٚلہِ کلہٕ ژٕ ؤٹکھ، تموٚتُل سُہ پننہٕ نٔس ژھنٛس اَتھس منز تہٕ ؤتھی نزدیکی کیرِس منز ییٚتہٕ تم زِندٕ تہٕ حالے حیات چھ ....منز کینٛژن روایتن چھ حضور سرورِ کائناتن ستی یہ قول منسوٗب کرنہٕ آمت زِ

میانۍ اَو اُشناوَ منزٕ اُسۍ حضرت ہشام میانہِ شکلہِ ستۍ قریبی ہشر تھاوان۔ بیٚیہ چھُ یہ قول زِ شہید چھِنہٕ زٕنٛہے مران، لہٰذا امہٕ ڈٕنو تمن مورد۔۔۔۔۔۔۔۔ اَوَے چھُ یمن حضرت شاہ زندٕ ناو۔ عمارتس چھِ أندری کنٛز سبٹھاہ خوبصورت نقش ودتلاوِتھ، یمن ستہِ چہِ زبانٛی منز کرا گژھ چھِ ونان (کاشُر گژھ چھِ یوان نظرن تل)۔ زیارتس تام واتنس چھ واریاہ ہیرٕ پاوٕ ک۔ دپان ہر گاہے دویہ لٹہِ کھسنہٕ پتہٕ شُمار کُنٛی پییہ تہٕ ٹھیک نتہٕ گژھ پرٛتھ ہیرِ پاوِس موٗنی کرٕنی تہٕ اِد استان اندراژُن۔ مےٚ گنز راے اکی لٹہِ ۴۰ آیم تہٕ پتہٕ روٗزٕم نہ ہسکھتے۔ بہر حال سوویت یوٗنین کس دورَس منز آو تیمور شاہس ستۍ امیک تعویذ مزارتہِ کھنہٕ۔ بیٚتہِ أڈی جہِ کڈنہٕ آیہ۔ تیمور شاہ سُند قلمی تصویر تہٕ آو أڈی جوہندِ أنکہٕ ڈٕنی کنٛز بناونہٕ۔

مےٚ چھُ خیال زِ سانہِ زِندٕ شاہ مشیدِ تہِ آسہن گوڈٕ شاہ زِندے ونان مگر پتہٕ کوٚر کأشرِ عادتن زور شاہ زندہ بنیوٗ و زِندہ شاہ اَتھ کیا چھُ سمرقندکس شاہ زندٕ ہس ستۍ واٹھ یا پھُساتہِ کِنہٕ نہ تتھ متعلق چھےٚ تواریخ خاموش، مگر سوال چھُ موجود۔ شاہ زِندٕ چھِنہٕ عربی بلکہ عجمی ترکیب۔

لوٗہ بہگأری، لِشہِ بہگأری

کأشرِ بیٚلہِ افغانن، خالصن، تہٕ ڈوگرن ہنٛز غولامی اُسۍ کران تمن اُس زندگی اَکھ مسلسل بہگأری بنے مژ۔ ڈوگرٕ فوجن ہُند ولہٕ بور ہتھ چلاس، ہونزا، گلگت، بیترِ گرٕژھن اوس اُسۍ تھے۔ یمنٕ جاین شاین منز باگ چھُ بھونجی تہِ اکھ مقام۔ اَز تہِ کأشرِ پأٹھی کأنسہِ کرٕ او ارڈ نڈ دِنہٕ کس معنیس منز ونان۔۔۔۔۔۔۔ جلدٕ ے سوز ناوَ تھ ژٕ بو ونجہٕ۔۔۔۔۔۔۔ یمو خوفا یو منز اوس خالے کانٛہہ واپس زندٕ یوان۔ توے ہے راز دانہٕ بالہٕ پیٹھہٕ گلگت شہرس تام وُچھو کاشرٕ بن مظلومن ہنٛز أڈی جن ہندی سوٗ مرٕ تہٕ سوٗ تھی ین

ازتہٕ وَنہٕ کڈنہٕ۔

بہر حال بٕگار بن ہنزن یمن دوکھہٕ بلاین منز آسہٕ زٕ پنہٕ قسمہٕ چہٕ نو دَر تھے تہٕ شاید چھُنہٕ ووٗنی کانٛسہٕ یمن ہُند ظون۔ گوڈنچ گیہ لوہ بٕگاری .... ییٚلہٕ راجن مہراجن ہندی لشکر گُربن لاکمہٕ چارِتھ نو وعلاقہٕ زینہٕ خاطرٕ یہ عام لوٗکن کھل والنہٕ خاطرٕ نیران اٗسی۔ تمن ہند بن گُربن اٗس یڈٕ بَرٕنی تہٕ آسان۔ چنانچہ پڑاو پتہٕ پڑاو ییٚلہٕ تم قرار اٗسی کران۔ گُری اٗسی کھیاوٕنی چاوٕنی آسان۔ عام لوٗکن اوس حکم زِ تم روزن لوہتھ حاضر۔ تہٕ گُربن کرن خاطرِ داری۔ تمن اوس نہٕ یمن ہندِ خاطرٕ کہنٛہ معاوضہ میلان۔ اَکھتُے ہے کینٛہہ سرازیری گژھ ہکھ تتھ اٗسکھ نقد ونقد ٹاس تہٕ ٹوٗسی دِنہٕ یوان۔ کٔشیرٕ چھ وندس تیری گُپن یمنے گاسہٕ لون پیٹھ پلان پژتھان۔ تم تہٕ اٗسی محروم گژھان تہٕ چھُپہ لگان۔

لشہٕ بگاری تہٕ اٗس یژ ھے ہش شولہٕ مارٕنی کزاے۔ فوجن اوس راتھ کیٛت جنگلو منزی یا چھمبو چھار وہیٚر بوٗن پکٕن پیوان۔ تمن ہنز وتھ زوتہٕ ناونہٕ خاطرٕ تہٕ امہٕ خاطرٕ زِ تمن گوٚژھ نہٕ کانٛہہ کھوٚند کھرو لگُن اوس یمن علاقن منز بسن والین لوٗکن فرمان زِ تم گژھن وَتہٕ ہند بن دون طرفن لشہٕ دزہر زالتھ کھڑا روزٕنی۔ تمن اٗس راژن ہنز رند رتہٕ نہہ راوان تہٕ ہرگاہ صبحس زوٗزٹ ہتھ واپس گرٕ واتہٕ ہن شُکرانہٕ اٗسی کران۔

بیٚتی: (اتیو: کٔشیرٕ منز اٗتج اکھ مُعزز کرام)

دراصل آفتاب پرست پوٗز اٗری۔ سنسکرت زبانٛی منز آفتابکہ اکہٕ رٕپی آدتیہٕ ہُک مُکٔشر یتھ مُزم ذیچھ وٗی پیوٗمت۔

اِتی چھے کٔشیرٕ منزا کھو یُزتہٕ معلوم ذاتھ یا کُزام۔ شہمیری خاندان کس سازنواز

سُلطان حسن شاہ سُند وزیرِ اعظم اوس ملک احمد ایتو۔ اُمی سُدن مزار چھُ شہرِ خاص منز ملک صأبُن آستان ناوٕ مشہور۔ یہ کُزام چھِ کمنے پہن لؤکن مگر توتہٕ تُی۔ 1946ء منز دزٲو دیالہٕ گامہٕ اسلام آباد عبدالسلام ایوٚت، تیمی پریم ناتھ بزازس ستی اتھہٕ واس کٔرتھ کِسان کانفرنس بنأوتمہٕ وقتہٕ چہٕ مقبولِ عام نیشنل کانفرنسہٕ خلاف لوٗگن مورچہٕ تہٕ اَمہٕ کس تھنگِس مرزا محمد افضل بیگس تراو ناوٕن دیالہٕ گام یِنہٕ وِزِ ووکھہٕ مالہٕ نألی۔ سُہ گوٚو پتہٕ پاکستان تہٕ تتے لؤس۔ أزی کس وقتس منز چھِ سکینہ ایتو دمحال ہانز پور، نور آبادٕچ ناوٕ ہبنس لایق۔ یہ روٗز 1996 پتہٕ شین وُرٕ ین سٹیٹ منسٹر تہٕ ازکل چھےٚ ایم ایل سی۔

کشیرِ منز أس آفتاب پرستی پرانہٕ زمانہٕ پتہٕ واریاہ مضبوط۔ تہٕ ایتو أسی یمنے سور یہ مندرَن ہندی پوٗزأری تہٕ تہٕ پروہت۔ یمن ہُند بے پتاہ چھُ اَتھ کرا م منز سانہٕ زبأنی تھوومُت رٔژ ہِرتھ۔ آتھ وار (ایت وار) گو آفتابک دوہ یعنے SUNDAY۔ سرینگرس منز چھُ گپکار روڈ کس مشرقس کوٗنس منز طالع مٔنزلس بوٗنہٕ کنہٕ زبرون بالس منز اکھ لوکُٹ ژھین۔ اَتھ چھِ اَتہٕ گجہٕ ونان۔ شاید اَمہٕ سببہٕ زِ پرگنہ پھاگ کس اَکس حِصس چھُ آفتابک گاش بِہن رتبن منز اکہِ موسمہٕ اپأری کنِ تہٕ واتان۔ بروٗنہہ اوس نشاط، شالہ مار بیترِ گژھنگ اصل راہ گزریوہے۔ یوٚتأنی پتہٕ مہٕ صدی ہندس تژیمس دٔہلس (THIRTEES) منز مہاراجہ ہری سنگھن ڈل جھیلس پیرس، فرانس کین بولیوارڈن (BOULEWARDS) ہندِ طرزٕک سوٚتھ گوٚنڈتہٕ اکھ پوٚختہ سڑک کٔرتعمیر۔ دپان یِیلہِ شیخ نورالدین ولیؒ "کشیر پھیوٚر اندی اندی ؑ"۔ اَتہٕ گجہ نِشہِ ووت تموسنبول قدم تہٕ بروٗنہہ پکُن کوٗ رُکھ بند۔ ستی مُریدو پرژھِھکھ "حضرت بروٗنہہ پکِونا؟ ژیرِ گژھ" لگہٕ ریوا۔ تھ چھےٚ سُند ریشی

وۄنگھ" بس کھورِ پھِرِ ووٲپس" ۔ امہِ اپور چھُ دُنیہُک جنت ۔ ہرگاہ اَسی یتہِ اورٲ یہ ،یگاہ کُس دِیہ آسمانٕ تہٕ ابدی جنتس منز اژنہٕ" ۔ اَزی کس آلایشو تہٕ عفونتو سٟتی برپوٗر دورٕس منز تہٕ چھےٚ امہِ علاقٕچ یہ خوبصورتی شٹلی مُسر گژھنہٕ باوجودوٗنہٕ پننہٕ اصلیژ ہُند نیب دِوان ۔

کمراز چہٕ اَتہٕ مُل جایہ منز چھُ اَمہِ پوٗزاگری ہُند اِشارٕ موجوٗد ۔ اَتہٕ مُل یعنے اَیتہٕ مُل گوہری یہ مندر تہٕ کُنز ور مُل گودشہِ اوتارَن منز اَکس وراہاسُند مندر یا دروگہٕ مُل گوٗدُرگا بھگوتی ہُند استھان ۔ کاشرِ زبانٕ منز پراچین روایژ ہُند یہ نیب چھُ باون ہارتہٕ تکیازِ پزرتہٕ چھُ ظون وُتشاوان زِ کاشرِ ہن بٹن منز چھُنہٕ کانٛسہِ اَتی سُند کانہہ سُراغ بتٲن ۔ بیاکھ اہم کتھ زِ قدیم مِصر اوس آفتابس 'آرٹن' کہِ ناوٕ پوٗزا کران ۔ اَتھ چھِ آدیتہٕ ہنز پھورِ تزاے تہٕ ۔ اَختےٚ چھُ تمن فرعون ہنٛدِس ناوا کھناٹن منز تہٕ یہ اَتی ہنٛدی پاٹھی موجوٗد ۔ اکھناٹن اوس فرعونی مصر چہٕ مشہور مُلکانہِ نفراٹی ہُند رُوٗن ۔

قزاخ تیر:

"پھلی کٔری قزاق تیری
مالیٚن چون رایہِ نیری لو"

(رسول میر)

قزاق چھُ جنگ جونسلہِ ہُند اکھ قوم ۔ یُس جنوب مشرقی چین تہٕ اَزی کس قازقستانس منز روزان چھُ ۔ یہ اوس سودیت یونینُک اکھ صوبہٕ تہٕ ازکل چھُ امیُک صدر مقام الماٲتی .... قزاقن چھُ ترکی زبانن ہنٛدِس سلسلس سٟتی واٹھ تہٕ تم چھِ تُرک زبانٕ ہنزٕ اکھ ہیٔت (FORM) بولان ۔ قزاق اَسی بنیاٗدی طور خانہٕ بدوش

تہٕ زیادٕ پہن چاروآے تہٕ مال مویشی رٕچھتھ پلان تہٕ گزارٕ کران۔ تمن اوس پنہٕ نین ریگستانٔنی تہٕ بیابانٔنی سفرن منز دُشمنن ہُند ہیم آسان تہٕ توے اُسی تم پنٕنی راچھ کرنہٕ خاطرٕ سلاح سامانہٕ ہیتھ آسان۔ تہندی تیر اُسی خاص طور واریاہ طاقتور تہٕ بے خطا آسان۔ سیدِ سیوٗ دِسپہ ساپہ۔ توَے گو "قزاق تیر" مشہور تہٕ پتہٕ بنیو وسطہ ایشیاہس منز کیہ اتھ ستی لچہ واٹھ تھاوَن والین علاقن منز لگہٕ باوٕ ژہُند حصہٕ ہُنتھ۔ کشیرٕ اُس قزاقن ستی پرٛانی اشنأیی

.... تازٕ تازٕ یعنے 44-1943ء ییلہٕ ماوزے تنگ سنز پیپلز آرمی سنکیانگ وأتڑ۔ تتہٕ بسن وألی قزاق آیہ ژٔلتھ۔ تم وأتی لداخ چہِ وَتہٕ کشیرٕ۔ ییتہٕ کینژس کالس تمن مہاراجن حکومتن چھپن جاے (ASSYLUM) بہم کوٚر۔ تم پٔٹھی سری نگرکس عیدگاہس نزدیک بوٹہٕ سرایہ منز۔ ییلہٕ شیخ محمد عبداللہ صأبس تمن کأشرین لوکن ہندِ طرفہٕ استقبال کوٚر تہٕ پتہٕ گٔے کینژہٕ کألی تم ترکی (انقرہ) روانہٕ۔ قزاق تیرٕ ہش تشبیہ چھنہٕ اُردو شأعری منز تہٕ ییتھ منز "مرزبان زادہ سمرقند" "مرزا غألبن شأعری کٔر تہٕ موجودٕ کأشرِ شأعری منز یہ تشبیہ موجود آسُن چھُ ہاوان زِ اَسہِ کأژاہ نزدیکی چھے اَتھ تہذیبی دأیرس ستی اُسمٕژ .... ییٚہ امیک شأعرانہٕ لُطف چھُ واقعی تمہٕ وِزِ شولان ییلہِ کأنہہ سروقد نازنین پکان وُچھون۔

"قدچون ڈیشتھ ویرِ بڑ مان، تیر گژھان خم"

مس میوٚل:

مس میوٚل چھُ کأشریک اکھ مزٕدار اصطلاح۔ یُسلہٕ زنان تہٕ مرد رِوایتی طور طریقو ہنزٕ رِکھہِ منز زنگ نہبر کڈِتھ اکھأکس ستی روٗحانی رِشتس منز پھسن۔ گُنہٕ ساعتہٕ چھُ اَتھ نکاح تہٕ منزل یوان تہٕ گُنہِ ساعتہٕ تھٔے کُنی چلہٕ وُن روزان۔ مس چھُ

اکھ پرون کاشُر نشہٕ آور مشروٗب تہٕ یہ اَکھ اُکس ءِتۍ رلاوُن تہٕ پتہٕ اُتھ جنسی شہلن کھارُن چھُ خوبصورت بیان۔ اَتھ سلسلس منز گژھہ ''پرمس'' محاورٕ جایز رشتہٕ نبر گژھتھ مخالف جنسہٕ کۍ زنانہٕ یا موہنوس ءِتۍ وارِین۔ (کاشُر ترکیب زنانہٕ موہنیو تہٕ چھ نادِر زِ دوشوٕنۍ منز چھ مخالف جنسکۍ ہارمون تہٕ آسان)۔یتھ انگریزی پاٹھۍ ADULTRY ونان چھِ تہٕ یتھ یہ ذٕلۍ زِتہٕ پرٕتھ مذہب نچہ نظرِ چھُ وُچھان۔

مہجور سُند شار چھُ۔

لوٗگمُت تمس چھُ پرُمس کیاہتام میون وُنہس
نتہٕ وِنتہٕ بے سبب تس چشمن خمار آسیا

''مس میٖل وبژھناوان چھُ فارسی/اُردو ترکیب'' ''ہم زُلف'' تہٕ وبژان۔ تہٕ گوٚیلہِ زن زٕ مرد دوٗن نخ بن نبن ءِتۍ خاندر کرن۔ یعنے اکے آگرِ کین دون زُلفِ ظلماتن چھاوُن ہنن۔

نالہٕ متین تہٕ تنہٕ تن رلاونس اگر سہ گنہٕ تانٔک ہشر دِنہٕ یِیہ ہے خبر سُہ مابنہٕ ہے مند چھ ہیوٚ۔ مگر مس میٖوٗل چھُ مانہٕ سووآسنہٕ باوجود شایستہٕ اِظہار۔

گاٗنۍ

کاشری پاٹھۍ سمسارک سارِوے کھوتہٕ پرٕوُن تہٕ آدنٕک پیشہٕ کمناوِن واجنۍ زٕنۍ۔ اَتھ چھے سنسکرت ترکیب ''گانیکا'' ءِتۍ تہٕ وانکہٕ پن گنڈِتھ۔ گانیکا چھے مہرشی واتسایِن سنز عالمس منز مشہور کتابہِ ''کام سُوترٕچ'' ترکیب۔ یہ کتاب چھے زنانہٕ تہٕ موہنوی سُند اصل تہٕ وصل وبژھناوان۔ تہٕ تمہِ مُدرِ جنسکۍ ساری وِہۍ تہٕ ژہۍ

وبتر اوان۔ گانیکا گئے سو جوان زنان تیمی گوُن نژن ہیوٚ چھمُت آسہِ۔ تہٕ یم کسب
ہاُوِتھ تہٕ ہاُوِتھ آسہِ دیا روٹان۔ ظاہر چھُ زِ یم ہاو باو چھُ وُچھن واُلس بڈ اَتی رزٕ
ناوان۔ مگر اَتھ ستی یِیلہِ زنانہٕ جسمُک کُہر باتہٕ تمی سند بن نازن نخرن ہنز مشکہ تُجہ تہٕ
ماُنتھرٕ ژھٹن، وُچھن تہٕ بوزن واُلس مردس چھےٚ رتس گژِکھ کھسان۔ توے چھُ
گونس تہٕ نژنس عام طور اصل منزل وصلہٕ آسان۔ عربی زباُنی منز چھُ غنیہٕ امی منزٕ
دو تلے ہنزٕ گون واجینز۔ مگر تتہِ تہٕ چھُ گتہٕ گیوٚ رتھےٚ تہٕ آولُن تہِ بے پناہ۔ کشیرِ منز
چھےٚ یہ پرمپراہ واریاہ زٕ ٹھ تہٕ ترٕ ہے میٹھ اَسمٕ جنس پسندی ہنز سبتھاہ پراُنی تہٕ تُز
کتاب' کوک شاستر'' لیکھن وول تہِ اوس کاُشر کوکہ پنڈت۔ اَتھ منز تہِ چھُ زنانہٕ
جسمہِ کین قوسن تہٕ تو سن، نیر بن تہٕ نارِن، بیرن تہٕ ہیرن، باغن تہٕ تراگن، سزن
تہٕ ووگنیارن رس ژہنکی تہٕ رنگ گہنکی ساُری ول تہٕ ژھل ووکھناونہٕ آمتی۔ تہٕ سپد ہے
تیٚلی یٚلہ اَتھ لُکہ زندگی منز ذرتہٕ اَرروِیت آسہِ ہے۔ دامودر گُپتا ہن لیچھ اِٹھمہِ
صدی منز کُٹنی مہاتایم .... گسُتنی گے سوزٕنی یِیمہِ پلنگکی ساُری لُطف، لذت
تہٕ لوزیات چھاُوی متی آسن مگر وونی آسہِ شریرٕ رنہٕ تنہٕ تہٕ ژھینہٕ کِنی تخت پوشہِ بوٚن
وُستھ امہِ کارچ کسبچ ووستہٕ کار بنے ہنزٕ۔ گانین ہنزٕ زِ ٹھ تہٕ پیش کار تیمس بایی تہٕ اَزکی چہ
ممبیہ منزٕ MADAM ونان چھِ۔ تمس چھ پنہٕ زینہٕ مینہٕ کِنی امہِ کار کسبکی ساُری
زاُوی جار تہٕ ول فکرِ ترٕی متی آسان۔ سو چھےٚ پنہٕ نین تازٕ رنگروٹھ کورین تعلیم کران زِ
تم رکتھہِ والن خریدارن پنہٕ نین شیشن منز تمن کمہِ آیہ تنہٕ لاوَن تہٕ چھٔندراوَن تہٕ
پُتہٕ کرنکھ پلو دَلو تام ہنزٕ راونس پتھ آمادٕ۔ اَتھ حدس تام بٔتھ ہاُوِتھ ژھو رٕ ے چھونٔنے
واپس کِڈِتھ تہٕ تھاونکھ پرکل باتےٕ۔ مجبورن چھُ اَمس پھاہ پھاہ کٔنی وِپٔمت تہٕ یہ چھُ
از کاُشرِس محاورس منزٕ۔ اکبر بادشاہن یِیلہِ 1586 منزٕ کشیرٕ زٕنی، تمی سند بو لشکر بو

ترووتتھ جایہ ڈیر۔ یتھ از اردو بازار وَنان چھِ۔ تِتھۍ اردو بازر چھِ کمن شہرن منز یمن موغلو تھِھ ژھنۍ تہٕ اَتہِ چھِ لامحالہٕ حُسنک بازر شولان۔ اکبر بادشاہ۔ییلہِ سرینگر آوُسہٕ ووت اُتھ شایہِ پانہٕ تہٕ۔ اَتیٚ آو سرینگرُک ساریوٚے کھوتہٕ مشہور بازارِ حُسن......... تاشہِ وان......... بارسس۔ پیٚنچ رونہٕ دِوَے تہٕ مٔدر سلسبیل ساژن ترٕبن ہتن وٕرۍ ین تہِ زیادَے کشیرِ ہندبن شوقہٕ والین دگ شہلاوان رٕوٗز۔ یتھۍ کنٕ رنجیت سنگھ نہِ لاہورس پیٹھ قبضہ[5] (1799ء) پتہٕ تتہ کہِ مشہور گانہٕ بازر ہیرامنڈی ڈسلاب سپُد۔ اتھ اَسۍ شوقہٕ واٗلی پانہٕ نیارٕ کنٕ ٹِبّی (TIBBI) تہِ وَنان۔ اَکھ مشہور شار چھُ۔

ٹِبّی میں چل کے جلوؤں میں پروردگار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اِسے بار بار دیکھ

__کوڈُر:__ (کاڈہن ہُند بُر .... ذہنی اُبیج، اکھ ذہین خیال)

کوڈُر چھُ کاٗشرِس منز وو پر لفظ مثلاً دماغ، (BRAIN) مغز، ذہن بیترِ ہوٚبن لفظن ہُند مترادف۔ مگر زیادٕ پہن انگریزی CEREBRUM لفظس نکھہٕ، یُس علم حیاتیاتُک اکھ اِصطلاح تہٕ چھُ۔ کوڈُر چھُ مٔبکن ہندِس تتھ سروپس وَنان ییلہِ تمہٕ اکھ کُل بناوِتھ سوچنُک عمل لاگان تہٕ پورٕ کران چھِ۔ کوڈُر چھُ شکلہِ کنٕ تہٕ اَکھ گُلدانہٕ ہیوٚ .... یہ چھِنہٕ پزٕے کاٗشرِچ نوژُک خیاٗلی زِامہِ چھُ کُنہ ذہین یا INTELEGNET خیالس یُتھ ہیوٚ اصل دیتمت۔ انگریزی زبان چھِنہٕ اَتھ BRAIN WAVE وَنان مگر یہٕ تام خیال ووتلاونُک عمل چھُ، کوڈُر چھُ زیادٕ فصیح

تہٕ مانہِ سوو۔ اَختٕ انگریزی دون لفظن ہُند مُرکب آسنہٕ بجایہ اکوے تہٕ مگر باوِن ہار لفظ۔ اَتھ ہے انگریزی مترادف ژھانڈو، اَسہِ پیٚیہِ MENTAL SPROUT وَنُن۔ یعنے یُس کاڈِ منزٕ ووپد۔ امیک اَکھ معنہِ گوٚ IDEA یُن تہٕ یہ چھُ انسانی دماغ کُے یوت کرامات۔ کاشُر زبانٕ چھُ عادت تہِ تھی ہوی لفظ گرنس ژرنس مثلاً ندر، یتھ فارسی والی زبو لتھ وان لتھہٕ وان چوبِ ڈل ہیونہ واتن وول تہٕ اَختٕ وبھُت ناوکران چھِ۔ انگریزی ہش یاوہ میدونا زبو چھِ اَتھ LOTUS STEM ونان ___ کاشُر ندُر گوندِ ہُند ووپزاو ___ پیوللہٕ ہنزٕ ؤ ہہٕ وِنی ندیاد؟ دیان یہ چھ تتھ شایہ آسان ییٚتہِ سرس منزٕ آب اور یور دوران آسہ ___ بالکل منزس نہ کھنی ___ جھیلہ ڈلک عشاپی باغ کدل اَنہ ہون نظرِن تل ___ کاشرس منز چھِ تِتھی ہوی واریاہ لفظ ___ ہبڈر، دتُر ___ (دتُر چھُ دتن وتن پیٹھ کھسان) خبر امیک نباتاتی ناو ___ DATTURA ما چھُ کاشرِ پیٹھے گومُت ___ بہرحال کوڈُر چھُ رتس مانیس منزٕ ے ورتاونہٕ یوان ___ یتھ پتہٕ ذہانت یا تیز سوچ زتنی آسہِ۔ تہٕ یہ چھ ہاوان زِ کاشُرِ زبانٕ ہندی پرانی اَسی انسانی انگن تانن تہٕ تمن ہنزن خاصیتن ہُند پورٕ گیان تھاوان تہٕ تہنز زبانٕ اوس تُہند گیان دھیانکی تیز رتہٕ تتُر پیٚتراونک رُت بانہٕ بتُر ___ انگریزی پاٹھی چھ سبٹھاہ رُت سوچ تھاوِن والِس ونان HE IS VERY CEREBRAL تہٕ یہ چھُ اُکسے لفظ کوڈرس، منز وپیٚتھ۔ کوڈرو وتھُن کوتاہ سپہ بیان چھُ۔ زن تہٕ کاڈی گملہ منز گلالہٕ ووپزہ تہٕ اکہ لوکٹہِ چمنہ منزٕ اَکھ چھِٹہٕ پوشِر ؤچھن وارکرِ۔

ژندُن:

(اَکھ مُشکہٕ وول دار۔ کرناٹک تہٕ تامل ناڈو کین گرم تہٕ خشک

علاقن منز بووان۔ سیٹھاہ ؤتمتی۔ اَتھ چھِ واریاہ عطرتہٕ دوأیات تہِ بناونہٕ یوان۔ عربی پأٹھی صندل۔ یُس انگریزیس منز SANDAL WOODبنیومُت چھُ۔

ژندُن چھُ کأشرِ لکہٕ تہٕ صوفی ادبس منز تیوٗت مُکر رسپدان زِ واقعی چھےٚ حأرأنی گژھان۔ بوزوے تہٕ کشیرِ ہندِ آدن لساوبساوپٹھ چھےٚ کشیرزن صندل دان تہٕ ژندن زوٗر۔بٹہ ماییتھالوجی MYTHOLOGYموجوب۔ییلہِ بھگوان شنکر پٔنن تریشول ویرناگہ نِشہِ زمینس منز ژھوس، اَتہ، تُج وُتستابُہٕ رائے کران وُزنہ۔ دِپان امہِ پتے بیوٗٹھ اُتھی جایہ شنکرگیان دھیان کرنہٕ تہٕ امہِ وِزِ اوس تس اَکھ ژندن کُل تہٕ شُہُل کران۔(وُچھو شیرازِ عجأیبات نمبر) کشیرِ منز شیوشنکر ہندِس سارِوے کھوتہٕ بڈس تہٕ پراکرت تیرتھ امرناتھ .... یتھ کینہہ پٔرد منڈُل ژھٹھراُوِتھ چھِ سارے کُشیرِ امریشورونان، چہٕ وتہٕ منز چھُ ژندن وورازتہِ اکھ اہم پڑاو۔ بلکہ چھُ بیٚین کأشرِ ن گامن تہٕ ژندنس ہتی واٹھ۔ والٹر لارنس چھُ کُنوہمہِ صدی ہندِس اُخرس پٹھ دندن تل اوٗنگ تر اُوِتھ لیکھان زِ کأشرِ ن چھُ پوٗر باور زِ ژندن کُل چھُ کشیرِ منز موجود۔ژندُنِ اوس کُشیرِ منز مُشکہٕ خأطرِ ورتاونہٕ یوان۔مگر اُتھی اُسی بیٚیہ تہٕ واریاہ مصرف۔مثلاً کہِ مہِ صدی ہُند کأشُر سنسکرت شأعر بلہن ییلہِ دراوڈ ستانس منز وطنہ دوٗر دربأری شأعر بنیو وتس وُوتھ پننہ نُند بانہِ وطنک ژراگ۔تہٕ تمی لیچھ امیک یادتازٕ کران پننٕ مشہور نظم ''وکرمادتیہ مانس چیرتم'' یتھ منز یمن کتھن ہُند سُہ ہُر چھُ تلان تمن منز چھِ یہ کتھ زِ میوٗن وطن گوسہ ییتہِ خوبصورت زنانہٕ پننہ نٔبن جوان تہٕ طوفان تُلن والیٚن وَچھہِ تھٔزرن ژندُن تہٕ کونگ لیپ (پھش) کران چھِ۔یتھ زن تم پانہٕ تہِ مُشکہٕ سُری گژھن تہٕ پتہ ییلہِ تہندی عاشق تمن تنہِ مُشراُوِتھ چھاوُن ۂن

تمن کھالن یم مُشکلٕہ دارنشہِ تہٕ مستی ______ کأشرِ بٔچہٕ أسی اوترٕ اوترٕ تام پننہٕ نبن ڈلکن اَنغتے گنہٕ پھیرٕن ٹیکی کران۔ یٔمہِ کس مسالس منز ژندُن تہٕ کونگ تہِ شأمل أسی آسان۔ سون تقریباً ہم کال شأعر مہجور تام چھُ اَمہِ پرٔ ھ سان کشیرِ منز ژندن کُل موجود آسنگ ذکر کران زن تہٕ تمی پانہٕ وُچھمُت چھُ یا زن تہٕ تھٕس پیر سُند دوٗپ۔ پننہٕ نس قومی ترانہٕ ''گلشن وطن چھُ سونےٗ'' منز چھُ سُہ نغمہ سرا۔

وُچھ یاروٗن ژندن کُل ہی مالہِ ہُند سُہ منزٕل
ژیشتھ پھولی دِلُک گُل گُلشن وطن چھُ سونےٗ

ژکہِ چھُ یہ کشیرِ منز گرگلی لُکہٕ کتھ ''ہی مال نأگ رایک'' اکھ اِشارٕ۔ دپان ییلہِ نأگ رائے ہی مالہِ ہنز مایہ مہرازٕ رخت لاگتھ تٔسندِس پرنگہٕ کُٹھس منز ووت، تتہ اوس تٔسندِس مأیِ سُند مُقرر کوٗرمُت سوداگر مہرازٕ ووتمُت۔ سُہ ووٗتھ تہٕ کرِن اُمس سر پھہٕ کایایہ ہندس مٔتس عاشقس گنہِ۔ تیٚتھے یہ کوخبر ہی مالہِ وأژتس گوجگرس پارٕ پارٕ۔ بہر حال تمی ژٔلہٕ نووناٗ گرائے تھوٗ د۔ تس کٔیت کوٗرن بلہٕ پورِس نزدیکی جنگل یاروٗس منزاکھ منزٕل تیار۔ یہ ترٕاونووٗن تتہِ موجود أکس ژندن کُلس منز اویزان۔ چھوکہٕ لد نأگ رائے آوأتھی منزٕلس منز تراونہٕ۔ اَتھ اوس واوِ رِنگوٗتی گوٗرگوٗر گرٕ ھان تہٕ رتہٕ داُ وی نأگ رایس اوس زن تہٕ قرار ہیٚو یوان۔ دپان ژندن دارس چھُ شفاتہِ آسان۔ خبر اَمہِ ءتی ما آسہِ ہے نأگ رایس انگ یوان۔

حال حالے چھُ پانپرس نکھہِ گاٗندر وُڈر پیٚتھ أکس ہٕسی سُند وُتُس (FOSSIL) زمینہٕ تلہٕ نمودار سپدُ مُت۔ دپان یہ چھُ واریاہ واریاہ پرٕ ون۔ تمہِ زمانک ییلہِ پانژہال بال وُنہٕ ہیوٗ رکھسنے اوس۔ دپان تمن دوٚہن أس

وتھ ذٕچھن گُنۍ وسان۔ یعنے ازی کس بانہالس گن۔ دپان اَتھ وقتس منز آسہٕ ہے
کشیرِ منز تیُتھ ہیوآب وہوا یتھ منز ہُسی بابہٕ صأب....... کأشرو چھُ یہ گالندر کس
وٹس ناو کوٚرمُت ـــــ اَخُتے چھِ اَتہِ طُہر تہٕ بأگراواں ـــــ اوٕر یور یِکان
زیوٚٹھ کرلہراوان تہٕ رَبہٕ سران کران۔ اگر ہوٚس آسہٕ ہے تیٚلہِ تُسند ہم فضا ژندن گل
کیا ذِنہٕ....... کرنا ٹکہٕ چھِ ازکل ہُسی تہِ تہٕ ژندن گلۍ تہِ....... خبر ژندن گُل ما
چھُ اَمے سانہِ اِجتمأعی ژہتہٕ وُترِیک حصہٕ بنیومُت تہٕ آسہِ سانین شعورن منز
موجود....... کأشرس لُکہٕ ادبس تہِ صوفی شأعرن نِشہِ چھُ ژندُن ژوشہٕ نی طرفن۔
اَملۍ ٹال چھِ لگتھ۔ وہاب کھارن چھُ اَکھ پوٚرٕ نظم ژندُن گُل لیؤکھمُت۔ بیٚیہ کیٚنہہ
شأعر

اَرگ، ژندُن، پوش، پوٚنی ژیے

(لل دید)

واندُر ژندنک مُشک کیا زانے

(نُندٕ ریوٚشؔ)

ژندن اَرکھلِس ءَتے مارلہِ
ژندُن ڈیوٹھم ہر دربار

(نعمہٕ صأب)

روپہِ رونہِ اَنزولے، شرونہٕ دار منزولے
ژندنک بہٕ گاَرایو، وولہٕ گوٗر کرأیو

(وازِ محمود)

لج مو پھلیا از ژندن گلو سےٕ

ژندُن چھُ اصل ذاتھ

(وہاب کھار)

ژندئے ہا ژندَن دارے
لولہٕ نارَے ہا بہٕ زأجِتھس

(رحمان ڈار)

ژندُن زألِتھ پاکہٕ وُم سون
کہوچہٕ کھولنم اُستادَن

(شمس فقیر)

کلہِ نیلہِ رنگہٕ گوم صندلس پیوم رنگِ زعفران
گلہِ زیو گیہِ بلبلس، سُے مےٚ دلس کان

(احد زرگر)

نار گۆنڈنم ژندن دارس
زاروَنہٕ ہا تس بے عارَس

(شاہ قلندر)

ارکھلِس پیوند دِن دِوداُرک
وِیرِ ہچہٕ آے لگہِ ژندن داُرک

(مہجور)

روٗژُم سونتہٕ شبنم مےٚ گلہِ ٹۆرِ نےٚ منز
دِلکی داغ زألم ژندن زۆرِنےٚ منز

(دیناناتھ نأدم)

یہ کتھ تہٕ چھےٚ ژتس پوان زِوارِیاہ وارِیاہ پرٕن کانٛہہ وأرِدات تہٕ واقعہ۔ تھ
نہٕ کتابہِ ہندِ شہادژ پٔشنے آسہِ، کِتہٕ کٔنہ چھےٚ قومن ہٕندس اِجتمأعی یادداشتس منز
رٕژھرِتھ آسان تہٕ پتہٕ گٔنہِ زیرِ سیرِ ستیٚ یکدم اَمہِ منزٕ بگھ دِتھ نیران۔ علم جیالوجی چھُ
ثأبت کوٚرمُت زِ ہندوستأنی زمینہِ پاتھُل اوس اکہِ وقتہٕ افریقہس ستیٚ پیوستہٕ۔ مگر
کمہِ تام ذٔکہٕ درہ ستیٚ آو تمہِ نشہِ ژھٕنیتھ، پتہٕ رووِیہ کرورٕ بدٕہن ورکِ ین سمندرس منز
کس تام باورٕ سندی پأٹھی ڈولان تہٕ ڈلان۔ چھیکرس آوازٕ کس چینن کس زمینہِ
پاتھلس ستیٚ چھاونہٕ۔ اَمہِ طوفأنی ذٔکہٕ ذٔکہٕ ستیٚ کھُتیٚ اَتھ رلاوَن وأڑس بُتلہ کاڈِس
نشہِ زمینہِ ہٕندی کینٛہہ حصہٕ ہیوٚر تہٕ تمن بنیو ہِمالہ پہاڑ...... یہ اوس دون براعظمن
ہندِ غضب آور ٹھنکہٕ ستیٚ سپدمُت تہٕ سمندرٕک ژوٚک اوس آسمانس ستیٚ دندٕکان ٹکان
کھوٚتمُت۔ اَمی طوفأنی وأری داتُک عکس چھُ نیپألی زبأنی منز اَز تہٕ موجوٗد۔ تم چھِ
ایوریسٹ کس بالہٕ تھٔنگس "ساگرماتھا" ونان یہ زن سمندرٕ منز ہیوٚر گھٕستھ ڈٔکہٕ بٔڈ
چالہٕ نٔژراونہٕ آمُت آسہِ۔ یہ ناوکرنہٕ وِزِ اوس نہٕ نیپألی زبأنی اَمہِ پرٕانہِ کھوتہٕ پرٕانہِ
ٹھول ٹھولہِ ہُند کانٛہہ علمی ثبوت مگر اِجتمأعی شعبہٕ وٗترٕ اوس اَتھ لوحِ محفوٗظس پٹھ
کھٔننہٕ آمُت۔

آدوٕنی: (پرگنہٕ)

کأشُر زبان رٕکھ کٔنی چھُ کشیرِ ہُند سورُے بٔنن گٔدرُن پتراوان تہٕ نٔژراوان،
تمیُک اَکھ اندازٕ گٔژھہ پرگنہٕ آدوَن کہِ ناوٕ ستیٚ۔ یِم پرگنہٕ چھِ اَسہِ تام موغلن ہٕندِ
مالگذأری ہٕندِ اِنتظامہٕ رٕنٛز وأتی ستیٚ۔ مگر گٔژھن تم وارِیاہ پرأنی آسٕنۍ۔
پرگنہٕ آدوَن چھِ وِنٛسہٕ ہیوٚر کولگأمی وٗڈرتہٕ اَتھ ستیٚ دون ترٛٔن زیادٕ گامن پٹھ
مُشتمل۔ آدٕون گوگوڈنیُت "ون"...... آدٕنُک جنگل۔ یِیلہِ ستی سرٕ منزٕ آب ہیوٚتُن

نیرُون، وارِ وارِ ہیوٚتُن اَمہِ کِس سبتھرِس تل زمینہِ ژٕگل نوٚن نیرُن۔ یمن منز چھِ سانہِ واریاہ وُڈرس۔ بالوبغارٕ اَس کولگامہِ نکھہ یہ وُڈُر۔ تھزرس پٕتھہ تہٕ آبہٕ چہٕ وسوٕنہٕ گتھہِ منزن تہٕ کھہہِ مالہِ ہُند پٕٹھم ڈوٗر۔ اَمہِ پتہٕ گوآب وسان تہٕ باقیٕ وُڈٕر بیترِ ہرٕن آمٕن ٹاکٕن ہندی پاٹھی خوشک گژھنہِ تہٕ نَنہِ نیرنہ...... مگر گوڈنچ اُس آدِون پٕچی۔ آب نیرِتھ اوس نہٕ یکدم آبادی ہُند لساوبساو ممکن۔ لہاذا کھُتی یمن وڈپزاے تہٕ بوجن وُڈرن پٕٹھ گُلی گُہلی۔ یعنے ون تہٕ جنگل۔ یُتھ گوڈنیک ون اوس آدوَنہ ہنڈُے تہٕ یُہَے زنتہٕ چھُ کشیرِ ہندِ بدنگ ڈبکہٕ...... ہیوٚرگُن تہٕ ڈسلابہٕ سےٕ نوٚن۔ کاشُرِ زبانٕ ہُند اَکھ اِشارٕ چھُ لچہِ بدٕن وُرکی ین ہُند پزر پھُشان تہٕ پُزراوان...... علاقہٕ اوس لوکُٹے پہن لہاذا آس وٕنی ونہٕ...... وٕنی یعنے پوٗرٕ جنگل نہٕ کینہہ ونک اِسم تصیغر۔

<u>ڈل کاولاگُن:</u> (مسکین لاگُن، گوٚش دِیُن، بے خبر لاگُن بیترِ)

یہ ڈیپیوٚتھ یوتاہ ورتاوُن ہار چھُ، تیوٚتُے چھُ امیک اصل معنی تہٕ مفہوم کمنہٕ معلوم۔ اَتھ چھ محاورُک معنی ژھوپ دھوٚپ لاگُن۔ تیُتھ لیس نہٕ پتہٕ ہے آسہِ۔ عام طور چھِ اَتھ منز کاو لفظ ڈوٚن ڈالان تہٕ اصلس واتنس روٗٹ کران۔ ڈل کاو چھُ سیدِ سیوٚد سائنس مشہورِ عالم ڈل چھیلس رٔتی وأتھ۔ یِیلہِ اَمہِ منزٕ کانہہ بُڈ ناو، بجرٕ، ڈُنگہِ بیترِ اَتہِ نبر کڈنچ ضرورت اُس پیوان، اَتھ گوژھ بُتھس پٕٹھ لمنہٕ خاطرٕ آدم ذاتھاہ تہِ آسُن۔ ہأنز اوس ہمہِ ٹُل تہِ ورتاوان تہٕ پھیوٚہ تہِ وایان۔ مگر ناو بُڈ آسنہٕ کِنی تہٕ اَتھ منز باردانہٕ آسنہٕ کِنی اوس بُتھِ پٕٹھُک مُہنیوٚ رزنالی ترأوِتھ اَتھ لمان۔ خاص طور اگر ہے ناو کھسنہٕ وِنس آبس گُن تٕی آسہِ ہے۔ کشیرِ منز اُسی ژتجیہہ پنژاہ وٕری بروٗنہہ تام ناو پھل پھوٚل تہٕ باردانہ سارنگ اکھ بوٚڈ وسیلہٕ، لہاذا اوس یہ سپد وُنے

روزان۔ بُتھس پٹھ لمن وٲلس انسانس اَسی ڈل کاوونان بلکہ چھُ یہ ناوازتہٕ ورتاوس منزتہٕ مُنزی مُنزی زندہ جاویدتہٕ۔ ڈل کاوس اوس لمنگ زورلاگُن پوٕلن تہٕ سخ مشقت کرٕنی پیلان۔ لہاذا اس سُہ پنہٕ نسبے حالس ہتی آسان تہٕ اَندی پلھچرٕ اَسس کمے خبراَتررزان۔ اَمی سے اَسی ڈل کاوونان۔ نومہٕ سطرٕ لیکھن وٲلس چھ یہ سبٹھاہ معنہٕ سوومحاورٕ عملاوٕنک تہٕ ستراوٕنک تجربہٕ سپُد مت تہٕ ڈل کاوبنہٕ ٹک تہٕ۔ الحمدللہ۔ یہلہٕ 1954 منزبہٕ ولیج لیول ورکربنیوس۔ ساٗنی گوڈنچ تربیت گاہ اَس نشاط تہٕ شالہٕ مارس مزن باگ اِشبرٕ۔ اَتھ اوٗگرِتھوٗگراکادمی اوس پرنسپل آغااشرف علی صاٗب۔ پتہٕ سپُد طے زِ گرام سیوکن عملی ٹرینگ دِنہٕ خاطرٕ گژھن تم پدگام پور (وُٹی پورس نکھہٕ) سرکاٗری فارمس منز ننہٕ۔ تتہٕ اوس نہٕ کانہہ مکاناہ بیترٕ۔ لہاذا ورکرن ہندِ شونگنہٕ بیترٕ خاطرٕ آوشہرٕ پٹھہٕ ناوٕتور کھارنک فیصلہ کرنہٕ۔ یمن اوس آبہٕ کس بہاوس ہتی لرٕگرِتھ ہیوٕرِ گژھن۔ لہاذا ابناوٕکھ گرام سیوک وارٕپتہٕ وارِ ڈل کاو......

تم اَسی وبتھہٕ بُٹھی گردنہٕ منز گدوم تراَوِتھ ناوِلمان۔ مےٗ آیہ وٲری کدلہٕ بل پانپر نِشہٕ۔ تہٕ پتہٕ رُوٗداَتہِ چہٕ لل ماجہ ہندی پاٗٹھی مےٗ کاجہِ وٹھ ؤمبرٕ ؤمبران اللہٕ ؤنےٕ۔

ضحکہٕ: (نیک۔ ززریوٗمت ہیوآدم)

کاٗشرِ یہلہٕ کانٛسہِ متعلق وَنن زِ سُہ چھُ ضحکہٕ ہیوٕ، تمیک مانہِ گوزِ سُہ چھُ نیک، کرٕ ٹیوٗمُت تہٕ تنیوٗمُت۔ دراصل چھُ یہ فارسی شاعر ابوالقاسم فردوسی ہندِ شاہ کار شاہ نامہٕ کس اَکس کِرداروس کُن اِشارٕ۔

چناں بد کہ ضحاک خود روز و شب
بہ یادِ فریدون گشادی دو لب

(فردوسی۔ شاہ نامہ)

ضحاک اوس اکھ بادشاہ یَس پڑتھ دوہہ صبحن روایتہٕ کنہٕ زٕ نُر پھ پنہٕ نیو دیوٚ پھیکو پیٹھہٕ کلہٕ تیلان تہٕ دون ہمکن ٹوپہ دوان اَسی۔ سُہ اوس امہٕ عذابہٕ ستی چھند ران، آوسان تہٕ سوسران۔ کاشرِس منز امہٕ محاورُک موجود آسُن چھُ ہاوان زِ فارسی روایت تہٕ شاہ نامُک اثر کتھہٕ کنہٕ چھُ امہٕ کِس وجوٗدس اندر سینومُت تہٕ سزیوٚمُت۔

ہار:

یہ اَس اکہٕ وِزِ کشیرِ ہنز نقدی یا کرنسی یتھ کانٛہہ جنس یا باقی چیز مُلی اَسی ہوان۔ دراصل سمندر چھین زُوذاَ ژن ہُند صدف یا گنڈ۔ کشیرِ منز اَسی واریاہ کم بٹھان تہٕ کیاذِ سمندر چھُ یتہٕ پیٹھہٕ واریاہ دور تہٕ پرانہٕ وقتہٕ ییلہٕ کشیرِ بالن ژھایہ اُفتادٕ اَس تہٕ ینہٕ گژھنکی ذرایعہ اَسی کم، تمہٕ وِزِ اَسی کیٚہہ لوکھ ہارن تام پلن ہبکان کرتھ۔ کاشرِس منز چھِ امکی محاورٕ ازتہٕ سکہ رائج الوقت مثلاً ہارِ کھار ینٛز، ہارتہ نہ لوٗن، ہار دول آسُن، کھنجہ ہارِ مُلی ہیوٚن۔ جارج فورسٹر ییس 1783 منز کشیرِ آو چھُ لیکھان زِ تمہٕ وقتہٕ تہٕ اوس گُنہٕ گُنہٕ جایہ یہ چلان۔ سُہ چھُ اَتھ کوڑی، ناو دِوان۔ مہجور ہیوٚ تاز شاعر چھُ امیک ذکر پننین شارن منز کران تہٕ وَنان۔

عاشقو دِل دیُت لولہٕ دوکانن
بوٚلی لُج حُسنہٕ دوکانن منز
ہارِ یتِ کاہ کاہ نارِ پستانن
جائے تمی رٕٹ پرستانن منز

ہارتہٕ بروٚنٛہہ اَسی کشیرِ منز وِرِنی تہٕ، ورتاوٕ چھِ سیبل۔ وِرنی چھا اکہٕ نادِر لکر اَنٹ تہٕ

اَمِچ کمتی تہٕ نایابی چھُ امیک جواز۔ تراَم، سرتل، روپھ تہٕ سون آیہ وارِیاہ پتہٕ۔ وِرنہٕ متعلق تہٕ چھ کاشرِس منز محاورٕ ...... وِرنی تہٕ لیہ نہٕ بیترٕ۔

کیلی پھمب۔ پشمینہٕ

لداخہٕ چھِ اکہٕ ژھوپہٕ قدٕچ ژھاوٕچ رٕچھنہٕ یوان یُس KEL ونان چھِ۔ اُمس یُس نبتھ ہوان چھِ تتھی چھ یتہٕ پشمینہٕ بنان۔ یِیلہٕ یہ وُنہ پھُہرے تہٕ کنگے کرے چھُ آسان۔ اَتھ چھ کاشرِ کیلی پھمب ونان، یعنی کیل ژھاوجہٕ نشہ حاصل سپدمُت۔ پھمب امہٕ کنٕ زِیہ چھُ نرم تہٕ پشُل آسان۔ یہ زن پشمینچ خاصیت چھِ۔ پشم چھ فارسی پٹھہٕ آمُت تہٕ تتھی چھُ پشمینہٕ بنیومُت۔ کاشُر ناو چھُ اصل چیزس نکھہٕ......پشمینہٕ کٔنِن وأرلس اَسی کاشرِ پے ووٚنی ونان۔

کیوٚس: (کسی بطخ۔ سونتس منز کشیرِ ینہٕ وول پچھنٕ یُس شکار کرنہٕ یوان چھُ)

سونتس منز ییلہٕ کشیرِ منز شِنہٕ کال سوران چھُ تہٕ ہواوَن منز وُشنِ گتھ گژ ایہ مارنہٕ لگان چھُ، چھِ سائبیریاتہٕ باقی علاقو پٹھہٕ جاناوار یور ہیوٚن یوان۔ خاص طور سَرَن، تلاوَن، تہٕ آبہٕ ڈلن منز وسان تہٕ پھَل پھوٚل تُلن ہوان۔ اَمی وِزِ اَسی شکارٕ بند وقو بیترِ ستی یمن شکار کران تہٕ یہ پچھن اس چاوٕ تہٕ شوقہٕ سان رنہٕ تہٕ کھینہٕ یوان۔ کیوٚس چھُ دراصل ژنداوتا یہ ہُند لفظ تہٕ امیک مطلب گولوک یا گم بار پچھن۔ (کاشرِ پاتھی چھ اَتھ چہ پاژمہٕ لوکچہ اوٚنگجہٕ کس ونان، اُتھی معنیس منز) چھتہ تہٕ سی (پالتو) بطخس کھوتہٕ وارِیاہ نیک آسان۔ چونکہ یہ چھُ ایرانہٕ پٹھہٕ تہٕ یوروا تان

لہاذا اچھِن پانس ستۍ اَتیک پرون ناوتہٕ پکھن گنڈِتھ یوراؤ نمت تہٕ یہ چھُ ہاوان زِ ایرانس ستۍ کوتاہ پرٛؤن رشتہٕ تہٕ رأبطہٕ چھُ کشیرِ۔

پأتھنۍ:

امہ پاتھنہِ دل تنبہٕ لو ونم
کتہ تھو ونم ساوینۍ یے

(احمد بٹہ وأری)

ساوینۍ گے کأشری پأٹھی تھٔرِ ہ ذأ ژہنز شریف زنان۔یعنی سأوی۔اَتھ مقابلہٕ گے پأتھینۍ عام تہٕ لوکچِہ ذأژہنز۔یعنی یوسہٕ وتہِ پیٹھ چھِ آیہٕ۔پأتھینۍ چھِ پتھ لفظہٕ منز دراُمت تہٕ پتھ گے عام جاے یا مأدان۔امے منز چھُ پتھر (گوگجہٕ پتھر، مُجہٕ پتھر بیترِ)تہِ۔کمال چھُ یہ پتھ اردو ہندی یس تہٕ یتھُے یعنی پتھ، سڑک۔یُس جن پتھ تہٕ تہٕ راج پتھ ہوبن ناون منزتہِ چھُ۔لِوزوَے تہٕ پانی پت، سونی پت، باغپت، ہشن جاین منزتہٕ چھے اَمہِ چی اَکھ صورت۔برۆنہہ گُن ہے نظر تراوَ وانگریزی زبأنۍ مزن تہِ چھ اَتھ یو ہے پھورتہٕ یو ہے معنیٰ۔یعنی PATH گووَتھ۔سڑک بیتر۔یہ چھُ زبانن ہُند پرٛؤن سرٕ ڈ دلفظ راش ہاوان۔

کأشرِ یک یُس شار ہیٚرِ کنہِ درج چھُ کرنہٕ آمُت اَتھ منزتہِ چھُ ونن دول یو ہے شرمندہٕ ہیو گرِھتھ باوان زِ کرِکیا اَمہِ عام نازنینہٕ دِژم دِلس تچھھ تہٕ چارَے رۆدُم نہ کینہہ تہٕ پتہٕ ساوینہٕ نِشہ دِلُک نیب ژھانڈان۔

ٹھور: نقرِ چھے دوزخس وُرن ٹھورو

(نُندہٕ پوٚش)

کأشرِ زبأنۍ ہنزِ دولت مندی ہنز اکھ دلیک چھ یتہٕ زِ اَتھ منز چھُ ہیوٚنے

ہیوٗنے چیزن متعلق تہند کاڑ، جسامتہٕ بلکہ رنگہ حسابہ الگ الگ لفظ۔ کشیرِ ہندس پاٹھلس مزن یم تھزر چھِ، تمن چھُ بیٚون ناوتہٕ پنٕنہ حسابہٕ تھزٕ کانٛہہ الگ خصوصیت نٛزاونہٕ باپتھ۔ اَسہِ چھ ییٚتہِ پربت تہِ (ہارِ پربت) تہٕ سنگر تہ (کرالہٕ سنگر، سنگروٕنی بیترِ) ٹینگ تہِ (شالہٕ ٹینگ۔ سلیمان ٹینگ۔ آلسی ٹینگ بیترِ) اَمہِ علاوٕ لبُر۔ لامن، چھمب۔ وُڈر بیترِ یمن منز تھزرُک کانٛہہ نتہٕ کانٛہہ حساب چھُ۔ ٹھور تہٕ چھُ تتھے اکھ لفظ۔ ٹھور گولو گُٹ بال ہیوٗ تھزر، یُس الگ آسہِ تہٕ گُنہ بالہٕ ہانکلہِ ہُند حصہٕ نہٕ۔ اُسی ہکوٗ نہٕ سلیمان ٹینگس ٹھوروٗنتھ تہِ کیازِ یہ چھُ زبرون سِلسِلُک اَکھ کوٗر۔ بادامی باغس وٕچھنہِ کنٕز اَتہٕ گجی چھِ اکھ کٹہ یعنی اِنسانی اَتھو بنوومُت زھیٚن باسان) ٹھور چھُ بالکل بدوٗن آسان۔ مثلاً شوپینس نِشہِ لھن ٹھور...... یُس مرازس منز تیوٗت نون چھُ زِ ہوائی جہاز پیٹھہٕ تہِ چھُ صاف بوزنہٕ یوان۔ نُندرِ ریٚشی ہندِس مصرعس منز تیچھ اپچہٕ الگ باگنے ہُند ایحساس گژھان تہٕ ییٚلہِ یہ میٚژ ٹھور جہنمس وُرنہٕ پیٚیہ سیزٕرے کتھ چھُ زِتھ گژھ ھنارٕ جم جم وٕتہٕ ہیوٗ۔

شنگل: انگریزی SHINGLE

یہ چھُ تیُتھ انگریزی لفظ یُس گنوہمہٕ صدی میلادی منز انگریز وتمہٕ وِزِ پانس ستی اوٗن ییٚلہِ پنجاب زینٕنہٕ تہٕ کشیر گولاب سنٛگھس کِننہٕ پتہٕ تمن کشیرِ منز آون جاوَن لوٗگ اَختے ہیوٚتکھ ییٚتہِ لُسن بُسن تہٕ ییٚتہِ اُکی یاتہٕ بُرزٕ پتش آسان نتہٕ زھیٚیہ پَتش۔ تمن اُس نہٕ یمن ستی برابری، تہٕ تموہیوٗت رام منشی باغ، شیخہٕ باغ جاین، ییٚتہِ تہندی گوڈنکی بنگلہٕ شیرنہٕ آیہ۔ شنگلہٕ پتش دِیُن...... شنگل گے انگریزی ڈکشنری موجب تم ہیچہ ٹکرٕ یم ہموار تہٕ مربع چالہٕ آسَن۔ یم چھِ اَز تہٕ سرینگر تہٕ کشیرٕ ہندِ بن

گامن قصبن منز رِتہن مکانن وِتھ۔ یم اَسی نہٕ وُتھ اندر وَسنہٕ دِوان۔ اَکھتےٚ اَسی پشلی تہٕ آسان تہٕ شین اوس یاتہٕ رُکنہٕ پانٔے بۆن لاینہٕ یوان نتہٕ ووٗج بۆتھ نیبرِ کنی بۆن واتان۔ یہ بنیوٗ وُہمہٕ صدی منز دولت مندی تہٕ فیشن پسندی ہُند نشانہٕ تہٕ توے اوس امیرن وزیرن ہنزن گرن پیٹھ بوزنہ یوان۔ اَکھتےٚ ہاوس بوٹن ہندین حصن تہٕ...... مگر پتہٕ پیٹھ ییلہ ٹینہٕ پش تہٕ آو کنکریٹ چھت عام گے سِنگل ہیڑن کم گژھنی۔ لگرِ ہُند درٕوگ آسُن تہٕ گوامچھ کمی ہُندا اکھ وجہٕ۔



■ بوسہ فطرت کی ایک ایسی چال ہے جب اُس وقت بولنا چالنا بند ہوجاتا ہے جب الفاظ گرم لمس میں گم ہوجاتے ہیں____

(انگریٹر برگمین) ہالی ووڈا یکٹریس

■ حس مزاح (Sense of Humour) چھُ دوشیرزی ھندٕ پاٹھی آسان۔ یاتہ آسہ محفوظ نتہ نہ کہینہٕ۔

(ارسطو)

■ (جاپانی لوگ گُل زیبائی کو رزم کاری یعنی warcraft کا حصہ سمجھتے ہیں)۔

فرہنگِ زُفان گویا

(أ کس کأشر سنزِ نظرِ منز)

زبانہٕ چھےٚ اِنسأنی جذبن تہٕ جنون، تجارت کین توشن تہٕ تماشن تہذیب چن نزاکژن تہٕ نفاستن تہٕ آدم زادن ہندین رشتن رِوایتن تہٕ تمن ہندین أوکی جارن تہٕ زأوکی جارن تہٕ پوٚنبرِ پوٹ وونان۔ کشیر چھےٚ دیس پردیس تہٕ ویلن ویلایتن ہندین لوٚکن ہُند ژووت تہٕ چوک بازر روٗزمُت۔ انسان چھُ فأنی تہٕ میژِ منز واپس گژھان۔ تہذیبی لہرن ہُند یُپ چھُ کینژس کالس گربزان تہٕ پتہٕ رأسہٕ رأسہٕ سوتان تہٕ ہمان۔ البتہ تہندین زبانین ہندی لفظ بیترِ چھ پرانین منقن ہندی پأٹھی اِنسأنی زوٗن پیٹھ سفر کران تہٕ تہذیبن تہٕ یادداشتن ہنزِ کھہرِ نہٕ کھستھ نانیان تہٕ چلان روزان۔ کأشر زبان چھِ اَمہِ میٹھہِ باپارک اکھ سیٹھاہ خوشحال گنج۔ یِم لفظ چھِ واریاہن صوٗرتن منز کأشرس اِظہارس تیوٗت سمس سوٚم سپدی مِتی زِ اَز چھِ مازتہٕ نم ہی اکھاکس سٟتی وأٹھتھ تہٕ وابستہ۔

فارسی زبأنی ہندِس معاملس منز چھےٚ یہ کتھ زیادے یکہن پزِ فارسی چھےٚ دُنیچو عظیم زبانو منز اکھ۔ یہ أس پزٕ لنہٕ دُنیاہکس عظیم تہذیب تہٕ عالمی طاقت اِیرانٕچ

زبان۔ تیمی عیسیٰ ہندِ زاسنہٕ پتہٕ تہٕ بروٗنہہ کنِہ ساسہٕ کھوتہٕ زیادٕ ورٕی ین دُنیہس راج چھُ کوٗرمُت۔ روٗم ہار نو وعرب پتہٕ برپاسپدی مٕتی اسلأمی انقلابن تمہِ کس دورِ زوالس منز ییلہِ اَمہِ کہِ طاقتچ فتح گتھ اسمانن کھسنہٕ پتہٕ واپس رٕژٕ اُس گڑھان۔ مگر فارسین اوس اَتھ اَمہِ کس پورٕ کأج کالس منز دب کوٗڈمُت۔ رسمی تواریخن ہنٛز چھنہٕ کتھے۔ پانہٕ قرآنِ مجیدُک اِلہأمی بیان چھُ امیک تصدیق کران۔[6]

کشیرِ منز کوٗر 1339 پتہٕ برابر 1819 تام فارسی نواز حکمرانو راج۔ پانہٕ حکمرانَن ہنٛز اَس اَتھ منز کہیٚ پہن لادن تِکیاز فارسی زبان اُس تمن وقتن منز تتھ سأری سےٚ سوادِ اعظمس منز لہر ماران یُس اکہِ طرفہٕ ہمدانہٕ پتہٕ حیدرآباد تہٕ دوٚیمہِ طرفہٕ بصرہ پتہٕ باکو تام واہراوِتھ اوس۔ یم حأکم فارسیک موغُل ڈیشتھ پانہٕ گلی اَسی گڑھان، تمن تہٕ، اوس پٔنُن تخت سلامت تھاونہٕ خأطرٕ فارسیک پھیٚہہ واین پوان۔ یُتھ سلطنتہٕ کس ستی سرس منز پٔنن تتھے کھوچ روان ہیکہٕ ہن تھوٗتھ۔ لاہورٕ کی سِنگھ تہٕ جیمکی راجپوت مِنہٕ اَسی تتھی جرمٔنی خوجہ۔[7]

یہِ سلسلہٕ روٗد تو تام رسمی طور جأری یوٚ تام 1889 منز فارسی سرکأری زبأنی ہندِ حیثیتہٕ برٕ کنی کڈنہٕ آے تہٕ اُردو کس تاز دم کھارِکس آوزین ساز کرنہٕ۔ مگر اَمہِ کھوتہٕ اَہم کتھ چھےٚ یہِ زِ فارسی اُس علیسیٰ سنہٕ کس ۶سلابس تہٕ بروٗنہہ کشیرِ ہندین دربارَن تہٕ دینارَن ہنٛز پٹھ دَررٕوٗز ہرٕ ییلہِ ایرانُک دُرفِش کاویانی[8] روٗمہٕ پتہٕ تاشقند گتہٕ ماران اوس۔ کشیرِ اُس ہخامنشی بادشاہن تہٕ دارائے اعظم ہندِ سلطنتُک اَکھ حِصہٕ۔

بوزوے تہٕ تمی آدِکالہٕ پتہٕ اوس فارسی لفظ راش کشیرِ ہنٛز زرخیز میٚژٕ منز پھبان تہٕ سزان۔ نتیجہٕ چھُ زِ کینٛہہ تتھی فارسی لفظ چھ سانہِ زبأنی منز تتھے کٔنٛشر پتھ اَتھ پٔنن وجود پُشرِتھ گأمتی یتھٕ کنی تیلہٕ دگنی گنہ ریشمی پارچس تیلان تہٕ میلان چھ...... اَتھ

حدس تام زِ تھن کینژن لفظن متعلق چھُ ازتہٕ سونٛگت دِین مشکل گرٛھان زِیم چھا
اور یور گن ؤتھی ٲسی تِ کِنہٕ یورٕ ہیوٚر کھٔتی ٲسی۔

نوم سُطرٕ لیکھن واٗلس سپز کینٛہہ وری برٛونہہ اکھ زِٹھ فارسی ڈِکشنری وچھِتھ
ٲسہٕ ہش وُنن۔ یہ ڈکشنری چھےٚ فرہنگِ زُفان گویا۔

فرہنگ زُفان گویا وجہان پویان چھےٚ بدر بن ابراہیم سنٛز تالیف یوان مانہٕ۔ یہ
شخص اوس اٗزی کہِ مشرقی اُتر پردیش کہِ قصبہ جونا پورک اُمِچ صوٗرت چھےٚ جون پور
تہٕ یہ اوس اِسلامی دورس منز علم وادبک اکھ اہم مرکز۔ اَتھ فرہنگس متعلق چھُ حافظ
محمود شیرانی تہٕ بیٚیہِ واریاہو تحقیق نگارو لیوٗکھمُت زِ یہ آیہِ 822 ہجری یا اَمہِ برونٛہہ
ترتیب دِنہٕ، یعنی 1371 میلادی یا اَمہِ برونٛہہ۔ یہ چھےٚ فارسی ہِنٛدو قدیم فرہنگو منزٕ
واریاہ اہم مانہٕ یوان۔ کتاب ہنٛز تواریخی تہٕ لسانی اہمیت نظرِ تل تھاوِتھ آیہ خدا بخش
اورینٹل لایبریری پٹنہ کہِ طرفہٕ شایع کرنہٕ۔ اَمِچ جدید ترتیب دِژ یونیورسٹی منز فارسیکی
مشہور تہٕ مُستند پروفیسر نذیر احمد صاٲبن۔ پروفیسر نذیر احمد زایہ 1915 منز۔ تم چھِ
وُمبرِ وُمبرانہ فارسی ادب تہٕ زبان کس تحقیقس منز مصروٗف رُودی ٲسی تہٕ اَتھ منز چھکھ
تِتھی کارنامہٕ انجام دِتی ٲسی زِ اہلِ زبان تہٕ چھِ وَژھہ واٗنجہِ تمن داد دِوان تہٕ تہنٛزٕ
اُستادی ہُند اعتراف کران۔ تہنٛد ترتیب دیومُت دیوانِ حافظ چھُ دُنیہک سارِوٕے
کھوتہٕ مُصدِقہٕ تہٕ معتبر دیوان مانہٕ یوان تہٕ یہ چھُ ایرانی حکومت کہِ طرفہٕ شایع
کرنہٕ آمُت۔



یِم لفظ زُفانس منز درج چھِ، تمن پیٹھ کاشُر آسنک گُمانہٕ چھُ گرٛھان ہیکن پانہٕ
ترتیب کارٕ ہندی کِنی فارسی، تازی (عربی) ترکی تہٕ یونانی اُستھ مگر یِمن چھُ تِیتھ

کاشُر مُشکل زنتہٕ چھ کاشرِ پٹھٕ یمن زبانن ہنٛز لنگ لنجن کُن وُپھ تُلتھ گاٹہٕ تی۔ اَمہٕ
ستی چھا کاشُر پٹھٕ اصلچ کتھ ثابت سپدان تہٕ وَنُن چھُ مشکل مگر اَکھ کتھ چھےٚ ٹاکارٕ زِ
یمن زبانن ستی کاشریک بوٗلنِ چالُن تہٕ پٔژن سٔژن چھُ واریاہ پٔزٕ وٗن۔ یمن دوٚہن
یمہٕ زبانہٕ کشیرِ منز اقتدار رُس ہسی تِس کُھستھ نژان پھہٕژان آسہٕ تمن دوٚہن تہٕ آس
کاشرِ زبان یتھ سرزمینس پٹھ موجود تہٕ زمینی پٔزرن اَنہٕ ہاوان۔ فارسی یی کیازِ
سنسکرت رُس آدن کالس منز یعنے یٔلہٕ ویدک آریہ کشیرِ منز زنگہٕ واہراوان تہٕ یٚیتہٕ
کلبن آدِ واسین یعنے ناگن زنگہٕ کڈان آسی، تمہٕ وِزِ تہٕ آس کاشُر زبان یٚیتہٕ موجوٗد
یمیک اکھ ثبوت ناگ آریہٕ ٹھولہٕ ٹھولہٕ ہنٛز شائدِ لُکہٕ کتھ ہی ومال ناگرائے چھِ۔
اَتھ منز چھ نایکایہ ہُند ناوہی مال....... جوہی مال نہ...... یُس اَکھ شوٗد کاشُر ناو
چھُ تہٕ یُس از ساسہٕ بدہوٗرِ یو پٹھہٕ کاشرِس لُکہٕ ژتنس منز چھُ۔ تہٕ یمکی وقوعاتی
TOPOGRAPHICAL PROOF کُھپین سر یہ ہندِس اَندی پکھس منز
طوطہٕ ہی بولان چھِ۔ یہ وُژہ منزی کتھ۔ وَنُن چھُم زِفان گویا ہس منز یٚیتی تیتی لفظ
کاشُر روخہ موکھ بوزنہٕ چھُ یوان تمن چھُ کاشُر اَنہار ہیوٗ اسان۔

کینٛژہ نموٗنہٕ چھِ حاضر:۔

بوش: کروفر را گویند

کاشرِس منز چھُ اَتھ فخر، ناز تہٕ اَخۍ کِبر تہٕ مفہوم۔

پرخاش: کارزار یعنی جنگ وشور وفریاد یعنی بہایی پارسی گویند۔

کاشری پاٹھی چھس باز خاس، تلاش ییترِ تہٕ مفہوم.......

"سوٗنتھ یِیہ پائے تُلہٕ پرخاش" (مہجور)

بم: بانگِ بُلند۔

کأشری پأٹھی چھِس تلاطم تہٕ مارُن ژٹُن تہٕ مفہوم۔

لل دید ہُند مصرعہٕ چھُ۔

"پروانہٕ ژۄ رِروٗٹھم تہٕ تکٕمس بَم"

بانو: عروسِ خانہٕ آنرا کہ بُتر کی خاتون گویند

کأشری پأٹھی چھُ زیادٕ پہن باکرہ یا دوشیزہ کورِ متعلق ورتاونہٕ یِوان ۔ نکاح کرنہٕ وِزِ مولوی مہرازس پرٛژھان "ژےٚ کوٗرتھا موٗختہٕ بانوسُند نفس قبوٗل؟"

بنہٕ: اتباع ورخت خانہ را گویند جھانکہ بنگال یعنی جائے رخت وبندار خانہ دارد۔

کأشرس منز چھُ اَتھ 'بنگال' گومُت۔

"وَتھرے سینہٕ کِس بنگالس" .... (رسول میر)

بنگالہٕ اوس پرٛانین کأشرین اَشرافن لرین ہندِس بامس یعنی تالہِ پیٹھ آسان۔ یہ آسہِ ہے زنانن رخت بدلاونک کُٹھ آسان۔ یورنہٕ عام یُن گژھُن آسہِ ہے آسان تہٕ توے خلوت.......

"بندار خانہ" یُونہٕ کنہِ چھِ زُفانس منز وہژ ھنے:

"بضم .... رخت خانہ"

رسول میرنِس مصرعس منز چھُ بنگالہٕ کہِ تھزرس پیٹھ آسنہٕ کہِ نسبت اَتھ زنانہِ ہندِس وَچھس سٟتی تشبیہ دِنہٕ آمژ تہٕ اَکھ لطیف شوخی پأدٕ کرنہٕ آمژ۔

بنفشہ: چھُ پوشس ناو اُسی تھٕے مگر یہ چھُ اُکس خوش پسند رنگس تہٕ ناو یعنے کبود PURPLE ۔ یہ چھُ کأشرِ جامہٕ وارُک خاص رنگ۔

برّہ: بچہ گوسفند........ گٕٹہٕ پۆت، بنیأدی طور تُرکی زبأنۍ ہُند لفظ یُس مےٚ قازقستانس منز تہٕ کنن گو........ دِلہٕ ہندِ ن موغلائی ہوٹلن منز یُس برّہ کباب چھُ میلان، سُہ گو کٹہٕ ماز بُزِتھ۔

بنجرہ: سوراخی یا دری بود کہ از خانہ ہا کا خہا سوئے کوہی وبازار بود........ کأشرِس منز چھُ ڈسلائک 'ب' 'پ' بنیومُت تہٕ لفظ پنجرہ ییمہِ منزٕ پنجرٕ کأری، پنجرٕ پٕٹ بیترِ درٛامتۍ چھِ۔

''زألی پنجرٕ وٕنزی نظر تراو بأگی اَسہِ مےٚ مُشراو''

برمہٕ: سوراخ کُن درودگراں۔

کأشرِ پأٹھی تہٕ چھِ زدس یا ترٛمس ونان۔ درودگر گو فارسی پأٹھی چھان۔ یہ چھُ چھانن ہُند اوزار تہٕ۔

بنوہ: خرمن........

کأشرِ پأٹھی چھُ واوٕ سی پیوٚمُت تہٕ بنٕے یوت رُوٗدمُت۔

یہ گوانبر، ڈیرِ بیترِ۔ گاسہٕ بنہٕ، میٛژ بنہٕ یا بوٚن۔

پاسخ: گو جواب۔ کأشرِ ن مثنوین منز چھُ فارسیس منز واریاہ ورتاونہٕ آمُت۔

پار: روزہاے گزشتہ۔ پارسال

گاٗشری پاٗٹھی پھُس پرُس (پارُس) گوٚمُٹ یعنے پتُم وری۔

پریر: پیش ازدی۔
کاٗشری پاٗٹھی چھِ اَمی حسابہٕ پریرُس (پیارُس) یعنے پتٕمہِ برونٛہہٕک ؤری۔

پلاس: پشمینہ
کاٗشُر پلاسمن ریشی ما آسہِ ہے یوٚہے لاٗگتھ تہٕ توٗے پیوٚیہ ناو۔

پریش: بہ معنی پریشان۔
کاٗشری پاٗٹھی "پرٕش" پرٕشہِ دِل بیترِ۔

پاٗتلہٕ: یعنی کراہی (کڑاہی) کاٗشری پاٗٹھی چھُس پتٕلہٕ گوٚمُت، یُس کڑاہہِ نشہِ الگ بانہٕ چھُ۔ پرانہِ وقتہٕ ما آسہٕ ہن اَتھ کڑاہہِ ہنٛز کاٗم ہوٚوان، تکیازِ کڑایہِ خاطرٕ چھُنہٕ اَسہِ بیوٚن کاٗشُر لفظ۔ تاٗوِچھےٚ بدلہٕ مفہوم تھاوان۔ خبر کرٛاے مایٖس بروٚبر۔

پنجرہ: قفس۔
کاٗشری پاٗٹھی تہٕ پٕی۔ یتھ منٛز جاندار بندٕ یِیہ تھاونہٕ۔

پیمانہٕ: بدان ہر چیزٕ ی پیمایند۔

میٚنٛزٕ: ییمہِ ستی کانٛہہ چیز بیترِ مینہٕ بیترٕ یِیہ۔

پی (پےٚ): پیش ونشانِ پاے۔

کأشِری پأٹھی نیب نِشانہٕ بیترِ۔ پےٚ تہٕ۔

توتیا: سنگی است کہ سُرمہ سازند۔
کأشِری پأٹھی تہِ یی۔

تالواسہ: اندوہ، بےقراری
کأشِری پأٹھی تہِ یی۔ پریشأنی، وہم بیترِ۔
شعرِ اُستاد چھُ نقل کرنہٕ آمُت۔
زِبَس تلواسہ کاندر جانِ من بوٗد
تو گُفتی مُردنم درمانِ من بود (اشہری)

زیانہ (قمچہ): کأشِری پأٹھی چھس تازُن تہِ ونان۔

تغارہ: آوندِ بزُرگ رُو گشادہ۔
کأشِری پأٹھی آب تھاوِنچ تگأری، بأٹ۔

تودہ: انبار........بنہٕ، بوٗن۔

چاروا: اسپ وہر چہ از مواشی باشد۔
ژورَن زنگن ہُند جاندار۔ کأشِرِ تہِ چھِ چارواے ونان
تہٕ چوچارواے تہٕ۔

چنار: نامِ درختے۔ کأشِری پأٹھی چھِ بوٗنی تہِ وَنان۔

چندن: صندل...... کأشِری پأٹھی ژندُن۔

ابلق: یعنی دورنگ
کأشِری پأٹھی صِرف گُری ہِندِ خأطرِ مخصوص یعنے ابلق گُر۔

خیش: جامۂ پنبہ آگندہ باقتہ۔

کأشرِ پأٹھۍ کھیش ۔ اَتھ چھِ ووٚنۍ محاورٕ تہٕ بےٚمتۍ ۔
''گوڈٕ کھیش اَدٕ درویش'' بیترِ ۔

خراک: بانگِ خُفتہ ۔
کأشرِ پأٹھۍ چھِس خرٛو کھ بنیومُت ۔ اُردو پأٹھۍ خراٹے ۔

خام: ضدِ پُختہ ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یِی ۔ اَصل کأشُر چھُ اوم ۔

خلم: آب بنی بتر ...... کأشرِ پأٹھۍ ختی (کھنی)

خان: بادشاہِ ملکِ سمرقند ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ زوراوار لۄکن ہنز ذاتھ ۔ ملک ذأژ ہیوٚ ۔

ختلان: نام ولایتی است در ترکستان کہ آنجا اسپ خوب خیزد ۔
زُفان چھےٚ حضرت امیر کبیر میر سید علیؒ ہندِ ناماوار بنہٕ
بروٚنٛہہ لیکھنہٕ آمٕژ ۔ کٔشیرِ منز چھُ ختلان تہندے پاک
نسبت ستۍ زاننہٕ یوان ۔ اَتہٕ چھُ تہُند ذاتِ شریف تہٕ
تہندۍ فرزند حضرت محمد ہمدانیؒ اوسوٕ ۔ کٔشیرِ منز چھُ پرٛتھ
ورکۍ یہٕ عروسِ ختلان مناونہٕ یوان ۔

خشارٕ رہ: پاک کردن باغ و کِشت را از گیاہِ خودرُو ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ چھُ فضوٗل چیزن ونان ، اَکھتُہ گأٹس تہٕ ۔

تاجِ خروٗس: کوکرٕ ہنز ووڈِ ہُند تاج ۔ یعنے سوگُرِتھ تہٕ ژٕرِتھ چھل یوس
کأشرِس (دیسی) کوکرِس کلس پیٹھ آسان چھےٚ ۔ تہٕ یتھ
مازرنگ آسان چھُ کاشرِ پأٹھۍ کوکرٕ سُند تاج ۔

خستہٕ: مجروح
کأشرِ پأٹھۍ چھِ آو سیمتِس تہٕ تنگ دست اِنسانس تہٕ وَنان۔

خواجہ: دستوٗرو صاحب وحاکم۔
کأشرِ پأٹھۍ سوداگرس یا دیارِ وأ لِس وَنان۔

داب: خصلت وشان وجباری وپیدا کردِن کروفر۔
کأشرِ پأٹھۍ ڈکھ دِنس، بڈٕیمی ہاوِنس، کھوٗژناوِنس وَنان۔
رعب وداب۔ دابہٕ وَنان بیترِ۔

داس: بہ ہندوی درانتی گویند۔ کأشُر دژوت۔

درنگ: آہستگی۔
کأشرِ پأٹھۍ درنگی کرٕنۍ۔ ژیرلاگُن، حیلہٕ کرٕنۍ وغأرٕ۔

دُغل: دولاب ومردِ سفلہ۔
کأشرِ پأٹھۍ دُغل دوٗز، دوٗ دُغل دست، أتھۍ مفہومس منز۔

داہ: یعنی عشرہ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یی۔ یعنے داہ۔

دستوانہ: کأشرِ پأٹھۍ دسوانہٕ۔
"مےٚ ہا گٔری ژیٚے رٔتی پوشہِ دَسوانٔے"۔ (حبہ خاتون)

دوشیزہ: بکر یعنی دُخترِ شوی ناپیوستہٕ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ کرِکورِ ہندِ بابتھ قبول سپُد مُت۔

سردابہ: گوخانہ ومدفن گبران۔ ہر آدمی کہ بمیر ددر تابوت کنند

دورانِ نہند۔

کأشرِ پأٹھۍ سرتابہٕ۔ کأشرِ مسلمانو قبول کوٚرمُت سرینگر کِس مزارِ کلانس منز چھِ وایاہ قبرِ یمن سرتابہٕ بناونہٕ آمتۍ چھِ۔

درمنہ: گیاہی است در خراسان کہ اسپان خورند۔

کأشرِ پأٹھۍ درٕمُن۔ مشہور نچہ ذاتھ۔

دبدبہ: آوازۂ بزرگی۔

کأشرِ پأٹھۍ شان۔ بڑٕہی، رعب وداب۔

رباب: مشہور سازُک ناو۔ کأشرِ لگہٕ موسیقی ہُند مأرک موٗند ساز۔ فارسیس منز چھُ رباب أکِس عاشقہٕ سُند ناو تہٕ یُس دعدس پیٹھ فِدا اوس۔ دعد و رباب سُند لولہٕ قصہٕ چھُ فارسی اَدبس منز مشہور۔ ڈاکٹر نذیر احمد چھُ حاشیس منز لیکھان: "اگرچہ فارسی شأعر و چھُ رباب و دعد لألہِ تہٕ مجنونہٕ سندی پأٹھۍ عاشق تہٕ معشوق قرار دِتۍ متۍ۔ مگر اَصلاً آسہِ رباب تہٕ دَعد دوشوٕے زنانہٕ۔ اَوے چھُ یہ ہم جنس (LESBION) لولُک ترجمان قصہٕ۔"

روس: ولایتی دَرترُکستان۔

غور طلب چھُ تمہِ وِزِ اوس نہٕ روس الگ ملک تہٕ یہ اوس تمہِ وسیع بیابانُک أکھ حصہٕ یتھ ترکستان ونان آسی۔

رخش: قوس اللہ کہِ اورا خلق از جاہلی کمانِ رُستم گویند۔ نام اسپ

رُستم پہلوان۔

یعنے یہ چھُ قوسِ قزحُک اَکھ ناو۔ پرأنی ایرأنی أسی أتھ پنہٕ نِس قومی ہیرو رُتمس ءتی منسوٗب کرِتھ کمانِ رُستم ونان یتھ مسلمانو دُرستی کرِتھ قوس اللہ ووٚن تہٕ کأشرو علی صأنز کمان۔ رُستم سُند گُر........ کأشرن داستانن منز چھِ تھزٕ ذأژہندِس گُرِس تہٕ رکھچِہ ونان یوسہٕ زحشہٕ پچی اکھ صورت چھےٚ۔

رزہ: رِشتہ کہ برو ہر چیزے اندازند۔ کأشر رز۔

ربوخہ: خوشی و ذوقِ جماع تا ہر کہِ بروقتِ جماع۔
بہ خوشی رس گویند، ربوخہ شُد۔
کأشری پأٹھی زنانہِ مرٕدُسند وصل سپدِتھ چھٹن۔ انگریزی ORGASM______ أتھ چھُنہ کانہہ الگ تہٕ معنہِ سوو کأشر مُترادِف۔
مأہرن ہندِ اندازٕ مطأبق چھُ أکس اوسط مردس ؤری لیس منز باہ یا ساڑ باہ منٹ یتھ ہیُو لطف یا آنندِ یوان یِیلہِ تَس پزی رؤم رؤم جسمأنی لُطف اندوزی ہنز تتھ ناوِ کھسہِ یوسہٕ تس گورہ گورہ کران تتھ سرٕ دس منز واتناوان چھُ یُس دُنیاوی لذتن ہُند عروج چھُ۔ دیان یمن مزٕ ہ دار ژھبن ہے ہنا پایدأری آسہِ ہے منوشس مٹھِ ہے سور پچ کل۔

زز: پیرِ کُہن۔ ضدِ برنا۔ ازی جاست کہ زالِ سام رازالِ زز

گویند از بہر مُوئے سفید۔

حأرت چھُ زِ کأشُر ''زز'' لفظُک معنی تہٕ چھُ بلکل یی تہٕ حرف چھِ دوشوٕنی منز پیٚتۍ قریب۔ ''زز'' سیٚو دکأشُری پأٹھی ''زز'' اَتھ متعلق چھِ واریاہ سوال پأدٕ گژھان۔ تکیازِ ''زز'' علاوٕ چھُ کأشُری پأٹھی زژُرتہٕ ززُرن ہوی لفظتہٕ تہٕ یم کتھٕ کٔتی واٹہٕ ہوکھ ''زز'' لفظس ستۍ تتھ منز چھُ اِشکال گژھان۔

زِہار: عانہ یعنی شرمگاہ۔

کأشُری پأٹھی چھِ باضے زوٗکس یعنے تتھ جٔز، یوسہٕ زنانہٕ یا مردٕسندٕ بن خاص تانٔن اندی اندی آسان چھے، موٗئے زِہارتہٕ ونان۔

زُگال: ینگرِیُس آب ژھنتھ ژٔنی بنہٕ۔ اَتھ چھِ لداخی منزتہٕ اَکھ معنی یہِ۔

کأشُری پأٹھی کُنہِ وُلٹہٕ وُریہٕ چیزس ونان...... زُفان سندِ حسابہٕ چھُ یہ ارمنی زبأنی ہُند لفظ۔

زنگلہ: جرسِ خورد کہ بچگان بندند۔ کأشر زونگلہ۔ رونہِ۔

سندان: بدآنچہ آہن کو بند۔ دوگر یالوٗ ٹ ٹونگ۔ کأشرِس منزتہٕ استعمال سپدان۔ مقبول کرالہٕ وأرۍ سُند مصرعہ چھُ۔

صریرُک نقطہٕ، سنگین ترزِ سندان

سُرنایی: نایی تُرکی...... کأشُر سورنٔے۔ یہ چھُ اصلی تُرک سازتہٕ تی پیٹھہٕ کشیرِ آمُت۔

شۆب: دستار، کأشرِ پأٹھی شان یا زیبایی۔
سنسکرت شوبا یہ ستی تہِ وأٹتھ۔

شنگل: دُزدو راہزن۔
کأشرِ پأٹھی شانکل۔ زاگہِ روزن وول ہُشیار۔

شال: گلیمی خُرد۔
کأشرِ پأٹھی شال یُس پھیکِس پیٹھ ترا وان چھِ۔

شران: بارانِ تُند۔
کأشرِ پأٹھی زبردس رُود پیون، روٗدِ شرانہِ وسان چھِ وَتِن۔

شروانی: نام ولایتی۔
کأشرِ پأٹھی شیروانی تہٕ یتھ کنہ بخاری بیترِ۔ حالانکہ دودٕ کنن والین تہِ اُسی شیروانی لیکھان۔

شینہِ: کأشرِ پأٹھی لسانی قاعدَ و مطابق گوڈٕ شین (ہ) بنان۔ (یتھہِ کنہ نشتھ 'ہتھ' بنان چھُ) تہٕ کأشرِ پأٹھی ہنہ۔ گُری آوازِ باپتھ محاورَن منز تہِ اِستعمال سپدان۔ ''گُری ہنزِ ہنہِ چھُکھ پُرٕ ھ کران، میأنس آلوٗس نہٕ۔''

شرزہ: شرزہ شیری را گویند کہ درد٘مِ او مار باشد۔
کأشرِ پأٹھی تہأ کس قیأسی جانورَس ونان۔ دپان سُہ چھُ بالن کھسان یُتھ زوٗن کھبتھ ہیکہِ ہے۔ مگر پتہٕ ڈٕلہِ گرٕھان۔ کأشُر شأعری منز واریاہ استعمال کرنہٕ آمت۔

غر: آنکہِ در گلوی مردم برآید کدو دار۔ بیشتر در حلقِ مردم فرغانہ بود۔
گوٚڈُر، یُس برونہہ کالہِ IODINE چہِ کمی ِکنٕز واریا ہن کأشرٕ ہن نیران اوس، خاص طور چھراٹ علاقس منز۔ اَتھ متعلق چھُ شیخ العالمؒ ہن ستیٚ منسوٗب یہ ڈٕپتھ مشہور:
"ڈِگہِ روٚستے رگہِ پھٕل"
کأشرِ پأٹھی تہِ چھُ اَتھی مفہومس منز استعمال سپدان۔

فرتوت: پیرِ سال خوردہ یعنی سخت پیر۔
کأشرِ پأٹھی تہِ زَز بُڈس ونان۔

قولنج: نام علتی است از باد۔
کأشرِ پأٹھی کوٚلنِج، اَتھی مفہومس منز۔

کلوچ: نانِ زیرہ۔ کأشرِ پأٹھی گُلچہِ اَکھ الگ ژوچہِ ذاتھ۔

کلوخ: پارۂ گلِ خشک کردہ۔
کأشرِ پأٹھی تہِ کلوخ۔ مێژِ ژٕج یێمہِ ستیٚ پیشاب پھیرِ خشک کران چھِ۔

کرود: چاہی کہ آب از بدشواری کشند۔
کأشُر کرٛول (کنواں) یێمہِ منزٕ آب ہیوٚر کھاران چھِ۔

کشاور: مزروع، کاشتکار۔
کأشرِ پأٹھی زیادٕ پہن زمینداری منز ورتاوس لاگنہٕ خأطرٕ

سامانس ونان۔ آلاتِ کشاورزی۔

گُس: فرجِ عورت، VAGINA کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یِی۔

کول: خزینہ آب۔
کأشرِ پأٹھۍ چھِ واوزھوٚٹرأوِتھ کول بنان۔ یہ چھِ کأشرِ پأٹھۍ نَدِ یا نہرِ ونان۔ مگر تِمو کھوتہٕ زیادٕ زیوٚن پیٚٹھ۔

کول: چُغد۔ یعنی بوم۔
یہ چھ کأشرِ بٹن ہنز زیادٕ پہن مگر مسلمان ہنز تہٕ اکھ ذاتھ۔ کینژ و کأشر بو لِکھار بو چھُ وۄنمت زِ یہ چھِ کورِ لیکھ۔ مگر اَمہِ معنی ئتی چھُ صاف زِ یہِ چھنہٕ کانہہ لیکھ بلکہ اکھ بدرد۔ یعنی 'ہے راتہٕ موغلا' اردو پأٹھۍ "ارے اُلو کے پٹھے" "کول" چھُ زچہِ تہٕ جندٕ کس معنیس منز تہٕ ہاونہٕ آمُت۔

کوکلہِ: ہُد ہُد۔ کأشرِ پأٹھۍ چھُ یہ کُکلہِ نزدیک۔ سُتُت نہٕ بلکہ کویل۔

گنجور: خازِن۔ خزانچی۔
کأشرِ پأٹھۍ چھِس گوٚنج یا گنجوبنیٔمُت۔

گیکیر: حقہ۔ بتازی جرجیر گویند۔
کأشرِ پأٹھۍ چھُ جِجیرِ ہیوٚ ڈلوم ناو قبول کوٚرمُت۔

گوز: بادی مراداست کہ از دُبر رہا میشود۔

کأشرِ پأٹھۍ تہٕ استعمال سپدان۔ اَختُے پچھ گوز (پُلوامہِ نِشہِ) گامہِ کس ناوَس ءتۍ تہٕ تہٕ أتھۍ معنیس منز۔

لاخ: جاے۔ گوبند دیولاخ یعنی جائے دیو۔

کأشرِ پأٹھۍ گو سنگلاخ۔ کنہِ زمین، سنگستان۔ لداخ گودرن ہنز زمین یعنی لادرہ (زوجی لا، پھوتیلا، نامکی لا بیترِ) تہٕ 'داخ' زمین۔ یہ گژھ منگول زبأنی ہُند لفظ آسُن۔

لاس: ابریشم۔

باسان چھُ کأشرِ پأٹھۍ تہٕ چھُ اَتھ یوٚہے معنی۔ لاس لبُن۔ یعنی ریشم یا پوٚٹ اَنُن۔ اَتھ چھِ کینٛہہ لیکھن والۍ تبت چہ راز دانہِ لاسہ ہَس ءتۍ نسبت دِوان۔ یعنے سفر کٔرِ کٔرِ پتہٕ لاسہِ واتُن۔ میانہِ خیالہٕ چھُ یہ دوٗر از کار معنی۔ تہٕ اَتھ چھنہٕ کانٛہہ تحریری سَند۔ اَصل چھُ ریشم۔ کأشرِ چھِ ونان کانٛہہ قیمتی چیز اَنہٕ وِزِ "ژٔے گُسو لاس چھے لوٚبمُت" خبر گُس لاس چھُس اونمُت"۔ پرانہِ زمانہٕ آس ریشم زیادٕ چینہٕ پٹھے یِوان تہٕ اوسُے اَکھ لاس۔ اگر لاس واتنس یہ وَنہٕ ہن تیٚلہِ آسہِ ہے لبنہٕ بدلہٕ یِیہ کانٛہہ لفظ۔

لاد: بنائے دیواری کہ از گل باہم نہاد بود۔

کأشرِ پأٹھۍ چھ مصنوعی یا کٔٹہٕ کولہِ، یتھ أندۍ أندۍ بُٹھۍ اِستادٕ کرناوِنہٕ آسَن آمتۍ، ونان شیٚنٛژ گامہِ لاد، اسلام بادٕ لأزبل (لادتہٕ بل) بیترِ لادما آسہ دیوار خأطر کاشر لفظ لبہٕ

ہُند مصدر۔

لولی: مطروب وکوچہ گرد۔
کأشر لؤلی بایہٕ۔ یم گوان آسہٕ تہٕ مُلکن مُلکن پھیرِتھ پٔنن کسب ہاوان آسہٕ۔ حافظ شیرازی تہٕ چھُ استعمال کوٚرمُت۔

مرغزار: آنجا کہ سبزہ رُستہ باشد۔
کأشرِ پأٹھی سرسبز نین نیربن ہُند پوٚت لوٚگ۔ گُل مرگ یوس مرگ، سونہٕ مرگ، ٹنگمرگ بیترِ۔ قبرستانس ہتی چھُس شاید مرغزار (ملہٕ گذار) بنیوٚمُت۔

نارون: درختی کہ مناسب قد دارد۔
کأشرِ پأٹھی معشوقہٕ ہندِس قدس ونان۔
"زُلفِ زُنار، قد نارون" (رسول میر)

ناہار: ناشتا۔ آنکہ چیزی ہنوز نہ خوردہ باشد
BREAKFAST کأشرِ پأٹھی سکلی کھبنہٕ پنہٕ دول غذا۔ نہأرِ نام پردہ وسرؤد۔

نواء: کأشرِ کلاسیکی (صوفیانہ) موسیقی ہُند اکھ مقام۔
نوا گے دراصل آواز۔

نہیب: ترس وہیبت۔
کأشرِس منزِم تہٕ مازسپُد مت۔ مطلب عبرت رٹُن۔ ہأبتھ رٹُن۔

نِہال: درختِ نونشاندہ۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یِی۔ نونہال (نوٚ وُگل) نِہألۍ بیترِ۔

نماز: پرستش وخدمتگاری ونواز بُود۔
مسلمانن ہنز روزانہٕ عبادت۔ اَتھ منز چھُ نمنگ مفہوم اِصلی قرآنی اِصطلاح چھےٚ صلوٰۃ۔

ورُم: آماس۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یِی، ہُنن۔ ووپھرُن۔ پھوک کھسُن۔

وُریب: کجی۔ پھرِتھ۔
کأشرِ پأٹھۍ وُلٹہٕ تہٕ پوٚت پھیرِتھ۔ کأشرِس منز واریاہ ہمرنگ سپُدمُت۔

وِیل: فرصت یافتن بکاری بامُرادوظفر۔
کأشرِ پأٹھۍ موقع، رُت ساعت۔ فرصت بیترِ۔

ہِراس: بیم وترس۔
کأشرِ پأٹھۍ تہٕ یِی۔ بلکہٕ احتیاط، کھوژُن، حبس بیترِ تہٕ۔

ہال: آرام وقرار۔
خبرواریاہن کأشرِن گأمن ہُند پوٚت لوٚگ تہٕ ماچھُ۔ مثلاً دَمہٕ ہال (ییٚتہٕ نہٕ دَم گژھِ) اکہٕ ہال، بانہٕ ہال، ژاٹہٕ ہال بیترِ۔

ہکری: کشتی کہ ازباران آب خورد۔
کأشرِ پأٹھۍ چھُس معنہٕ مفہوم واریاہ ژٹھیوٚمُت مگر بہر

حال لکرِ ستۍ وابستہٕ۔ مثلاً ہکرِ تراونِ۔ نالَن تہٕ آرَن منز جنگلی گُلبن منز لکرِ ہُند اَنبر بروٚنہہ پکناوُن۔ ہکرِ گژھنۍ گو ہوکھُن تہٕ تہِ ترٛوشُن تہِ۔ محاورٕ تہِ چھُس بنے متۍ۔ "اَسہِ تہٕ خوجوٚترا اوٚیکوٹہٕ ہکرٕ"۔

یلہٕ: رہاشدہ وہرزہ۔
کاشرِ پاٹھی رہا گژھُن، موکلُن۔ بیا کھ مفہوم یلہٕ گژھُن ،لیس نہٕ کانہہ حیایا بیم آسہِ۔ یایوسہِ چالو آسہِ۔

یاوری: کاشرِ پاٹھی تہِ یِی۔ یعنے مدد کرُن۔ ساوُن یا مُشکلہٕ منز کڈُن۔

یرنان: شہرِ سمرقندُک اَکھ پرُن ناو۔

پس نوشت: سونزل یعنے قوس قزح چھُ قدرتک سُہ رنگین چمتکار یُس بُتلہِ ہندِ آدنہٕ پتھہٕ ازتام اَتھ معشوقہٕ سنز بمہٕ کاری ہندی پاٹھی رنگہٕ محراب شیران یا رنگدار حلقہٕ بندہیوٚ لاگان چھُ۔ یہ گو انجیلِ مقدسہٕ مطابق سُے معجزٕ ییلہِ نوح سُند طوٗفان سوٗتُن ہیوٚتُن تہٕ کرِ دگارَن دیُت بیٚیہِ زوٗژا ژ حیاتی ہُند آے تہٕ پاے۔ اَمہِ وِزِ شولے یہ بُنس پتھ خوٗبصوٗرت سونزل تہٕ زندگانی ہیوٚت ییہ سنز کرُن تہٕ ساز لاگُن۔ فارسیس منز چھِ اَکس بجہٕ زبانۍ ہندی پاٹھی اَمکی درجہٕ داد ناو۔ اَتھ اَسی ایرانی پنہٕ نس قومی شہسوار تہٕ فردوسی سندِ شاہنامہٕ کس ہیرو رُستم پہلوان سندِس ناوس ستۍ منسوٗب

گرِتھ کمانِ رُسٕم، ونان ۔ یتھ مسلمانو پتہٕ پٔہن پننہٕ عقیدٕ مُطابق کٔرن کرٕنچ کوٗشش کٔر ۔ بہر حال فرہنگ زفان گویا ہس منز چھِ اَمِکۍ بیٚیہ کینٛہہ ناوٕیمہ آیہ:

نوسہ: کزم، سریر۔ رخش (چمکٕن وول)

ماہِ سیام: یہ چھُ ماہِ صیام یعنے ماہِ رمضانس ہم آہنگ ۔ مگر ژ کہِ چھِ اَکھ ادبی اصطلاح ۔ زُفان چھُ اَتھ وِژھنے کران لیکھان: کوہی است در ماورالنہر کہ ابن مقفع بہ دروغ از آں ماہ بر آوردہ بود وآں ماہ راماہِ سیام ۔ ماہِ کاشغر ۔ ماہِ مقفع و ماہِ کش نیز گویند کہ چہار شہر راروشن کردی ۔"

کاشُری پٲٹھۍ چھِس ماہِ نخشب یا قند ہارٕ چ زُون تہٕ ونان ۔ خاص کر رسول میرن ورتو وُمُت ۔

بُلغار: نام ولایتی است در تُرکستان کہ آنجا خوباں باشند و آں زمین سرد سیر است ۔ بُلغار کہِ نسبتہٕ چھُ رسول میرن آفتابِ بُلغار لیوکھمُت ۔ یہ اوس تُرکستانہٕ کس وٕترٕ کھوورِس منز سائیبیر یا ہس نکھہٕ تہٕ سخت ہُنڈ ر ۔ دپان اَتہِ اوس اَکھ گرم پوستین تہٕ بنان ۔ یتھ بُلغارٕ ے ونان آسۍ ۔ اَتہ اوس کمیسہٕ کاٗلس آفتابہٕ کھساں تہٕ توے اوس دوہ واریاہ لوٗکٹ آسان ۔ اَوَے پیوٚ وِ اَتہِ کین کسب دارَن کِتھہٕ آفتاب کھاٗلُن ۔ یُتھ دوہ زیٛٹھہِ ہے تہٕ وُشنیر تہٕ گاش پوشہِ ہے ۔

......o......

وُنکھِن چھُ زیادٕ ترادب، ہرگاہے اتھ ادب وُنتھ ہکو، اخبارَن ہندِ بن خارُاتی ہسپتالن منز تولُد سپدان۔ تہٕ نتہٕ ٹیلی ویژن یا ریڈیوکِھن اشتہاری بورڈن پیٹھ مُڈتھ نظرِ گژھان۔

ڈاکٹر جمیل جالبی

حواشی:۔

۱) کوکرناگ ژنشہِ تہٕ چھُ اکہِ ناروگا مُک نیب آمُت۔

۲) کشیرِ منز چھا اَزتہٕ مہالدار صرف بٹن ہنزا کھ کرٕام۔ یمن ہندی پُرکھ آسہن مہالات وصول کران۔

۳) یہ ووت ترٕواُہمہِ صدی منز امریکہ پیٹھہٕ یورپ۔

۴) یہ چھُ ہُندِ ریشؒ نُے مِصرعہٕ۔

۵) ''مرزبان زادہ سمرقندیم'' (مرزا غالبؔ) مرزبان گوبڈ گریوٚس۔ زمیندار۔

۶) Lahore. Acity of Sin & splendour; By, Bapsi Sidva

۷) وُچھو قرآن مجیدُک سورہ الروم.... یَمہِ چہٕ ابتدأیی آیات چھِ غلبة الروم......

۸) ڈوگر میاں راجپوت۔ گلاب سنگھ اوس اَمے کرانیک تہٕ تٔمی اُسی یِمے اَو اُشناو کٔشیرِ ہندی بے دسگاہ ماُلکھ بناوی متی۔

۹) دُرفِش کاویانی: ایراُنی بادشاہ ضحاک ہندِ وقتہٕ بناوکاوِ آہنگر ناوی اُک

کھارٕ کُڈ یہِ علم۔ اَتھ اُسی لال تہٕ موختہٕ جُرِتھ۔ یہ روٗز گوڈنچہ صدی ہجری (40ھ) تام ایرانٕچ قومی علم۔ جنگ قادسیس منز دِژٕ عربو اُخری کسریٰ یزدگردس شِکست تہٕ یہِ علم تہٕ آیہِ قبضس منز۔ پتہٕ آیہ اَتھ حصہٕ بٲگرِ کرنہٕ تہٕ یم حصہٕ آیہ مالِ غنیمت کہِ حیثیتہٕ اَمہِ جنگ کِنہٕ فاتح مجاہدن منز بٲگراونہٕ۔



■ جب ژاں پال سارترے نے فرانس میں جزل چارلس ڈیگال کے خلاف بغاوت کی۔ تو ڈیگال کو اپنے مشیروں نے مشورہ دیا کہ سارترے کو گرفتار کیا جائے۔ جواب میں ڈیگال نے کہا" one Doest not arrest votair sartre in France"

■ دولت تہ Sex چھ انسانی زندگی ھندہ ڈیزاینکی زہ لازمی حصہ اتھٕ پیٚنز تہ ووُن۔

(اِراسمس)

■ دُنیاھس منز چھُنہ کُنہِ عظیم Mind-تھ نہ دیوانگی ھنز ملہ مش آسہ نہ۔

(ارسطو)

کأشرِ شارن تھنگِن ھندِ آخری سفر اکھ مُختصر بیان

اتھ ؤنتو بد طالعی نتہ وچھِ ستم ظریفی زمیہٕ خاکسارس چھ وُ ہمہ صدی ھندین ترٛین عظیم ترین شاعرن تہ ثقافتی تقین ہندِ آخری سفرن منز شرکت کرنک موقع میولمت۔ مہجور صاب گو 1952 منز رحمتِ حق۔ تسند جسد آو تسندس تسی گامس منزی گامہ اوسودہ کرنہ۔ پتہ کھوٚت دویمہ دوہہ اور کشیرِ ہُند نایب وزیر اعظم بخشی غلام محمد صأب۔ یُس یہ خبر بوزتے تمہ وقتکی وزیر اعظم شیرِ کشمیر شیخ محمد عبداللہ صأبن جومہٕ پتھ اور سوزمت اوس۔ میہ سپُد مرزا غلام حسن بیگ عارف۔ سنزہ مہربانی سیتی تسنزے گاڑِ منز تور واتنک اتفاق حالانکہ بہ اوس ایس پی کابجس منز پران۔ بخشی صأبن بوزتھ گیہ تتہِ واریاہ لوکھ جمع۔ بخشی صأبن کور مہجور صأبنین رشتہ دارن تعزیت۔ پتہ پرناوٕنی مقامی گلوکار وٚستی مہجور صابن بأتھ۔ تمی کور مہجور صأبُن لایق فرزند محمد امین۔ یتھ کتھ پیٹھ آمادہ زشاعرِ کشمیر سُند جسد نمہ ہون سرینگر تہ تتہ کرہون حبہ خاتونہ ہندس مزارس نشہ دفن (حالانکہ ووٕنی چھ یہ مانہ زانہ یوان زحبہ خوتن چھنہ اتہ بلکہ پنہٕ نس تاجدار یوسف شاہ چکھس ستی بہارکس لبوک گامس منز دفن) بہر حال دویمہ دوہ آؤ

مہجور سُند جسد سرینگر واتناونہ۔ اتہ آو تمن خانقاہِ معلّی کس زیارت نشہ نماز جنازہ ادا کرنہ۔ پتہ آوسہ سبٹھاہ شانہ سان تتہ پٹھ اتھ واجن واتناونہ۔ جلوسس منز اوس لگہ عرساتھ تہ ان ِگنت گاڑہ شامل۔ ریاستکی قریب قریب تمام بڈی افسر بیترِ اُس اتہ موجود۔ مہجور صأبس آو اوسودہ کرنہ وزہ ۱۷ ہن توپن ہنز سلامی دِتھ تعظیم کرنہ۔ تہ یہ چھُ ازی کس دمس تام واحد کأشر شاعر یمس یتھ شاندار خراج آوادا کرنہٕ۔

۱۹۸۹ منز سپد پنڈت اوینا ناتھ کول نادم واصل بہ حق تم اُسی وندس کشیرِ ہندِ سخت گیر وندہ نشہ دور روزنہ خاطرہ جوم گژھان۔ تہند اِنتقال سپد تتے تہ کیازِ تم اُس امہ بروٹھہ وارپاہ کال بیمار۔ رحلت کرنہ وزہ اُسی تہنز وأنس ۸۳ وری۔ تمو اُس وصیت کرمژ زِ تہند شو گژھہ کشیرِ ہ نیون یُتھ تھی میژہ ستی رلن۔ یمہ تمن زنم اوس دیوتمت۔ بہ شوٹھ اوسس تمن دوہن کلچرل اکاڈمی ہُند سکریٹری۔ امہ علاوہ اوسس بہ جواہر نگرِ اکس سرکاری کوارٹس منز تہِ میٚہ زہ ترٕ بہ کوارٹر دور اُس نادم صأب روزان۔ لہٰذا اُس میانی ذمہ واری تہِ زیادے تہُند شو ییلہ اوردوت لوکوٹُل تتہ ہُے۔ بہر حال سران دھیان کرِتھ آیہ تہنز ارتھی اکس گاڑہ منز تھاونہ۔ بہ رودس تتھ جایہ ستی۔ نادم صأبن دیوٚت یو تاہ تھوٚ دتہ بوڈ کأشرس ادبس چھہ۔ تہند قد تہ کاڈ تہ اوسس تیو تھاہ جلال تہِ کمال تھاوان۔ میٚہ چھُ یاد زِ گاڈ ییلہ زورہ پھن پکان اُس تہند کلہٕ اوس اور یور الان ڈلان۔ تہ توے گرمیٚہ تمن اتھ تھپھ۔ ییلہ تم کرن نگر چہ ژنیتا یہ منز آخری رسوم ادا کرنہ خاطرِ واتناونہ آیہ۔ اتہ اُسی خاموشی تہ وارپاہ کم ماتم دار تہ کیازِ ۱۹۹۰ چین کأشرن وأردتن ہنز ژھائے اُسن زٹھنٕ ہیٚژمژ۔ اتِہ کھتی نادم صاحب نبر من ھندس جلوسس منز۔۔۔ گُن تہ نادم صأب گو کأشرس ادبس منز امر۔

۹ رجنوری ۲۰۲۳ ۔ بوٗ اوسس چلہ کلان چھ ظألم تہ بدنس شلکھ کرنہ واجہ سترٕہ منز

بس بسترٕ منز نیبر نیرنکٕ ارہ سرہ کران زٕ فوٗنچ گھنٹی بجے یہٕ۔ بہٕ چھس دیسے تہٕ صحس سکلی تہٕ راتس ژٕ یر اتھ گھنٹی سبٹھاہ کھوژان زکانٕہہ منحوس خبر گژھہ نہٕ آسنٕز۔ برابر ییٚ سپدٕ امہ وزہ تہٕ۔ میہ ٹُل فون اور اُس میانس جانی یار تہٕ کشیر ہندس عظیم شاعر تہٕ ثقافتی رہبر پروفیسر رحمان راہی سنٛز کنے دُختر نوشین بولان تمہ وون ودان ودان ''بوے حض گذریووے'' میہ دونس تمبلہٕ بجس منز کرحض، دوپن وونی اسی چھ سارینے بروٗنہہ توہی یہ خبر دوان۔ ''بہ گوس روزِتھ ہیوٗ۔ مگر مرُن چھ برحق۔ میہ لاٗج توروا نچے سکھر کرنی۔ میانی دُختر ڈاکٹر شہناز تہٕ گے آمادہ تورینس۔ اسی اُس گاڑ منز مگر میہ باسیوو یہ سفر سیٹھاہ زیوٗٹھ تہٕ کریوٗٹھ۔ ییٚلہ ویژارناگہ تہند گرہ واٗتی بہٕ ژاس تتھ کمرس منز ییتہٕ تہند جسد اوس۔۔ تہند بُتھ اوس زن تہٕ ژمیوٚ مت مگر توتہٕ مطمین۔ صرف اُسس نوشین باکھ تراوِتھ ونان ہتا یاراہ۔ ہتا دلدارہ۔ ہتا دردلاہ بہٕ کسو ترأو تھس۔ بہٕ کیہو کرہ چانہ ڈکھ روس۔ میہ آوٚ اوش تہٕ دراس نیبر۔ اتہٕ اُسی داہ پنداہ زنی جمع یمن منز پروفیسر نذیر احمد۔ محمد امین بٹ صدر ادبی مرکز کمراز تہٕ بییہ کینٛہہ ادیب یمن ہُند ناو میہ ونکبس ژٕ ییتس چھُنہ پیوان۔ بحر حال کتھ تام ٕ کٕز آیہ میہ اکھ کرسی اتھ۔ تتھ پیٹھ بہٕ بیوٚ ٹھس نتہٕ چھس بہٕ وڈنی پتھر بیہنہ نِشہ محروم گومت۔ بہر حال ییٚلہ میہ اتہٕ اُداسی تہٕ ناپرُسانی ہنز حالت وُچھ۔ میہ وون تتہٕ بہتھ لوکٕن ز ازیوک دوہ چھ کاشرٕ ہن ہنز disempowerment ہُند گواہ ز ییتس بڈٕس ثقافتی منارس چھُنہ اکھ تہٕ سرکارس کارندہ خراج دنہ خاٗطرہ آمُت۔ حالانکہ ساٗنی ملکن چھنہ اُمس پدم شری اوارڈ یوت دیوتمت بلکہ سانہ ملکک سارووے کھوتہٕ بوڈ ادبی اوارڈ۔ تتھ دیسی نوبل پرایز ونو گیان پیٹھ اوارڈ تہٕ پیش کرنہٕ آمُت۔ ولنستام چھُنہ ییٚژ عزت افزایی تہٕ پذیرایی بییہ کاٗنسہ تہٕ کاشرٕ ثقافتی تھوٚنگس کرنہ آمژ۔ امس گوژھہ سرکاری اعزاز سان آخری رسم انجام دِنہ ینٕ۔ مگر ییتہٕ چھُنہ اکھ چوکیدار تہٕ موجود۔ راہی صاٮ۪بنس جسدس آوٚ سران دِنہ تہٕ میہ تہٕ سپدٕ شرف حاصل زٕ ہ ژور آبہ لوٹہ تمن تراونس۔ پتہٕ ییمہ

وزہ تمِ ٹینہ (Teen) کس توبودس منز تراوِتھ تُلنہ آیہ۔ شوگُن تہ دیوٗت کینژِس کالس تمن نکھ۔ پتہ نیکھ تم حضرت حبیب اللہ نوشیری جیؒ سندس آستانس پیٹھ۔ تہ اتھ ستی اکس احاطس منز تہنز نماز جنازٕ پرنہ آیہ یہ تہٕ چھ ونُس لایق زاتکی مقامی امامن پیلہ اتہ ازچہ کشیر ہند۔۔۔۔۔ جان عالمِ دین تہ ادب شناس مولانا شوکت حسین کینگ وُچھی۔ یِم سُلے مرحوم سُند گرہ واٗتمتی اٗسی۔ وون یِمن زِ ازکری توھی کرو نمازِ ہنز امامت یہ زن پتہ سپُد۔ امہ دزہ اٗس ستھ آٹھ شتھ لوکھ اتہ موجود۔ نماز جنازہ پتہ آو جسد تہندس مزارس پٹھ ننہ بیتہٕ ہتہ بدیو قدردانو تمی میٖژ حوالہ کر۔

پھونچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

پروفیسر رحمان راہی یس دژٕ خداین سبٹھاہ زیٹھ عمر۔ یِمہ دریہ کہ ۶ مئ گژھہ ہن تم بُرابر از نمتہ (98) ؤہری۔ تم اٗس تریہ ژور دری تام جان صحتس منز۔ مگر پتہ ہووُبجرن پنن بُتھ۔ لہٰذا اٗس کُر پنہ نین سارنے دوستن یارن ونان زیور یوہ زیو نہ بہ اوس تمن بار بار فون کران۔ مگر سوٗ اٗس نوشینے تُلان۔ بہ اوس ونان زبہ کرہ ہا راہی صابس ستی کتھ۔ مگر سوٗ اٗس ونان زتمی کرہ نو یورے فون مگر تہ اوس خال خالے سپدان۔

☆☆☆

موومہ ماری: ماجہ ہندہ خاطرہ اکھ دراوڑ لفظ۔ پرانی بٹہ تہ اٗس کاٗشرپاٹھی ورتاوان، مشہور صحافیتہ مصنف پریم ناتھ بزاز نہ آشنہِ اوس اصل ناو سونہ بٹنی۔ مگر تہُند اولاد اٗسی تس موومہ مائے وٗنتھ آلو پلو کران یہ یِم سطرہ واٗلی پنہٕ نیو کنو بوزمت چھُ۔

SHAB E CHIRAGH

By: MOHAMMAD YUSUF TAING

مصنف سنزٕ کینہہ مُزید کتابہٕ











